

اچھے دوستوں کے ساتھ
 اپنی زندگی
 راہ کی طرف بلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت

عرفانی تفسیریں

حضرت علامہ الحاج عابدی اعظمی مجددی مدظلہ
 المصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

رومی کے سیکشیز

اردو بازار ————— لاہور ۲

اے رب کی
راہ کی طرف تلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت سے

عرفانی تفسیریں

تتمم الحاج عبد المصطفیٰ عظمیٰ مجددی مدظلہ

رومی سبکی شہنشاہ

۳۸ اردو بازار — لاہور ۲



نام کتاب _____ عرفانی تقریریں
مصنف _____ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ
محرک _____ سید اعجاز احمد
صح _____ محمد مختار حق عالم
کتابت _____ محمد نعیم خوشنویس - حضرت کیا نوالہ
ناشر _____ رومی پبلیکیشنز - لاہور
مطبع _____ عالمین پرنٹرز - لاہور
قیمت _____ 241-00



دائمی سیم کار

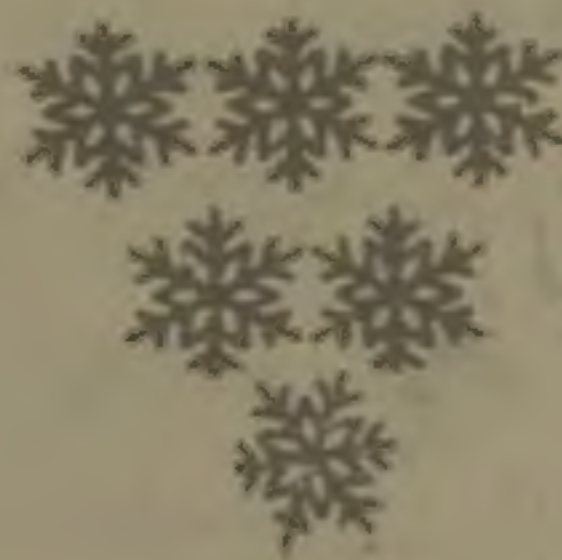
فرید بک سٹال
۴۰ اردو
لاہور بازار
۲

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۴۴	حضرت آدم کا وسیلہ	۹	سورہ فاتحہ کی تجلیاں
۴۵	دعائے خلیل اللہ	۱۱	سورہ فاتحہ کی خصوصیات
۴۵	نعم دافوری کا نعمہ	۱۲	الحمد للہ
۴۶	حضرت ایمان کا فرمان	۱۷	رب العالمین
۴۷	حضرت عیسیٰ کی بشارت	۱۸	رحمن الرحیم
۴۷	بنی اسرائیل کی زیاد	۱۹	روز جزا کا مالک
۴۸	نام محمد کا بوسہ	۲۱	لطیفہ
۵۰	لطیفہ	۲۳	عبادت کیا ہے؟
۵۲	حضرت عیسیٰ قرآن کے آئینے میں	۲۶	ایک نوک جبرئیل (لطیفہ)
۵۷	شان نزول	۲۷	استعانت
۶۱	حق و باطل کا آخری فیصلہ	۳۱	سراط مستقیم
۶۶	لطیفہ	۳۱	تین راستے
۶۸	پنجتن پاک	۳۲	سراط مستقیم کون ہے؟
۶۹	ایک وجد آفرین نکتہ	۳۳	ممولات اہل سنت
۷۳	اسباب زوال	۳۵	روز نازل کے دوا چلاں
۷۶	کچھ بھی نہیں	۳۷	جلبہ توحید
۷۶	سر کے بال پاؤں تھے	۳۹	جلبہ ریرت
۸۰	خیر الامم	۴۳	دونوں جلسوں کا فرق

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۱۶	مسلمان اور امتحان	۸۲	ایک نگرینہ مفکر کا جواب
۱۱۷	سورہ یوں اور ایک کچا بچہ	۸۳	ایک بے نئے کی بات
۱۱۹	مومنین و منافقین کا انجام	۸۴	امر بالمعروف
۱۲۱	ایک جوتا۔ ایک پاؤں	۸۶	امر بالمعروف بہتر موت پر
۱۲۲	آخ تھو۔ آخ تھو	۸۷	نبی من المنکر
۱۲۳	صحبت بد سے بچو	۸۸	ایک عجیب کلامت
۱۲۸	مکفیر	۸۹	واعظ کی شان
۱۲۸	لفظ کافر گالی نہیں ہے	۹۱	تھوک کا روپیہ (لطیفہ)
۱۲۹	شانِ نزول	۹۲	میں نے قبول کیا
۱۳۲	ترجمہ آیات	۹۸	جنگِ تبوک اور تین صحابہ
۱۳۳	عداوت کفار کی بنیاد	۱۰۰	جنگِ تبوک
۱۳۵	کفار کی فطرت	۱۰۰	اسلامی شکر کی شکلات
۱۳۷	لطیفہ	۱۰۲	تین صادق الایمان
۱۳۹	تین دوست۔ تین دشمن	۱۰۲	حضرت کعب کا بیان
۱۴۱	موالاة و معاملات	۱۰۳	فرمانِ شامیٰ تنور میں
۱۴۳	منافقین بے نقاب	۱۰۵	دل کا کاٹا
۱۴۶	ایمان کے خلاف شیطانی پلان	۱۰۵	توبہ قبول
۱۴۹	کفار کا آخری حربہ	۱۰۸	ترجمہ آیات
۱۵۲	منافقین بے نقاب	۱۰۹	پہلا نکتہ
۱۵۳	عداوت رسولؐ چھپ نہیں سکتی	۱۱۱	دوسرا نکتہ
۱۵۴	بھوپالی مولوی کی درگت	۱۱۲	غزائے حسامت کے شاہکار
۱۵۶	ایک اجیری مولوی کی مرمت	۱۱۵	تیسرا نکتہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۷۲	<u>عید میلاد</u>	۱۵۷	ایک مثال
۱۷۳	میلاد میں رسول کی آمد	۱۵۸	<u>وجاہت کلیم اللہ</u>
۱۷۸	بشارت	۱۵۹	شانِ نزول
۱۷۹	عید میلاد پر خوشی منانا	۱۶۰	بنی اسرائیل کا منسل پرہیز
۱۷۹	خوشی منانے کے طریقے	۱۶۱	ایک تاریخی پتھر
۱۸۱	شبِ قدر	۱۶۲	پتھروں کے کارنامے
۱۸۲	دربارِ رسول میں چنے	۱۶۳	مقامِ ابراہیم
۱۸۳	<u>حج و زیارت</u>	۱۶۳	الوجہل کی کنکریاں
۱۸۷	حج و زیارت کیا ہے؟	۱۶۴	کوہِ احد
۱۸۸	آدابِ حرمین	۱۶۴	حجرِ اسود
۱۸۹	مکہ میں مستِ مدینہ میں ہوشیار	۱۶۷	رسول اللہ کو ایذا دینے والے ملعون
۱۹۶	حج میں انبیاء اور فرشتے	۱۶۷	ایک نکتہ
۱۹۷	امام مالک کا ادب	۱۶۸	وجہ
۱۹۹	وُعا	۱۷۰	عمارتِ اسلام کی تین منزلیں



انتساب ایصالِ ثواب

میں اپنی اس تالیف کو حضرت امام ربانی سے

مجددِ عالمِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام نامی سے منسوب کرتے ہوئے اس کتاب

کے ذریعے آپ نیز آپ کے تمام مشائخ و خلفائے

سلاسل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، وچشتیہ، و سہروردیہ

رحمہم اللہ کی ارواحِ طیبہ کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں،

ناظرین کرام بھی فاتحہ پڑھ کر اس کتاب کا مطالعہ

فرمائیں۔ خیر و برکت پائیں گے!

فاکپائے اولیاء

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

ایک نظر ادھر بھی

اثر کرے نہ کرے، سن تو لے میری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب — یہ بندہ آزاد

ناظرین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ! کہ ایمانی تقریریں کا پانچواں حصہ ”عرفانی تقریریں“ بھی طبع ہو کر آپ کے
پیش نظر ہے۔ یہ میری خاص خاص اور نئی نئی دس تقریروں کا مجموعہ ہے۔ اس سے قبل آپ
”ایمانی تقریریں“ میں سات وعظ، ”نورانی تقریریں“ میں سات وعظ و حقانی تقریریں
میں چھ وعظ، ”قرآنی تقریریں“ میں دس وعظ، میری تین تقریریں پڑھ چکے ہیں۔ اب یہ دس
ملا کر مختلف عنوانوں پر کل چھوٹی بڑی چالیس تقریریں ہو چکیں۔ جو پانچ جلدوں میں تقریباً سترہ
سو سے زائد صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں زیر نظر مجموعہ ”عرفانی تقریریں“ سلسلہ مواعظ کی آخری
کڑی ہے۔ اب اس کے بعد مزید تقریریں لکھنے کا ارادہ نہیں ہے!
کیونکہ دوسرے مختلف موضوعات پر بہت سے اہم مضامین دل و دماغ کے قید خانہ سے
نکل کر صفحہ قرطاس پر آنے کے لئے بے قرار ہیں۔ جن کو کتابی صورت میں برادرانِ اہلسنت کی خدمت
میں پیش کر دینا انتہائی ضروری خیال کرتا ہوں!
اگرچہ مشاغل درس کی وجہ سے عدیم الفرستی کے ساتھ ساتھ اپنی ضعیفی اور گرتی ہوئی صحت
کو دیکھ کر دل دھڑکتا ہے کہ

تھوڑی باقی رہ گئی پیارے! تھوڑا رہ گیا تیل!

ویک بچنے والا ہے۔ اب کیسے ہو گا کھیل؟

مگر خداوند کریم کے فضل پر بھروسہ ہے۔ اس لئے ناظرین کرام سے طبعی، ہوں کہ اخلاص
قلب کے ساتھ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ جن تصنیفات کا خاکہ میں نے اپنے ذہن میں بنا رکھا

ہے۔ مولیٰ تعالیٰ مجھے ان کی تکبیر کی اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل میں آفریق عطا فرمائے (آمین) وَمَا ذَلِكُمْ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ذُو دَهْرٍ حَسْبِي وَنَعُوذُ بِالرَّكِيلِ ۝

آخر میں نے تمام کرم فرما جواب اور جو صلہ افزائی فرماتے والے مخلص قدردانوں کی
کریمہ عنایتوں کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے سب کی دعاؤں کا طالب اور سب کے لئے
دعا گو ہوں۔ بالخصوص تلمیذ بآئینہ محی العزیزہ انجی فی اللہ مولوی محمد نعیم اللہ صاحب مجددی
ساکن پٹنہ۔ پوسٹ پہنتی پور۔ ضلع فیض آباد کے لئے جذبہ تشکر کے ساتھ دعا گو ہوں
جنہوں نے میری تصنیفات کی طباعت و اشاعت میں اتنی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں کہ میں
تذریست ان کے بار منت سے سبکدش نہیں ہو سکتا۔ جزاۃ اللہ تعالیٰ فی الدارين احسن الجزاء
مولیٰ عزوجل میری ان حقیر قلمی خدمات کو اپنے فضل و کرم سے مقبول فرمائے۔ اور ان اوراق کو قبول فی
الارض کی کرامتوں سے سرفراز فرما کر امت مسلمہ کے لیے ذریعہ ہدایت اور مجھ ناپیچز کے لئے سرمایہ
آخرت بنائے آمین۔

مرے فکر و احساس کو جگمگا دے۔
 میرے دل کو بھی نور ایماں سے بھر دے
 میرا مقصد زندگی بھی حسیں ہو!
 غلامی سے باطل کی مجھ کو بچانا

ستاروں کو تابندگی دینے والے
 مہ و ہر کو روشنی دینے والے
 گل و غنچے کو تازگی دینے والے
 پہاڑوں کو شانِ خودی دینے والے

طلبکار ہوں میں تیری ہی رضا کا

الم دینے والے۔ خوشی دینے والے

آمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ
وَالتَّسْلِيمِ بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

درس منظر حق مانند ضلع فیض آباد

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۳

کتاب المسائل و مشتمل

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 104

سورہ فاتحہ کی چھ ایاں

استاذ الفيزياء والكيمياء

مجلس اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الفرائض من مؤلفات الفاضل

والتسليم على من في بيوتهم من المسلمين

وَأَطِيعُوا أَمْرًا مُنْجِيًا

بسم الله الرحمن الرحيم

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تیر، مکہ، یمن، حبشہ، جزیرہ

زندگی کی ایک ایسی پیمود کی شمشیری

[illegible]

مشابہت کے طور پر اسی سورہ کی ایک نہایت ہی خاص
تشریح دیتے ہیں، ذکر بہت ہی مختصر کی شان یہ ہے

کہ اس سورۃ میں کہ جس نام میں تفسیر مذکور ہے اس کی تفسیر یہ ہے کہ اس سورۃ کی ایک
ایسی بات ہے جو عین حقیقت ہے کہ قرآن کی کسی دوسری جگہ پر مذکور ہے یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کی ہر بات
جو سچ ہے اور سچ پڑھتے ہیں کہ دنیا بھر کا یہ ایک مسلم نشوونما منقولہ ہے کہ اس سورۃ کی ہر بات
مذکورہ اس شریف ہے : **مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ** : یعنی کسی نے اپنے آخر کی توقع کی ہے کہ بہت زیادہ

ہونا یہ کہ بات کی دلیل ہو کرتا ہے کہ یقیناً وہ چیز غفلت و غماز میں چن کر لیا گیا ہے۔
 رکعتی سب سے مشابہت دیکھ لیجئے کہ "آم" اور "امروہ" دونوں ہی ہندوستان کے مشہور پل
 میں۔ مگر "سم" کے ناموں کی تعداد دند کی پانچ، شکر و بھٹی، و سہری، شرفی، چونسہ، سفیدہ
 کرب خاص، شہ پسند، وغیرہ وغیرہ پچاس نام ہیں مگر "امروہ" ایک نام ہے جس کی نسبت
 چودھویا بڑا، کٹھن، ہوبامیٹ، بکٹ ہویا کیسہ، اتھو، بود، ہویا، بود، کسب، ہود، اسی
 کھدے کے نام کوئی نام ہی نہیں کیوں کہ اس سے کہ ہندوستانی پتوں میں ثابت
 وقت کے مطابق ہے "آم" تمام پتوں کا یا وقت ہجرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
 عزت و شہرت کے میرات میں "امروہ" "آم" کی گود کو بھی نہیں پاسکتا۔ اس کی طرف
 لیتے کہ سورہائی تھ کے ناموں کا اس قدر پتہ ہونا یہ کہ بات کی دلیل ہے قرآن کی ہم سورتوں
 میں جن خصوصیات کے اعتبار سے سورہائی تھ کی غفلت و غماز کا جتنہ بہت ہی ہندو وہاں
 اور بڑا ہی غفلت والا ہے۔

تخت۔ اسی طرح سورہائی تھ کی ایک خاص خاصیت یہ ہے کہ
 کہ قرآن کی تمام سورتوں میں تو ایک ایک بار نازل ہوئی مگر سورہائی تھ کو نہ دند و نہ دور
 مرتبہ نازل فرمایا۔ ایک مرتبہ تو یہ مقدس سورت اس وقت نازل ہوئی جب مکہ مکرمہ میں
 نماز فرض کی گئی اور ایک مرتبہ تحویل قبلہ کے وقت مدینہ منورہ میں اس کا نزول ہو چکا ہے
 اسی لئے اس کے ناموں میں سے ایک نام "سبع مشائی" کی سہمے۔ یعنی یہ وہ
 سات آیتیں ہیں جو در مرتبہ نازل کی گئی ہیں۔ "تنبیہ کیسے ایک نام ہے کہ یہ ایک
 انزلیت مکرر شریف۔ یعنی سورہائی تھ کو سبع مشائی اس سے کہا جاتا
 ہے کہ اس میں سات آیتیں ہیں اور یہ سورہ دوم مرتبہ نازل ہوئی ہے۔

تخت۔ یوں ہی اس سورہ کی ایک نادر وجہ غفلت و غماز ہے کہ
 یہی ہے کہ اس کا ایک نام "انڈا شرن" ہے جس کے معنی ہیں "قرآن کی اصل" یعنی
 "پڑھنا" اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پڑھ درخت بڑھتا ہے۔ اسی طرح قرآن
 پیچید کے پورے جوں و جانانی مسابین اس سورہ میں جو پورے قیام میں درخت دند و نہ دور

کہ ایک شہریت سے خدا کی ذات و صفات کے پورے مسائل کو ثابت ہو جاتا ہے۔
 یہ کہ یہاں نہ ہو کہ قرآن کا ہر حرف و جز مع حکم کے جوہر کا ٹیٹہ درج ہے یعنی ان
 کے ہر حرف و جز میں جنہوں کے تراشے پھر کے توئے ہیں۔ مثال شہور ہے کہ حکم
 نہایت صحت سے کہہ رہا ہے یعنی بادشاہوں کا حکم، بادشاہ ہو کرتا ہے۔ قرآن مجید
 ان کا حکم ہے جو تمام بادشاہوں کا بادشاہ، در تمام شہنشاہوں کا شہنشاہ، ہر مہم بادشاہ
 در تمام شہنشاہوں کا خالق و رب ہے۔ تو پھر حکم الٰہی کے کرم کی نعمت میں کس
 کو کرم ہو سکتا ہے؟

حضرت گریٰ اب ایسے ذریعہ میں کے غنیمت پر
 رب العالمین | بھی ایک شہر ڈالتے ہیں۔ نہ وہ نہ دس سے ایسے
 ہم پاک کے ہر پنی ایک نعمت کا ذکر فرمادے۔ در شرف و رفیع کہ وہ جس کے یہ تمام
 تفسیر ثابت ہیں۔ وہ "رب عالمین" یعنی سارے جہان کو پرورش فرماتے ہیں۔ در
 رب و ہاں سے ثابت ہے۔ نہ کی اس نعمت سے پتا چلتا ہے کہ خدا اس طرح
 تمام جہان کا خالق ہے۔ اسی طرح وہ تمام جہان کو روزی و مال، در پائے و مانی ہے
 در جہان رحمت خدا گرام کو نہ پہنچے۔ غرض کہ تو مہم ہو جی نہیں ہوتا۔ اسی طرح تمام ک
 پرورش نہیں نہ فرماتا تو ہم باقی نہیں رہ سکتے تھے۔ ہذا اس سے ثابت ہو گیا کہ سارا عالم اپنے
 باوجود در پنی پناہ و مدد میں خدا کا محتاج ہے۔

ہر کیف میں یہ سائنس کو رہا ہے کہ تقدیر رب عالمین یعنی سارے جہان کو پرورش دے
 در تمام جہان در کس سارے کو پناہ دے۔ شد کہ رب عالمین کی ربوبیت
 در پرورش کی شان کا کیا کہن؟ وہ یہ سارے رزق مہم ہے کہ پناہ و استون در دشمنوں و
 نیکو کاروں اور پرکاروں کو سب کو روزی دیتا ہے۔ در سب کو پناہ دے۔ حضرت شیخ سعدی
 فرماتے ہیں کہ خدا ہم کے سارے نیکو کو کشتہ و کشتی، در پناہ دے۔ در تمام جہان فرمادے
 در پناہ دے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

ربوہم ربیب جو یہ ہے
 پر پناہ دے شہر یہ دے

بین مردمی که در این شهر
 بیشتر از بقیه شهرت دارند
 در میان مردمی که در این شهر
 در میان مردمی که در این شهر

عزیزش ندارد خداوندگار

پیر نہیں کرے کہ ہر کی برائیوں کو دیکھ کر سے گا !

دیگر ترک خدمت کند شکر

1891

در رکوعی است چو پند و اندرز
از کلامی که بر زبان آید

ویکی خراوند بالادست

بعضیاں در رزق پر کس نہ بست

یہ کہ بندگی و بستی کے واسطے تو اس کو بھی بے اختیار کرنا پڑتا ہے
 جس کا کہانی سن کر جو گت بھر دانا دیکھیں وہ تو پتھر کے گڑبڑ والے بن جاتے ہیں
 اس کے رشتہ کو دور و زماں میں نہایت ہی سہا سہا کر کے دیکھنا پڑتا ہے

بہت کچھ دیکھ کر ہنس پڑتا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دن کسی کی مسکیت کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایسا دن سجدہ کر بیٹھ نہ سکے گا۔ نہ کسی کے نہ کسی کا کوئی شرف ہوگا نہ تقدیر، نہ کسی کا کسی چیز پر قبضہ ہوگا نہ کوئی اختیار۔

یَوْمَ لَا تَنْفَعُ شَيْئًا وَ لَا تَنْفَعُ شَيْئًا
یعنی قیامت کے دن کوئی کسی کے
سے اس چیز کا مالک نہیں ہوگا نہ کسی
کا اختیار و اقتدار اس دن صوفیوں کا
ہی کا ہوگا؟

سنت گرائی! فردنہ قدس نے سینے نام کے بند بنی چار بڑی باتوں کا
ذکر فرما کر اپنے بندوں کے لیے پنی عزت و پرہیزگاری کا تین بڑے بات بتا دیے کہ یہ سے
پوری ذہن و تسویر قلب کے ساتھ تشریف و تدبیر کے بند بنی کو کام میں آئے۔ اس
چاروں باتوں میں پہلی کو اپنی زبان سے کہتے ہوئے سب باتوں کی بات ہیں۔ اس
کے تصور کا نور بصیرت میں نسل کریں۔ تو بندے قرب الہی کی سی منزل قریب میں پہنچ
جائیں گے۔ کہ گویا وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کے حکم فرمایا کہ میرے بندوں میں سے تم
نہ کو اپنی قلب سمجھتے ہوئے ان باتوں کے ساتھ اپنے بندوں کی عبادت کا تذکرہ
پیش کرو کہ "ایک نعت بعد وایت نستعین" یعنی اس کے بعد تم میری
عبادت کرتے ہو، درگاہ سے مدد طلب کرتے ہو۔

نضر خیر گری۔ اس بیت میں "نعبود" کے بعد فوراً ہی "نستعین" کا تذکرہ نہ سبب
در اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اس کے تصور سے اس بات کی طرف توجہ ہوتی ہے کہ وہ اس کے
پس اس کو یوں سمجھے کہ جب بندے نے خدا کے دربار میں پورے غرض کیا کہ "ایک نعت بعد وایت
نستعین" ہم صریح تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ تو اس سے یہ وہم ہو رہا ہے کہ شاید یہ تیرا
کچھ اپنی تسلی در کرتوں دیکھ رہا ہے۔ یہ دعویٰ کرنے لگا ہے کہ ہم بھی پکے ہیں۔ اور ہم
اس قابل ہو گئے ہیں

کہ خدا کی عبادت کرنے لگے ہیں۔ تو خداوند نہایت یہ حکم فرمایا کہ اسے جیسے بندہ تیری
عبادت کا ذکر کرنے لگا ہے۔ فوراً یہ عرض کر دو کہ "ایک نعت نستعین" یعنی اس سے

وہاں ہزاروں پاسندہ گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

تیس سو چوبیس سو گھر تھے

یہاں تھوڑے تھوڑے گھر تھے ایک بستر سے

یہی رہتے تھے تھوڑے تھوڑے جیسے

کی انتہا

(بیضاوی مشہور)

مسکن میں یوں، سن لیا آپ نے؛ ساتھ ہی بتا دی، کہ میں کہہ چکا ہوں کہ زمین اور
 آسمان درجہ عبادت کے ہیں، ایک ایک سو سو پہلے ہوتا ہے کہ زمین اور آسمان
 کی وہ زمین ذیل بن جائے کہ میں کہتا ہوں؛ کوئی اس سے کہہ کر کہ زمین اور آسمان
 آسمان کی پہچان کے لیے کوئی نہ کوئی سوئی تو ہوگی؟ یہ اسی مبارک درجہ عبادت کو کہتے
 ہیں کہ زمین اور آسمان پر پہلے کرتے ہیں کہ زمین اور آسمان میں عبادت نہیں ہے۔
 پھر میں ایک نئی بات یہ کہ میں کہتا ہوں کہ زمین اور آسمان میں عبادت نہیں ہے۔
 موت میں دوسری دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 کے سامنے ہاتھ باندھ کر کہتے ہیں کہ "موت میں تو کوئی نہیں ہے" یہ نہیں کہتے کہ یہ عبادت کر رہا ہے۔
 بلکہ سب یہ کہتے ہیں کہ "یہ تغیر کر رہا ہے" اسی طرح ہم زمین اور آسمان میں عبادت کر رہے ہیں۔
 کہتے وقت، ہاتھ پور کر کے کہتے ہیں تو جیسے "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 اور زمین کی دھڑلے کے سامنے ہاتھ پور کر کے کہتے ہیں تو جیسے "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 یوں ہی ہم زمین اور آسمان میں عبادت کرتے ہیں۔ دوسری دنیا یہ کہتے ہیں کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 ہے۔ درجہ عبادت میں ہر درجہ عبادت کو کہتے ہیں کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 سوئی تو کہتے ہیں کہ "کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ بگڑ رہا ہے" عبادت کر رہا ہے۔
 "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان
 درجہ عبادت پر دست دیا ہے کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔
 زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔ درجہ عبادت میں عبادت کر رہا ہے۔
 کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر کہے کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں
 ہے۔ زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔ زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔
 سب عبادتیں "عبادت" کہلاتی ہیں۔ زمین اور آسمان کے درجہ عبادت میں عبادت کر رہا ہے۔
 کہتے ہیں کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔
 کہتے ہیں کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔
 کہتے ہیں کہ "عبادت کر رہا ہے" زمین اور آسمان میں عبادت کر رہا ہے۔

میں نے اپنے دل سے یہ سوچا کہ اگر میں نے اس کو دیکھا تو میں اس کو
 اپنے دل سے نکال دوں گا۔ لیکن میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو
 اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو

بیضاوی قدس سرہ نے فرمایا!

میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو

(بیضاوی ص ۱۰۰) کی جائے۔

یہ ہے کہ میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 نہیں کہہ سکتے!

میں نے اس کو دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو
 دیکھا تو میں نے اس کو اپنے دل سے نکال دیا۔ لیکن میں نے اس کو

ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک |

ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک |
 ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک |
 ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک | ایک ایک جو تک |

سے۔ وہ غائب کرنا۔ تو یہ وہ مسئلہ ہے کہ زبانوں کے ملاویوں نے ان کو جس قدر زبان
 ہے کہ ذرا یاد دلا دینا کی زندگیوں کے گرد و نواح میں اس مسئلہ کو چھوڑنا تو ان کے لئے
 دشوار ہو گیا اور عوام کے لیے یہ جنگ و جدل کی باتیں ہی نہ رہیں بلکہ ان کے
 فضل کرتا ہوں کہ اگر نیک نیتی کے ساتھ دوسری طرف کے مسائل کو حل کر سکتے ہوں
 تو ہم بھی یہ جنگ و جدل کی یہ گرم باز رہی نہ ہوتی۔ اگر وہاں تک کہ سوکس کے ساتھ یہ بہت
 پڑتا ہے کہ ہے۔ جہاں تک بہت بات میں ہوتی۔

”حقیقت“ خرافات میں کھو گئی۔

حقائق پرانی اس مسئلہ کا بھی یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی اور سے یہ مسئلہ نہ
 کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی اور سے کوئی اور کی طرف
 قدرت اور در حقیقت مستحقان نہ کر یہ جتنا کہ اس سے کہانی ہائے مذہب
 کے ذہن و علم کے اپنی ذاتی طاقت سے بڑی مدد کر سکتا ہے نہ کہ اس میں غیر
 ملتا ہے۔ وہ ایسا کچھ ہو گا کہ اس کو نہ تو خدا کوئی بات بھی ہاں نہیں
 کہہ سکتا۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی اور سے کوئی اور
 اس سے کہانی ہائے کہ یہ خدا کی ہاں وہ اس کی حقوق ہے۔ اور وہ اس کی
 ہوں طاقت اور خدا کی کے کم سے بڑی مدد کر سکتا ہے جس خدا کے کوئی اور
 قوائے کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔ تو یہ نیز قدرت سے مدد، نیک کی واپس بہت اس
 اس کو نہ کوئی اور بندہ ناچار نہیں کہ اس سے نہ کوئی بیٹوں!

عزیزان ملت! ہم دونوں رشتہ جیسا کہ ہم نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ یہ مسئلہ
 رہتا ہے وہ بھی دوسری صورت ہے کہ ان میں ہاں کہ تم کیجئے وہ اس سے کہانی
 سے درحقیقت کہیں۔ ہم ان لوگوں سے کہانی کے لئے کہانی یہ ہم میں نہ
 میں کہانیاں درمیانوں سے درحقیقت کہیں۔ نہ کہانیاں کہانیاں کہانیاں
 کو پہنچنے ہیں۔ کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں
 ہر امر ہر وقت غیر ملتا ہے کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں کہانیاں

وین کہ حق مودنی مناسب کو جو کہ پیاسی گئی ہو تو وہ کسی مسجد کے منہ پر بیٹھ کر خدا سے
کہنے اور پانی کی درخواست کرتے ہوں۔ بلکہ مودنی صاحب جہان بھی کہتے ہیں کہ پانی کے لئے
سناٹوں ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ مگر دنیا جاتی ہے کہ وہ ہوٹل واسے کھڑے سمجھ کر
اس سے کہنا نہیں۔ بلکہ تو بکری بھی سمجھ کر مانگتے ہیں کہ پانی اور غار کی تو ضرورت زندگی
کا حقیقی طور پر دیکھو۔ مودنی ہی سبے گریہ ہوٹل اور غار کی حق مودنی وقت سے
درمدمد ہی کے درمیان سے نہیں کہنا اسے رہا ہے۔ کہ خدا انہیں پانی کا تو یہ ہوٹل
اور ہر کو ایک پانی کا نہ بھی نہیں دے سکتا۔ تو بتائیے کہ اس طرح خدا شدت سے وہ
مانگنے کو دنیا میں کون ہے جو شرب کہہ سکتا ہے؛ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس

ترجیح دینے سے مدد طلب کرتے رہنا درحقیقت مذہبی سے امداد طلب کرنا ہے
اور یہ طلب کیا ہے۔ نستعین کا کہ ایک مسکن کو زمین ہے کہ وہ پتہ پر کام میں نہ
ہی کو حق مودنی مددگار پانی درمیان رہے اور دنیا میں جس کسی سے بھی وہ مدد مانگے۔ اور
ہوئی اس کی مدد نہ ہو۔ اس سے بھی اس کو مدد نہ دے۔ وہ یہی بتاتے ہیں کہ کہہ رہے

نہ کسی می وہا نہ نہ کسی می وہا

خدای می وہا نہ، خدای می وہا

یعنی نہ کوئی پانی نہ دے گا۔ نہ کوئی کچھ دیتا ہے۔ پس خدای می وہا نہ ہے۔ اور

نہ کوئی دیتا ہے۔ برادرین مت! اپنی وہ قدر کے سو دوسروں سے مدد مانگنے کی موت
ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں "لَا تَسْتَعِیْنُوْا بِالْاَنْسِ وَ الْبَشْرِ" و
فرما کر پہلے بندوں کو منع کیا کہ تم لوگ صبر و تحمل نہ سے مدد طلب کرو۔ اور یہی وہ ہے اللہ
سے مدد طلب کرنے کا طریقہ ہے۔ جس کا قرآن میں بیان ہے کہ "تَحْتَ ذُو الْعَرْشِ مَنَیْنِ
لَا یَعِیْنُوْا بِشَیْءٍ" کہ ہر مذکورہ کے بنائے میں سناٹوں سے مدد مانگی۔ اور یہی وہ
غیر اللہ سے منت کی شکل ہے جو تصور اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم
دی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بیباک ہو کر کہے کہ کوئی مسلمان اور یہی

مجموعہ سوال و جواب

لہذا ان کے وظائف

میں سے محنت پر چھوڑا کی

میں سے اپنے شغل ان کے



میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

میں سے ان کے شغل ان کے

حضرات! الحمد للہ کہ ہم در آپ اس وقت یک جیسے "سیرۃ نبی" میں جانوری
کی سعادت سے سرفراز ہو رہے ہیں اور خداوند قدوس کے محبوب کرم صوبہ علم صبی
اللہ علیہ وسلم کے ذکر جمیل سے اپنی ایمانی زندگی کی حیاتِ جاودانی کا سامان کر رہے
ہیں۔ جن کی ذاتِ گرامی سے وہاں نہایت عین ایمان، بلکہ ایمان کی جان ہے۔ بس ان نہ

سے وہ دانائے سبیل، ختمِ رُسلِ مودے، حلِ جس نے

خباہِ راہ کو بخش، سردِ دُش وادی سَین،

نگارِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن، وہی فرقہ، وہی سس وہی نہ

برادرانِ ملت! اس قسم کے نورانی جو اس صفت یہیں نہیں، بلکہ ملک کے

گوشہ گوشہ میں بکھرے تمام سدا میں پوری شوکت و شہرت و نہایت ہی کائنات کے

ساتھ ہمیشہ منفقہ ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ان جیسوں

کا سید جاری ہی رہے گا۔

سب سے گایوں، ہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں، جل جائے واسے

حضرات! اس وقت تشبیہ کے بعد میں نے سورۃ "ن" کی جن دو آیتوں کی قدرت

کا شرف حاصل کیا ہے۔ ان دو آیتوں کا مضمون یہ ہے: آپ کو یہ سن کر نہ تعجب ہو گا۔

کہ یہ دونوں آیتیں کسی قسم کے یک بہت ہی ظہیم نشانِ جلال سے آیتوں کی کس

روداد، اور مفصل رپورٹ ہیں۔ یہ ظہیم نشانِ احباب اس وقت منقذِ حوائج

جب روئے زمین پر انسان کا جسم بھی نہیں ہو تا بلکہ روحِ انسانی کا جسم انسانی سے

ملاپ بھی نہیں ہوا تھا۔ اس ایمانی اعتبار سے روحانی جتنی کائنات و عالم روح

میں ہوا اور اس کے مثل دسے نشانِ جلال کو خود نہ دندم نیز و نیز ان کے منقذِ حوائج

کر خود ہی اس بعد اس کو اپنے غیب سے سرفراز فرمایا!

حکمتِ گرانی، باتِ کئی ہے تو ذرا تفصیل سے سن لیجئے، خالقِ کائنات جل جلالہ

نے انسان کے روئے زمین پر آباد ہونے سے بہت پہلے عالمِ زمین میں دو بڑے

حضرت گرامی! حدیث شریف میں ہے کہ روز ازل میں پروردگار تعالیٰ نے حضرت
 آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے تین منہ پیدا ہوئے تھے تین منہ انسان کو پہلے
 نکلا۔ اور یہ سب تین تھنی پٹیوں کی طرح ایک جگہ خدا کے حکم سے جمع ہو گئے۔ نہ پہلے
 سے کہ یہ کت بڑا اجتماع نہ ہو گا جس میں تین منہ ایک پیچ ہوئے تھے تین منہ تھنی پٹیوں
 تھنی ایک جگہ ایک اجہاں میں جمع ہوئے تھے۔ اس کے بعد تین منہ کو تین منہ ہوا
 حضرت حق تعالیٰ نے فرما دیا کہ "اَنْتُمْ بِرِیْقِکُمْ" یعنی اس سے دو آدمی ہو۔ اور
 خوب دو کہ کیا میں تم سب کو رب نہیں بنوں؟ تو تمام باخبر ہیں کہ اس کی ایک ذہن ہو کہ
 اس زمانہ میں یہ عرض کیا کہ "بکی" یعنی کیوں نہیں۔ اس سے کہ تم سب کی بات کہ ہم
 و قر رکھتے ہیں کہ جب شک تو رہی ہو یا رب سب سے۔ خداوند تعالیٰ نے ان انسان سے
 یہ قرین بیان کیا کہ ایک آدم سے سب پیدا ہوئے اور یہ کہ وہ پڑاں کے
 بعد اس جیسے ذرا اس جیسے ویشاق کی وجہ سے اس کو سب سے تین منہ بیان فرمایا
 کہ ہم نے یہ جیسے کہ تم انسانوں سے پیدا ہوئے اور اس سے کہ یہ کہ نہیں یہ نہ ہو کہ وہ
 تین منہ ہیں یہ کہتے ہو کہ اس سے کہ تم تو اس سے نائل ہو۔ اس سے کہ اور تین منہ
 ہی نہیں تھے کہ تم سب سے اس سے ناظمی ہی ہم شریک کر بیٹھے۔ یا تم یہ کہنے ہو کہ
 اللہ پر جو کہ وہ سب سے اس سے کہ تم نہیں کی طرف سے اس سے کہ تم پہلے
 باپ و دوسرے دھرم پر پہلے پڑھے۔ لہذا اس میں بڑا کوئی قصور نہیں۔ اس میں جو تو وہاں سے
 باپ و دایم پر ان کے گناہوں کی بنا پر اس میں تو بھیج کیا ان مذہب سے اس سے کہ اس
 سے اس سے انسانوں میں سے کہ پرانی جہت تھا کہ کہ یہ نہ کہ یہ اس جیسے ہی تم کو کہ تم سے
 پٹی راجہ بیت و زوجہ کہ ہم سے لیا ہے کہ تم تو اس سے کہ تین منہ ہیں کہ کسی
 خدا کی گناہیں باقی نہ رہا ہے!

حضرات! سب ذرا قرآن کی تفسیر نہایت سہل ہے اس کا تفسیر یہ ہے کہ
 ارشاد خداوندی ہے کہ

وَلَا تَأْخُذْکَ رُبُّکَ مِنْ بَیْنِ اَیْمَانٍ

یعنی اسے بھروسہ نہ ہو کہ وہ

تا جہدارانِ نبوت کو اپنے کتاب سے سرفراز فرماتے ہوئے یوں رشتہ فرمایا کہ اسے
 تا جہدارانِ نبوت، شن و۔ کہ میں تم لوگوں کو منصبِ نبوت کی عظمت سے سرفراز کروں
 گا۔ درتم لوگوں کو کتاب و حکمت و مہول دولت سے مالا مال فرما کر تم کو اپنے بندوں
 کی ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجوں گا۔ پھر حکمت و نبوت کا سب سے سبب چھوٹا یہ
 سب سے زیادہ پیارا رسولِ جن کو نامِ نامی و اسمِ گرامی "محمد" ہے وہ دنیا میں شہرت
 لائیں گے۔ در تمہاری نبوت و راست پر در تمہاری کتاب و شہادت پر اپنی تمہاری
 نسبت فرما کر تمہاری صداقت کا علم بند فرما دیں گے تو اسے نبوت کے کتاب و در تمہارے
 اس دربار میں اس شہنشاہِ رسالت کیلئے رحمت و فی داری اٹھاؤ۔ در عہدِ کروہِ گرد و صہرت
 دور میں تشریف لائیں تو تم نہ در حضورانِ پر بیت راؤ گے در نہ در غورن کی سہ دو
 نصرت کے لیے مہر بستہ ہو کر تیرے بوجہ و گے حضرت حق بیت جہد کا یہ فرمانِ بند و نہ
 سن کر تمام انبیاء و رسلین نے پورے پورے بند بن کر شہادت لے کر در برابر
 باری میں عہد و فی داری کا اعلان کیا۔ در پھر نہ نہ تھوڑے سے طرح طرح سے پٹھان
 خداوندی کی بیعت و جہاد سے اس عہد و پیمان کو محکم و مستحکم فرمایا۔ در کس کس دن اس
 عہد و پیمان پر تاکید کی ہر شہادت فرمائی۔ اس کا تنبیہ بیین ذر قرآن کی متعدی زبان سے شہ
 حضرت حق محفل مجیدہ کا رشتہ ہے کہ۔

یعنی سے محبوب۔ اس وقت کو یاد

کیجا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں

سے اس بات کو پڑتا عہد یہ تھا کہ

میں جو تم کو کتاب و حکمت دوں۔ پھر

تمہارے پاس دو رسول تشریف

لائے۔ در تمہاری کتابوں کی تصدیق

وَرَادُ أَخْذَ الْبَدْرِ وَبِثَاقِ

النَّبِيِّنَ سَدَّ كَيْفَ تَكُونُ مِنْ

كَيْتِبَ وَجْهَهُ شَحْرَ

جَبَّ مَوْسُوْرَسُوْنُ مُصَدِّقِ

بَدَّ مَعْمُوْرَسُوْنُ لَتُوْ بِمُثَنِّ

بِهَ وَتَنْخُصْرُكُهُ

کے تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان

لانا۔ اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

میں تمہاری طرف سے فرمایا کہ کیا تم لوگ

میں سے کہ تم لوگ کیا اور اس میں کیا

بھاری عہد لیا۔

تو تم نے انہیں سے کہا کہ ہم سے

اس عہد کا اقرار کیا۔

میں تمہاری طرف سے فرمایا کہ تو پہلے

اس عہد کے قرینہ پر تم لوگ ایک

دوسرے کے گواہ بن جاؤ اور میں

بھی تم لوگ ایک عہد پر تم لوگ میں ہوں

تو اب جو کوئی اس کے بعد

قرینہ پر سے کہ تو وہی وہی

فاسق ہیں۔

قَالَ يَا أَكْثَرَتُهُمْ وَ

أَمَّا ذُو الْقِيَامِ ذِي الْيَمِينِ

إِصْرِي

فِي شَرِّ الْأَكْثَرِينَ

قَالَ فَاشْكُرُوا لِلَّهِ

مَنْ كَفَرَتْ مِنْ الْأَشْيَاءِ

لَمْ يَكُنْ لَكُمْ بَدَلٌ ذِي

الْقُوَّةِ لَكُمْ تَفْتُونَهُ

(آل عمران)

میں نے خطاب کیا کہ اس پر تمہیں نصرت پر ایک نصرت دو کہ انہی پر نبی کریم

دنیا میں شریک نہیں ہوئے ہیں۔ نہ انہی کی خزانہ میں سے کسی حد تک دلو کو اپنے

مترک قدموں سے پاؤں فرمایا ہے۔ انہی سب کے سب کام میں رہے کی دنیا میں کدو

ہیں مگر انہی سے جناب ہر حق سمجھنے کے تمام نبیوں اور رسولوں سے مشورہ تمہیں

صلی اللہ علیہ وسلم کی تہدق و نور و رقی و رغبت و خدمت کر رہی کا عہد محکم ہے۔

اور عہد بھی کہ اس عہد جس کا نام مشرق سے آتی ہے مشرق و مغرب و ہند و روم

یہ بھی ٹوٹ نہ سکے۔ پھر ذرا دیکھو اس کی شان و شکام کا پتہ ہوں تو یہ خود فراموشی

پست تو ہے تاکہ یہ یا تو اس کا یہ جس کے ساتھ یہ شہنشاہی کر دیا جاتا ہے کہ

کہ ضرور سپاہیانہ نامور ہو جائیں۔ تاہم فریاد نہیں کہ یہ سنگسار کرتی ہو ہی نہیں
 فریاد کے فرق و تمیز میں فریاد سب کے فرق ہیں۔ چنانچہ جس طرح کہ ایک شخص نے فریاد کیا
 کہ ہمارے پاس ہر قسم کے کام پر آتا آخر زمان کی غصہ و بیاد فریاد پر فریاد ہوتی ہے۔ فریاد
 بھی کر سکتے ہیں۔ اور اپنے اپنے حق میں دھمکی کے ساتھ ان کے چہرے پر ہر قسم کے فریاد
 و فریاد کی اور جان نشتی کے ہر قسم کے پنا سب کے فریاد کر سکتے ہیں۔ تاہم
 غصہ و غصہ اور غصہ و غصہ کہ یہ پڑ جائے۔ فریاد میں انہیں سب کے ساتھ ہر قسم
 کہ فریاد کی۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ان کے معصوموں کی یہ مشق ہے جو غصہ و غصہ فریاد کی ہے۔ تاہم
 سب سے ذرا۔ ہر فریاد کی یا فریاد کی۔ رگڑ سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے
 ایک پر کتنے نہیں فریاد کیا۔ سب سے فریاد کی فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے
 اندازہ۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 اس فریاد کی۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 فریاد کی ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 ہر فریاد کی ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 سب سے فریاد کی ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 اب تم لوگ اپنے اس بھروسے کو پر ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ۔ ہر فریاد کی ہے۔ تاہم
 تمہارے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم

حضرت گری: پروردگار! ہر قسم کے فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 سب سے فریاد کی ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 بھی بنا ہوا ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 جس قسم کے فریاد کی ہے۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 ہی نہیں۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم
 نہ کوئی۔ ہر فریاد کی ہے۔ فریاد کی ہے۔ تاہم سب سے فریاد کی ہے۔ تاہم

استاد فرمایا کہ۔

نہیں سوئی بقدر ذہن کے

میں جو کوئی اس کے بعد لپٹے

دلوں کے لئے انہیں دینا

جو سب سے پہلے اس کا نام لیتا

کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا۔

دو اہل سہارا کے لئے اس نے دو نور کی مستقل پڑوسٹیں لگا دیں

پہلے ایک سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

دوسرے سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

تیسرے سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

چوتھے سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

پانچویں سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

چھٹے سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ساتھ سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

آٹھویں سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

نواں سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

دسواں سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ایک سو سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ایک سو سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ایک سو سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ایک سو سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

ایک سو سہارا کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر ایک نور کی جگہ پر

عقیدت و جوش انیعت کے ساتھ ان کی حمایت و نصرت کا ہم بند کر کے اپنے عزت و وقار کے پرچم کو سر بلند کر لو!

حضرت گرامی! اسی عہد ربانی کا صودہ سبک کہ ہر نبی در سوں سپنے اپنے دور میں حضور نبی آخر زمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا خلیفہ، درج کی طرح و شرف کا خلیفہ رہا۔ چنانچہ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت جبریل روح القدس تک جتنے نبی و رسول دنیا میں تشریف لائے سبھی نبی آخر زمان کی مدد کا مشرودہ سنا سنے رہے۔ در عرج طرح سے بارگاہ غنیمت میں اپنی نیاز مندیں کا تذکرہ عینیت پر پیش کرتے رہے!

حضرت آدم کا وسیلہ | چنانچہ خدا کے سب سے پہلے نبی حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبب بہشت سے روئے

زمین پر تشریف لائے۔ اور خدا سے اپنی مغفرت کی دعا مانگی تو جناب باری میں گریہ و زاری کے ساتھ یوں عرض کیا کہ **يَا رَبِّ اَسْتَغْفِرُكَ بِحَقِّ مَعْصِيَةٍ اَنْ تَغْفِرَ لِي**۔ یعنی سے میرے پروردگار! میں حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے گنہگاروں میں اپنی مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم، تم نے حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کہ در کس طرح جان و رہ پھینا؟ میں نے تو انہیں بھی پیہا نہیں فرمایا ہے۔ حضرت آدم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے یہ شاکر جو دیکھا تو مجھے عرش پر رکھا، اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ اَعْلَمُ بِمَا كُنْتُ اَلَدُّ اَلْاَقْبَبَ۔ تو میں نے اسی وقت یہ جان لیا تھا کہ تیرے نام کے ساتھ جس کا نام عرش پر رکھا ہو اسے۔ یقیناً یہ وہ ہستی ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی تیرا محبوب نہیں ہو سکتا اس وقت خداوند عالم نے فرمایا کہ اے آدم! تم نے اس کی کیا رائے؟ **كَلْبًا اَوْ خَيْرًا**۔ **فَفَقَرْتُ لَكَ وَكُنْتُ مَحْتَدًا لَكَ خَشَعْتُ لَكَ وَرَزَقْتُ مِنْ خَشَاةِ حَرْبٍ**۔ یعنی بیشک وہ تمام مخلوق میں سب سے بڑھ کر میرا محبوب و سہارا ہے۔ اور میں نے اے آدم! تم کو اپنی مغفرت کی خدایتوں سے اس کے گنہگاروں میں سرفراز فرمایا اور اے آدم

سن ہو، اگر محمد نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا ہی نہیں فرماتا ہے
 گر نام محمد را بنیاد دے شیخ آدم
 نہ آدم یا فتنے تو بہ نہ نوح از نرق بنجین

یعنی اگر حضرت آدم علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کو پناہ شیعہ
 نہ بناتے اور حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی کے ماتے پر محمد رسول اللہ کا ٹھکانہ نہ تحریر فرماتے
 تو نہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی۔ اور نہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بچائی جاتی۔
 مولا اب اس سے اس نجات پر پہنچتی!

وَمَا كَانَ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ | اسی طرح کعبہ کے بانی سنت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر سے قاریخ بنو کر جو دنیا بانی

اس میں نبی آخر الزماں کی شہادت اور نبی کے لئے نذرانے میں احتجاج کیا۔ اور
 رب البیت کی بارگاہ عظمت میں یوں مرضی پیش کی کہ وَأَنْبَعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا
 مِنْهُمْ لِيُخْبِرَهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔ یعنی اسے کعبہ کے رب میرے نور انور حضرت سمیع اللہ کی ولادت میں اپنے
 عظمت واسے رسول نبی آخر زمان کو مبعوث فرما دے چنانچہ آپ کی یہ پیاری پیاری
 دکان باری کی بارگاہ میں بکائی ہوئی تھی

ہوئے پھولے آمنہ سے ہوئے

کے نہیں اور نوید مسیحا

الحسن والہدیٰ کا نغمہ | اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر نہ پورے شہادت میں یہ
 اوتی نازل ہوئی جس کو حضرت داؤد علیہ السلام اپنی لہجہ

داؤدی کی سے یہ تمام نبی اسرائیل کو سناتے رہے۔

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَخُذْ
 بِمَا آتَيْنَاكَ مِنْ دُونِ الْقُوَّةِ

یعنی اسے داؤد علیہ السلام
 عنقریب تمہارے بعد وہ خلیفہ بنے

وَمَا جَعَلْنَا صَدْرَكَ نَبِيًّا لَا
 كَلِمَاتٍ عَلَيْهِ إِلَّا دَاوُدَ

وہ خدایک کے ساتھ نبی ہیں جب نہ پر
 دے کیا تو نام خدا اور محمد

کبھی بھی نہ رہی نہیں ہوں کہ در

نہ کبھی پھر نہ رہی نہ رہی کے

اور مجھے سہا کر اور نہ سہا کر

کو تم میں کون پر غیبت نہ رہی ہے

یٰٰمُحَمَّدُ

وَرَأَيْتُ فَصَنَّتْ مُعَدَّتْ

أَمْتًا عَنِ الْأَمَةِ الْوَلَدِ

(تہذیب)

حضرت علیؑ کی فرمائش

حضرت! اسی طرح مشہور ہے کہ حضرت علیؑ کی فرمائش

یہ ہے کہ اس وقت تک کہ وہ دنیا کی دولتوں سے ہٹ کر رہے

یہی یہ شہر میں خیر و برکت

هَذِهِ دَرْجَةُ ذِي الْخَيْرِ

نہ سہا کر نہ سہا کر نہ سہا کر

الْمَرْمَى مَوْجِي نَيْنِ مَمْنَعِ

پر ایسا نہ سہا کر نہ سہا کر

الْبَقَّةُ رَحْمَةُ رَحْمَتِ

وَمِنْ الْقَدَرِ سَيِّئَاتِ الْقَدَرِ

وہ جس کی شان میں دائرہ سہا کر نہ سہا کر

وہ جس کی یاد میں سہا کر نہ سہا کر

حضرت! اسی طرح حضرت علیؑ کی فرمائش

حضرت علیؑ کی فرمائش

یہ وہی ہے جس کو نہ سہا کر نہ سہا کر

لہجہ میں اپنی اُمّت کو سنا یا کہ

میں اس کے مولا کی قوم رسولوں

يُمْنِي مَنِ مَوْلِيٍّ مِنْ بَنِي كَعْبٍ

میں سے جو بنی قریظہ میں ہیں

مِنْ بَنِي قُرَيْشٍ الْوَلَدِ

قوموں کی قوموں کی قوموں

يُمْنِي مَنِ مَوْلِيٍّ مِنْ بَنِي كَعْبٍ

کردوں کو در کی قوموں کے

عَبِيدٍ وَمَنْعَتُهُ مَحْمُودٌ

خدا کی تائید میں اور اس کے

وَرَأَيْتُ فِي قَلْبِهِ نُورٌ

تجربہ میں جو نہ نور و روشن

كَأَمْحُورٍ أَسْمَانٍ مِنْ النُّورِ

بیکہ نور کے نور کے

رَبِّهِ الْمَصْرُوتِ

مشادوں گاہ

حضرت امیر کی ایشادیت | حضرت امیر کی ایشادیت
حضرت امیر کی ایشادیت | حضرت امیر کی ایشادیت

شہادت موجود ہے کہ

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے
میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے
میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے
میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

گرامی احمد ہوگا۔

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

میں نے اپنے لیے یہ سب کچھ لیا ہے

اور گریہ و زاری کے ساتھ جناب ہاری کے حضور اس طرح فرید و ستیٰ پڑھیں یا کرتے
تھے کہ ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبِّي الْمَبْتُوثُ
یعنی اے ہی، تو ہی تو ان زمان کے
فِي الْخَيْرِ الْمَرْمُومِينَ الْقِدْرِي
حصیل میں ہم کو کفار پر فتح و نصرت
تَجِيدُ صِفَتَهُ فِي شَوَارِبِهِ
میں فرما جن کی نصرت ہم توراۃ پر پاتے
ہیں۔

برادران ملت ایہی وہ دشمنوں سے جسے جس کو نصرت مومن نابندوں مدینہ مدنی یہ رستہ
نے اپنی شنوئی میں بڑی شایستگی و شہادت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے چند اشعار پابان
لیجئے ۔

سجدہ فی گردنہ کا سے ریت بستر

در بیاں آریش اُورا زود تر

یعنی بنی اسرائیل سجدے میں سر گرڈ کر یوں دعا میں ماننا کرتے تھے کہ اے رب
تو مجھ سے مجھ تزن کوئی ہر فرما دے سے

تا بنام تہمداں استغفون

باغیان شاں می شدند سے سرگرم

یہاں تک کہ وہ لوگ جب حمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سے کرند استغفون

نصرت کی دعا مانگتے تھیں کہ دشمن کنز و شر کہیں مغلوب دشمنوں کو بیکارتے ۔

ہر کجا حرب فہول آمدے

خوش بشارت زری آمدے

جہاں بنی در حجب بنی کوں بوناک جنگ ہوتی ۔ تو حضور آمدتی تہمداں سے

مددی آمد بنی اسرائیل کا فرید وری بن جاتھا اور ان کو فتح میں نصیب ہو جاتی تھی ۔

حضرت ۔ اسی طرح عیسائیوں کا ایک گردہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہ تدر و ہا نہ تھیں عتق در کرتے تھے کہ یہ لوگ نہیں ہیں

نام محمد کا بوسہ

منور اندکس میں شاہ غیہ، سہ کے نام نالی کو ذرا حقیقت سے چوم یا کرتے تھے اور ان
کے اس محل کی یہ برکت تھی کہ وہ ہر قسم کی آفات، غازی، درازی، و بیماری و غیرہ کی
بروں سے محفوظ رہتے تھے۔ اس واقعہ کو بھی مولانا نے مثنوی سے بڑی دلکشی کے
ساتھ بیان فرمایا ہے۔

بود در انجیل نام مصطفیٰ

آن سر بنمیراں، بحر صفا

یعنی انجیل میں تھا چمنیاں کے سر اور صدفی صفت کے سمندر پہاڑ کے منہ سے صاف
نکلیے ہوئے نام، ہر نیکو سے

نہ خیر انیاں بہر خواہیہ

چوں رسیدندے بآن نام و خطاب

بوسہ دادندے بآن نام شریف

روزہ دادندے بآن نام و صفیہ

یعنی یہ نیکو بہر خواہیہ کے نام و خطاب پہنچنے کی خوشی سے بھر کر، بوسہ
دیتے تھے، عراک کے صاف پر تنیہ پنہا ہر کردیا کرتے تھے۔

لیکن از شیعہ امیران و وزیر

در پناہ نام احمد مستحیر

یعنی یہ لوگ اپنے اسباب کی بابت سے ہاتھ پاؤں پر وزیروں کے شیعہ و سنی

یہ خوف و زہم تھا کہ اس شیعہ و سنی پناہ میں رہنا تھا۔

نسل بدشاہ نیز نہ سپر شہ

نور احمد نام و یاد شہ

نور احمد کی نسل کی نسبت یہ کہ یہ نہ ہو کہ احمدی شیعہ و سنی کا نور کا

نام و یادگار بن گیا!

نور احمد کی نسل کی نسبت یہ کہ یہ نہ ہو کہ احمدی شیعہ و سنی کا نور کا

عیبہ دسم کا نام سن کر تنبیہ و دہش سے انکو ٹھیکہ چوستے دس کا مذاق اڑاتے رہتے ہیں۔
 وہ آٹھ کھول کر دیکھ لیں کہ ہم تمہارے چوستے دسوں کو کیسی کیسی برکتیں عطا فرماتے ہیں۔
 اذن میں نام چمٹہ سن کر انکو ٹھیکہ چوستے دسوں کے لئے یہ بشارت سب سے کہتا ہوں
 وہ کبھی نہ جھٹکے نہیں ہوں گے۔ اس مومنوں پر دیکھو نوائی تختہ قہر کا رس را منیہ عینہ
 مگر مسکن نوا یہ سب دیکھنا۔ مگر نوائی تختہ قہر کا رس را منیہ عینہ
 سٹ تو ہم دسوں و دفتر در دہال و شواہد کے پیکروں کتاب و کتاب بھی بیکر رہتی ہیں۔ نہ
 مانتے دسوں کا تو بجز نکار و ترتیب ہونی کے کوئی کام ہی نہیں رہتا۔ ہاں آپ کو دس
 ایک بہت دھرم عورت کا تختہ دوستی ہوگا۔

لطفیہ | سنا ہے کہ ایک بہت ہی باکرمست ولی نے۔ اپنی دیریت و کرمیت کی
 دھوم مچی ہوئی تھی۔ مگر ان کی بیوی صاحبہ کو ان سے کچھ ایسی چیز ہو گئی تھی
 کہ وہ ہمیشہ ان کی عیب ہونی میں مصروف رہا کرتی تھی۔ در کسی طرح ان کی دیریت و کرمیت
 ناقابل ہی نہیں ہوتی تھی۔ ایک دن باکرمست ولی کو جو جہاں آیا تو وہ جوا پر لڑنے لگے
 اور اپنے مکان کے دیواروں میں کئی چکر لگا کر زمین پر ترپٹے سے۔ ان دنوں ہی سے ایک
 نشان کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا۔ تو اس کو حیدر عجیب ہوا۔ اور اس کے دل پر دنیا
 ات کی نعمت کا سکھ بچ گیا۔ انور کی دیر کے بعد باکرمست ولی جو مکان میں آئے۔ وہ اپنا
 مصلیٰ پر بیٹھ کر ذلیلانہ پڑتے گئے۔ تو یہی سنا کر کہا۔ کہ تم کیا بیٹے تیرے چہرے پر
 در ذلیلانہ ٹوٹے جا رہے ہو۔ کیا دس بہت تمہاری تھیں اور انیس میں ہیں۔ اس کے
 ایک بزرگ کو دیکھ کر وہ ہوا۔ یہی دس ہے۔ سنا ہے کہ ایک تم ہو کر کسی ہمارے نہیں باکرمست
 ولی نے فرمایا کہ تم نے ان بزرگ کو تمہاری دس سے ہونے پائی انگوس سے ایک دہائی
 سے چھوڑ کر کہا کہ ان باکرمست ولی نے انکو سنا ہے کہ وہ اپنے تختہ قہر کا رس را منیہ
 ہونے میں سب سے بہت کے رد کردینا کہ سب سے بہت۔ باکرمست ولی نے فرمایا کہ اس کے
 کی بندی۔ وہ دس ہی تو تھا۔ تم نے میری عمر و درجہ دیکھ کر بھی مجھے نہیں پہچانے۔ یہ سنا
 تو دسے ہوئے نہیں دس دیکھ کر ان کے کہانی چکر لگا سنا ہے کہ تم میری یہ کرمیت

دیکھ کر میری بدحوالی سے باز آجاؤ۔ بیوی نے یہ سن کر کہا کہ اچھا، چہاں وہ تم ہی تھے۔
 ٹھیک سب سے پہلے سمجھ گئی۔ وہ تم ہی تھے۔ اسی لئے ذرا ٹھٹھے رُسے تھے!

مسنو! دیکھو یہ آپ نے؛ بہت اہم مہم بیوی نے ہر متوں کو بوریں کرتے ہوئے
 اپنی آنکھ سے دیکھی۔ مگر نگاہ کاٹا اس کے دانت سے نہیں نکلا۔ درود نکلتے ہیں اور عیب
 بیوی سے باز نہیں آتی۔ باعلیٰ ٹھیک ہی حال مشرین کو ہے کہ خبروں درمل کے دفتران کے
 سامنے رکھ دو۔ مگر وہ بہت اہم مہم ذرا نگاہ سے باز آئے دے نہیں!

ہر کیفیت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ سماعت نبیائے مسمیٰ کے روزِ نزل کے جلسہ سیرت
 میں جس عہد کو صحت بخشا یا تھا۔ انہوں نے پوری طرح اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور ان کی باتوں
 نے بھی حضور نبی کریمؐ کی مدت پہلے اپنے نبیاء کی باتوں کو اپنے دلوں کی بیویوں
 میں بکھری یہ اور بات ہے کہ پورا آخر زمان کی تشریف آوری کے بعد ممتاز دنیا کی حرص و
 موم نے بہت سے یہودیوں اور نصاریوں کو نبی کریمؐ پر ایمان لانے سے روک دیا
 جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں جہان کی دوست و دشمنی میں گرفتار ہو گئے۔ اور نہ اند تہار
 و تہار کی امتوں کے سردار و درخشاں ہمارے حق دار ہو گئے چنانچہ ربہ تالی کی کشت و
 سب سے کہ۔

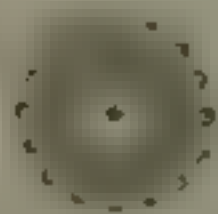
میں یہ وہ دشمنی اور نبی کریمؐ کی زمان
 کی تشریف آوری سے پہلے کے تمام
 پاک و سید پر کر خداوند متعال
 کی عبادتیں، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ
 کا دہنا پتہ پانا، نورسوں کے پاک
 کیا تو انہوں نے ان کے ساتھ کیا یہ
 کہ خدا کی خدمت میں گرفتار دور کی گئے
 تہا، غلبہ کی اور تہا، رستہ دونوں

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ
 يَسْتَفْتِيُونَ عَلَى الْكِبَرِ
 كَفَرُوا فَسَدَ جَعَلُهُمْ
 مَا تَكُونُوا كَمَنْ زِيَار
 فَتَعْنَهُمْ شَيْءٌ عَنِ
 تَكْفِيرِيْنَ

بقدرہ

جہان میں ذلیل و خوار ہو گئے!

برادران، بخت بدیست که بخت بدی وقت سحر بدی در سحر بدی
 ان گشت سحر بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی
 کے بہت سے پرش کر گئے ہوں گے۔ درخت بدی بخت بدی بخت بدی
 و داغ کا بگوشہ منور ہو گیا ہے کہ در یہ وہ ختم ہوا ہے کہ بخت بدی
 بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی
 کہ بخت بدی وہ بد بخت بخت بدی بخت بدی بخت بدی
 بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی بخت بدی
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم



۲۳

مکتبہ اسلامیہ

کتابخانه عمومی

البركة والبركة

کتابخانه کتبی خطی

جواب پر میرا دل

بسم الله الرحمن الرحيم

تَرْكُ الْوُضُوءِ فِي الرَّسْمِ الْكُلِّ

کتابخانه عمومی مسجد جامع کربلا

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَنْ يَكُونَ مِنَ الْخَائِبِينَ فَارْتَدَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَفِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

جاءت من يدك كذا بيت من بيتك كذا بيت من بيتك كذا بيت من بيتك

وَالْمَسْكُونَةُ لَهَا ثَلَاثُونَ قَدِيمًا وَثَلَاثُونَ جَدِيدًا

صبا! تجیر شو ظم بہ آن شباب رس
سدم ذوقا بہ در برکت سب رس

برکات مقام کہ آرمگاہ خدمت دست
نہیں ہو کہ در سہم آن تر سب رس

حضرت گرامی! ایک مرتبہ یہ روز بندہ درود شریف کا مہربان درود فرمائیے۔

كَذٰلِكَ حَقْلَ يٰمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ يٰهٗ وَاجْعَلْ يٰهٗ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا

بر دران ملت! سورہ کائنات کی یہ آیات بینات قرآن کی اقداری آیات ہیں۔

ہو آیات مہربان! کہہ دیجئے کہ تیناں میں خدمت حق تیل نمبر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اس واقعی حقیقت کا کشف فرمایا ہے جس پر

یہود و نصاریٰ کے جباروں نے رسول سے کذاب و بہتان کا یہ دین پروردگار

رکھ رکھا کہ دروں انسان کی حقیقت و حقیقت سے ہوا تنہا ہونے کا یہ پرہیزگار

گمراہی کے یہ بانوں میں ہمک رہے تھے۔ درانہیں خداوند مستقیم کی نشان دہی نہیں

رہی تھی۔ حضرت ابراہیم آقاؑ سے نبی زیادہ روشن آیت سے کہتے ہیں کہ سورہ غافم میں

عسیٰ اللہ علیہ وسلم درست عا میں نے رمتہ معا میں بنا کر ہمارا درجہ جس طرح وہ لوگ

کی کائنات عام کو آپ کی رمت کے نزلوں سے سیکھ لیں۔ اسی طرح حضرت نبی سے

ساتھ ہیں پر تجھی آپ کے باران رمت کی یہی بارش ہوئی کہ ان کے دل و رمت سے

گمشدگی میں بارش بہشت کی بہاؤں سے نبی جبرہ کر ہمارا آگاہ رمت عام شریف سے

تمام نبیوں اور رسولوں کی خدمت شان کا پرچم بندہ سے بندہ تر ہو گیا۔ در نبی سے

کے آقاؑ سے عظمت کو چھپانے کے لیے یہود و نصاریٰ نے جو کذب و نفاق کی دیواریں

کھڑی کر رکھی تھیں رمت عام کے سرین حق کی اندھیلوں سے پاش پاش ہو کر رہا۔ جب کہ

طرح ڈھکیں۔ اور رمت نبیؐ کو کا دین خدا کے آقاؑ سے عام رمت کی طرح صاف و شفاف

نظر آنے لگا!

برادران ملت! رمت عام کے نبیوں سے پہلے یہودیوں نے یہ پروردگار پر ہنس

رکھا تھا کہ حضرت پریم نبیل اللہ علیہ السلام خداوندی سے عیسائی پوتا ہو کر

کرتے تھے کہ حضرت پریم نبیل اللہ صریح سے مشرک ہیں۔ کہنا یہ دعویٰ تھا کہ جب کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو یہودیوں کی خدمت میں یہودیوں کے
کو بددعا کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی ایک بہت بڑی
سنت تھی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تو فرما دیا کہ یہ
مقدس ذات پر بہتوں نے درتہمتوں کے کچھڑا دیے تھے۔ اور عیسائیوں کو خدا کا
بیٹا کہتے تھے۔ غرض ان پروپیٹوں کے شور و غوغا میں یہودیوں کی حالت
کئی تھی۔ کہ تمام انبیاء و ائمہ کس پر بھیروں کی تھی۔ پوزیشنوں کے مرتب و درجہ
کی و تھی۔ غرض سب بال و نافع بن چکی تھی۔ مگر خدا کی رحمت عام کا یہ احسان
عظیم ہے کہ آپ نے ان میں خشیت و کرن تمام نبیوں کی رحمت ان کی برادری
ان کی تہارت، ان کی صداقت، ان کی امانت کی کلمہ شہادت دی۔ اور ان کی تہیتی
پوزیشن کے نشان کو بند ذرا قرآن کی زبان سے سارے عالم کو یہ حدیث سنائی کہ
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
سب نبیوں کے صفات کا بیان در سب کی رحمت نشان کا پتہ در نشان بتایا۔ و ان
کے ذریعہ رحمت کے پرچم کو ان سے بند فرمایا کہ اسوں کی سر بنیاد ان کے آگے
سزاگوں ہو گئیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفیع و اعلیٰ مقام کی رحمت کا ان
کے ہوتے رحمت عام نے ان کی زبان سے نہ کہا۔ مگر ان سارے جہاں کو سنایا کہ۔

مَا كَانَ الْإِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ
یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی۔ بلکہ وہ تو ایک حق پرست مسلم تھے جو وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ شہادت دی کہ

وَمَا كُنَّا سِجَانًا وَلَا مَسْكُونًا
یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
کافر کا کو صواب دیکھی نہیں کیا۔ بلکہ۔

شیطانوں کے شر پر۔

اسی طرح حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی یہ رحمت کی رحمت درجہ انسانی

کہ احسان فرماتے ہوئے غدا کا زمانہ سنایا کہ
 دَہِشَ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰ
 يُسُفَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰی وَهٰرُونَ
 اٰكْثَرَكُمْ خَيْرًا اَلْحَسْبُ مِنْكُمْ
 زَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيسٰى وَإِسْحٰقَ
 اِنَّ رَحْمٰنَ اَعْلَمُ بِحَسَنَاتِكُمْ
 حضرت پریم علیہ السلام کی درود
 میں داؤد و سلیمان و یوسف و یونس
 و موسیٰ و ہارون میں درود بیکاروں
 کو یہاں پر اسب سے ہیں۔ اور اگر یہاں
 دیکھیں اور سنیں کہ یہ سب نبی ہیں
 ایک سسکے ہیں۔

اس طرح حضرت درود علیہ السلام کی بہت کاتھار فرماتے ہوئے رشتہ فرمایا کہ
 ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاٰ
 يُسُفَ وَيُوسُفَ وَمُوسٰی وَهٰرُونَ
 اٰكْثَرَكُمْ خَيْرًا اَلْحَسْبُ مِنْكُمْ
 اِنَّ رَحْمٰنَ اَعْلَمُ بِحَسَنَاتِكُمْ
 یعنی اسٹیل و یسوع اور یسوع
 علیہم السلام پر ایک کو بھرتے ہیں اکت
 میں تمام بہت سے سبب نشیت دے۔

آخر میں تمام انبیاء و مرسلین کی رحمت و شفقت و درود کی حد تک و نہایت سے
 عالم کو رہنمائی و آگاہ کر دیا یہ انبیاء و مرسلین پر رحمہ اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ
 احسان شہم سے کہ قیامت تک تمام نبیوں و مرسلوں کی زبوں پر گریخت کا شکر
 باری رہتے پھر بھی رحمت عالم کے اس احسان کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا کہ
 سزا دے کہ نہ ہمہ دہراں سستی دے
 پھر کہ ہر خدایان عالمی چوں تاج

بر دران ملت بہت رحمت عام صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں و مرسلوں
 کی رحمت میں پوزیشن کیا احسان فرماتے ہوئے یہ رشتہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ
 خدا ہیں۔ نہ خدا کے بیٹے بلکہ وہ خدا کے منتہی بندہ ہے اور رسول بہت ہیں۔ اور وہ
 نبی آپ کے نور میں کہ سب بابرکات پیدا ہوئے ہیں تو نبی آخر زمان کہ یہ
 قرآن مجید میں یہود و نصاریٰ کے کہان میں پہنچا تو ان کے سبب اور رہبان ہیں خیر
 نسب کے ہیں کا ایک عورت پر پڑا جو یہود و نصاریٰ کے کہان میں پہنچا تو ان کے سبب
 دوست دیکھ کر کہ قدر حیرت و پریشانی ہو گئے کہ اپنے پیش و منتہی کے ہوں سب کی رشتہ

زنجیروں و زنجیروں کی طرح پٹی جہالت کے پیدائش میں برکتیں گے اور اس کتاب
 حقیقت کو چھپانے کے لیے پٹی کا ٹوٹی کا تو سب سے پہلے قسم قسم کے پوت بنائے گئے
 ورنہ یہ دنیا کے شور و غوغا سے اس کو ذرا بھی آلودہ نہ کر سکتے۔ رور و رور کے
 ہتھکنڈوں و سر پہ پگینوں سے اس کی اعلیٰ حق کو بلے ٹرنا نہ سکتے مگر
 فریب کو ہمالیہ پہاڑ کے لیے یہاں تک کہ فریبوں کے پوپ و پادریوں نے اپنے ذمہ
 کو اپنے حق و میں رکھنے کے لیے پٹی کو اس سے دور رکھنے کا بیانیہ دے دیا۔

سنت بنائیں | پٹی نے پٹی کے بعد میں سے پٹی کو توڑتے کی بات کے
 نازن ہوئے، سید بھی سید کہ شہر بن کر ان کے خدائی پادریوں
 کا ایک جگہ آئی، یہ سید و تبار حضرت علیہ السلام ذرا کے بیٹے ہیں۔ یہ
 سب کے سب منکر و کفر کے لیے آئے، ان سب سے بڑا امام و پادری
 ہیں کا لقب 'عقاب' ہے۔ اس کے کا سر غنہ تھا۔ یہ ایک نیک و شریف ہیں جس کے
 دوست و ملت عالم کے برابر ہیں۔ یہ سید و پادری کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے باپ ہیں کہ جتنے ہیں! رحمت عالم نے آپ کو دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد
 اور اس کے بعد رسول ہیں۔ ان کو نورانی علم کے لیے مبارک است۔ ان کو نورانی، غیر
 باپ کے پتہ پر ہوئے۔ یہ شخص کہ ان کے خدائی کتب پر ہو گئے۔ ان کو نورانی کتب
 کہہ کر ان کے خدائی کتب پر ہوئے۔ کیا یہ سب نہیں سب کو ان کے خدائی کتب پر
 باپ کے پتہ پر ہوئے؟ یہ تو باپ ہیں ان کے خدائی کتب پر ہوئے۔ ان کو پتہ پر ہوئے

کے پیدا ہو جائے؟

حضرت علیہ السلام کی بات میں سب کو یہ نورانی کتب پر ہوئے۔ ان کو نورانی کتب پر ہوئے
 کہہ کر ان کے خدائی کتب پر ہوئے۔ ان کو نورانی کتب پر ہوئے۔ ان کو پتہ پر ہوئے
 کہہ کر ان کے خدائی کتب پر ہوئے۔ ان کو نورانی کتب پر ہوئے۔ ان کو پتہ پر ہوئے
 کہہ کر ان کے خدائی کتب پر ہوئے۔ ان کو نورانی کتب پر ہوئے۔ ان کو پتہ پر ہوئے

سنت، یہ آپ کی باتوں کی توفیق و درن کا ترجمہ ہے۔ درن و درن

کہ کس طرح حضرت اُمّی جو رستے پہنچ رہی تھیں کہ ان کے پاس سے گزرتی ہوئی
کو پہچاننے کے لیے ان کے پاس سے گزرتی ہوئی دروازے پر دھک دے گا۔ یہاں
تک کہ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا کہ —

وَمَا تَشَاءُ مِنْ شَيْءٍ يَخْتَارُ بِهِ إِيَّاهُ الْمَلِئُكَ

اَوَلَمْ نَخْلُقْ مِنْ قَبْلِكَ شَيْئًا

فَلَنْ تَكُنَ مِنَ الْغَاثِ

یہ تو وہی ہے جو وہی ہے جو وہی ہے

ہے۔

حضرت ابراہیم کا نسب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ایک باپ تھا جس کا نام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ یہ باپ کے لیے نور اور سکون پیدا ہونے لگا۔
پھر یہ نور کی بات تو یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے باپ کے لیے نور
نہاں کے کوئی سے پیدا فرمادیا۔ اور تم لوگ اس پر ایمان رکھتے ہو کہ حضرت آدم علیہ
السلام کے باپ کے لیے نور پیدا ہوئے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ
کے پیدا ہونے پر تمہیں کیوں تعجب ہو رہا ہے؟ اور کیوں کہ اس کے باپ نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کے لیے نور سے پیدا ہو گئے۔ بیشک یہ ایک عجیب
ورنہ اور بات ہے۔ یہی حضرت آدم علیہ السلام کے نور میں ہیں نہ باپ یہ باپ
کے لیے نور سے پیدا ہو گئے۔ ان کی پیداوار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیداوار سے
بہرہا عجیب اور درست اور درست ہے۔ پھر اس کے خاندان میں حضرت آدم علیہ
السلام کے باپ کے پیداوار پر اوقات دوا میں رکھتے ہو۔ تو پھر تمہیں کیا حق ہے کہ تم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاندان کے خاندان سے پیدا ہونے پر تمہیں غل و غبار ہو
جو خدا حضرت آدم علیہ السلام کو خاندان باپ کے لیے نور سے پیدا کر دینے پر حق ہے۔ اور یہی
یہ قدرت کی رکت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خاندان باپ کے پیدا کر دے۔

یہ سب کی ریت ہے کہ تمہیں ارشاد دہائی تھا ہے۔

كَرِهْتُ مِنْ رَدِّكَ فَكَرِهْتُكَ مِنْ
اَسْمَاءِ رَيْنَ ۝

اسے سننے والے ایسے تھے کہ سب کی طرف
سے ایک ہی بات ہے تو تم اس میں کوئی
شک مت کرو۔

فَمَنْ كَانَ حَتَّ فَيَسْأَلُ مِنْ
بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَحَاذِرُوا هَذِهِ الْبَنَاتِ وَ
ابْنَاءِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ وَبَنَاتِكُمْ
وَالنِّسَاءُ وَالنِّسَاءُ ثُمَّ
نَبِيَّكُمْ لَنَجْعَلَ لُغْتَكُمْ الشِّرْ
عَى الْكَذِبِيْنَ ۝

پھر اسے محبوب! جو تم سے حضرت عیسیٰ
کے بارے میں سبڑ کریں اس کے بعد کہ تم سے
پاس اس کا علم چاہو تو تم ان لوگوں سے کہو
دور کہ ان کے بھائی اور بھائیوں کو اور تمہارے
بیٹیوں کو۔ اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں
کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو پھر
تم لوگ مبالغہ کریں۔ اور بھوٹوں پر لنت کی
لنت ڈالیں۔

حضرات! جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے منہ میں کوئی بات نہیں پڑی کرتے
تھے۔ اور ان لوگوں کو مبالغہ کرنے کی عادت تھی۔ کہ جو عیدان میں نکل کر اس طرح
مبالغہ کریں کہ ہم دونوں فریقوں کے درمیان سے یہ مانگیں کہ جو ہم میں سے جیوتا ہو اس پر
خدا کی لعنت برسر اس پر خدا کی لعنت اور یہ کہ اگر چاہے اور وہ ایک دوسرے کو ہاتھ
تو نجان کے اندر ہی یہ ان مردم بخود ہو کر رحمت عالم کا منہ ٹکھنے لگے۔ اور فرط جبروت
اور کین و ہشت سے ان کی نگاہیں پٹی کی پٹی رہ گئیں۔ باقی خیر سب کے سب تیرا ہی پریشانی
کے عالم میں اپنے گروہوں میں ابھریں سے مشورہ کرتے گئے۔ کہ آخر ہم خدا کے اس
پیغمبر مبالغہ کیا خوب ہیں اور مبالغہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

حضرت! جب یہ صحیح کاتب "عقاب" یہ انجیل کا اپنے دور میں سب
سے بڑا مرد اور پڑانا کیسا تمسایا ہوا بہت فی نراٹ پادری تھا۔ اس نے خوب دیا
کہ سے جو رحمت خدا کی اس میں کوئی شک نہیں کہ تم لوگ خوب ابھی طرح خوب پہچان چکے
کہ تمہیں۔ بلاشبہ درحقیقت فی آخر زمانہ اور تم یہ نہیں ہیں۔ اس نے اب اس

ست انکار کر کے نبیؐ خرزمان کی عزت کو حق و قدر کر لیا تو جب قیامت تک کسی عیب سے
کو یہ تعلق نہیں پہنچتا کہ وہ اس مسئلہ پر بحث و مناظرہ کرے بلکہ گراں میں پہانی کا ذرہ برابر
بھی شائبہ ہوگا تو دینی نجات کے تساری کی طرح نبیؐ خرزمان کی عزت کو تسلیم کرے گا
کیونکہ آیت مباہلہ کے بعد انہیوں کا عیب بل سے شکر و فخر و تجزیہ کا ہر ٹکڑا بینہ تعلق
و باطل کا آنری فیصلہ ہوتے ہو باطل تعلق اور رستی سے

حضرت کرئی! اس دم کو بھی وہ مقدس عقیقہ دیکھ جائے تو کائنات ہر طرف سے
بیت فریاد پٹ پٹا پڑے سورہہ مدہ کی مسلسل تمہیں گیتوں میں حضرت کرئی کیلئے نبوت رشتہ
فریاد کر۔

مَدَنِي مُقَرَّرٌ لِيَوْمِ الْغَدِ
سَبْعُ نِسْبَةٍ فِي مَرْيَدٍ

یعنی بیٹک بزمیں و دوگ برکتیں
کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔

حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی
اسرائیل تمہاری بات کی بندگی رو، اور میری رو تمہارے
رب سے ہے۔ یہ ایک بو کوئی بات کہ تمہاری بات
تمہارے دانت سے سب پر بڑھتا رہے کہ نہ
اور اس کا ٹھکانا دروغ ہے۔ اور ظالموں
کا کوئی مددگار نہیں۔

وَقَدْ تَسَبَّحْتَ بِحَمْدِ رَبِّكَ
تُسَبِّحُ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكَ دَائِمًا مِنْ
يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ فَكَمْ مِنْ
مُجَنَّبَةٍ وَمِنْ أَوْلَادٍ تُكَفِّرُ عَنْ
لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝

یقیناً ہزاروں روٹے دیئے گئے ہیں۔
انسانی خدوئیں اور سدرہ بین مریض
کا قیصر ہے۔ وہ ایک نہ کے سوا کوئی
نہ نہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَتَلُوا
ابْنَ مَرْيَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَمَا يَتَذَكَّرُونَ

اور اگر یہ انصار کی اپنے عقیدہ سے باز
ہو آئے تو جو لوگ یہاں سے کہیں کہیں
میں آئے گا۔ ان کو خدا اور دنیا کی طرف سے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعَذِّبُكُمْ عَذَابَ اللَّهِ ظَنًا
تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ

ہیں۔ اللہ ان کو اسے یہ کہاں اوندھے
جاتے ہیں۔

اقتلوا من سواکم ہذا یوم یوم
وَلَا تَلْبِسُوا الشَّعْرَ نَزْجًا
وَلَا تَلْبِسُوا الشَّعْرَ نَزْجًا
اِذَا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ يَتَذَكَّرُونَ
مِنْهُ وَتَكْفُرُوا بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُونَ الْكَاذِبِينَ وَكَذَلِكَ
رَحْمَنُكَ يَلْعَنُ الْكَافِرِينَ

پھر ان لوگوں کو جو تم میں سے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں

رحمن کے لیے اولاد بتائی۔

وَمَا يَنْصَرِفُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّهِ
اِنَّ يَتَذَكَّرُ لَكُمْ وَكَذَلِكَ
رَحْمَنُكَ يَلْعَنُ الْكَافِرِينَ

پھر ان لوگوں کو جو تم میں سے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں
جو تم سے جدا ہوئے ہیں

سبحان اللہ سبحان اللہ! سبحان اللہ سبحان اللہ!

دوستو! اگر کوئی نادور ہو تو وہ بھی اپنے لیے
نہیں کرنے کی بات کہیں کہ اس کے سامنے اس کے
ساتھ نہ کر کوئی نادور ہو تو وہ بھی اپنے لیے

کہ اس کا خوب بقی ٹھکن نہیں ہے۔ اور فرمایا میں نے کہ سنت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے
پیدا ہو جانے ضروریوں نے اس کو نادر اور وجود اور عجیب کہ تعجب نیز نیز آجہ کہ اس کو نادر
کہ۔ تو فی السموت در فضائے نگوں کے ساتھ سنت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے
کا وقت پیش کر دیا۔ اور فرمایا کہ جب تم لوگ سنت آدم علیہ السلام کو بغیر باپ کے مٹی
سے پیدا ہو جانے تسلیم کرتے ہو۔ اور اس پر ایمان رکھتے ہو۔ تو پھر سنت عیسیٰ علیہ السلام
کو بغیر باپ کے پیدا ہو جانے کو تسلیم نہ کر سکتے ہو۔ کیونکہ یہ سنت آدم علیہ السلام
کی پیدا ہونے کی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدا ہونے کی شکل سے بہت دور ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام
سے بڑھ کر بے وقوف و کم عقل کون ہو گا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نادر اور وجود دینے پر ایمان
رکھتے ہو۔ اور اس سے کم درجے کی عجیب چیز کا انکار کرتے ہو۔

حضرت اقرآن کی یہ وہ دلیل و برہان ہے کہ بخیران کے نصاریٰ نے نہ مان سکا۔ اور
فسوس کہ پھر بھی یہ مان نہیں سکے۔ اور اپنی سرکشی و تعذیب کا منہ پر دھرتے رہے۔ اور
حضرت حق جل جلالہ نے ان کو مبارک کی رحمت دی جس سے ان کو ایمان پیدا ہوا۔
مبارک سے انکار کر دیا۔ اور نہ مبارک کی زبردستی سے ان کو ایمان کے دل و دماغ
گوشہ گوشہ دھل گیا۔ اور وہ شکست کھ کر جاتے گئے۔ اس طرح یہ سنت تک کے یہ
حق ہا ہوں ہر اور باطل پرستوں کا منہ کھل گیا۔

حضرت! چاہیے تو یہ تم کو قیامت تک کی نعمت کی نعمت کی نعمت کی نعمت کے ساتھ
جسٹایوں کا یہ باطل عقیدہ و افواج جو ہر نام و مکر فوس کہ جس تک عیسائی اپنی اس عقیدہ کا
نہ سہا پرستی و منہ پرستی کے ساتھ قائم ہیں کہ میں ذات اللہ، خداوند حق و حق پر ہستی
ہیں کہ وہ سنت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ سے نہ مان سکتے۔ اور اس کی سنت کے
ساتھ گویا جانتے پہچانتے ہی نہیں۔ تو یہ نفوذ یافتہ۔

حضرت! اس موقع پر یہ کہہ کر بدی، ایک بڑی دلیلیں اور دلائل و دلائل

سکھیں۔

لایزالہ کہہ کر بدی کے جتنے جتنے سبب ہیں ان کو کہتے ہیں کہ یہ اپنے منہ پر ہستی

شہادت حسینؑ کا جب کہ یہاں تشہیت سے گئے بوڑھی کھڑے تھے۔ ان کی کوئی پرہیز
 سے رئیس صاحبان ڈپٹی صاحب کی مدد قات کی آس کاٹے بیٹے ہوئے تھے درویشی
 صاحب ہنگامہ کے اندر سو رہتے تھے۔ کہہ رہے کہ بڑی سے کوڑھوں کر دیکھا تو نور سے
 رئیسوں سے کہا کہ یہ کہہ رہے کہ بڑی برین ٹوٹتی ہیں۔ رئیسوں سے کون توجہ نہیں کی۔ چھ ڈرتے
 کہا کہ یہ کہہ رہے کہ بڑی مشہور علماء ہیں۔ یہ سچ کر رہی رئیسوں سے کہہ کی رشتہ نہیں کیا
 کہ تو کہنے بنی کہ ڈپٹی صاحب کے ذہن میں یہ سننا تھا کہ ہم رئیس بنی کہتی کرتی تھے
 اس طرح نہ بڑے کر کے سیت دھڑا کہ گویا صورت نکلتا دیا گیا۔ اور مرد کے قبوں سے
 نکلی نکلی کر بیہوش کی حالت درویش سے کہہ رہے کہ بڑی سے ہاتھ چھینے یہ درویش دیکھا کہ
 آپ لوگوں کی یہ حرکت دیکھ کر میں یوں کہ ایک آواز دیا گیا کہ ایک مقبہ مر جا رہی بہت
 سے عیسائی گھر سے کھڑے تھے کہ رشتہ سے کہ ایک دم پوپ سے ہوا کہ سے دھا
 نہ اوندھو جس سے نکلی نکلی رہے رئیسوں سے کہ پوپ کو توجہ نہیں کی پوپ سے
 کہا کہ اسے دھو۔ اس کا وزیر کے خالق کا جو نہ تھا گیا۔ یہ سچ کر رہی عیسائی شمس سے
 نہیں ہوئے پوپ سے ہوا کہ سے عیسائی۔ ایک شہادت عیسائی کے پوپ سے یہ سچ کر
 سب عیسائی بند سے تین گروہ سے درویش سے کہہ رہے کہ سچ کر رہی عیسائی رشتہ
 تو کہہ نہ اوندھو اس کا وزیر کے خالق کا نام سچ کر رہی عیسائی پوپ کو
 رشتہ شادی نہیں ہوئی۔ درویش سے عیسائی کے پوپ کا نام سن تو چھ سے میں کر رہے تھے
 بانی صاحب آپ دونوں کا سب کہہ رہے کہ بڑی برین ٹوٹتی ہیں۔ رئیسوں سے کہہ کہ کوئی توجہ
 نہیں کی۔ پوپ کہہ رہے کہ بڑی شہادت عیسائی کے پوپ کو توجہ نہیں کی۔ پوپ سے
 نہیں پتہ ہوا کہ درویش آپ کو سنا یہ سن کہ میں ڈپٹی صاحب کا پوپ کو آپ
 کو اس طرح نہ اوندھو کہ بڑی برین ٹوٹتی ہیں۔ شہادت عیسائی کے پوپ سے کہہ رہے کہ
 پوپ کا کٹ کا میں سے کہ بڑی صاحب کا پوپ ہونا بڑا کٹا سبب عیسائی رشتہ ہو گیا
 یہ سچ کر رہے شرم و خجالت سے رئیسوں کو کہ یہ سچ کر رہے عیسائی شہادت عیسائی پوپ

بہر حال برادرین ملت؛ اب میں ایک آخری بات عرض کر کے فراقِ ابد سے
 بہت جلد رتی غمِ بزمِ گردوں گا۔ ایک ایک بار ہواؤں بلند و درویشیت کا غم و غمہ کیجیے
 اللہم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ و صحابہ صلاۃ مبارکات علیہم اجمعین آمین

پنجتن پاک

حضرت! میں عرض کر چکا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم چھین
 اب ہر دینے کے بعد جن پر کب مستحقوں کو سیتے تھے ان سے کرم ہوتا
 کیلئے میرات میں تشریف لائے۔ وہ حضرت شیخ، حضرت فاطمہ، در حسن و حسین رضی اللہ عنہما
 تھے۔ ان آیت سے ان تھریں مابعد، مسیحیوں کی مستی نشان و رت کی مٹیوں سے رنج ہوتا
 کا چتا چیتا سب سے کہ یہ وہ نورِ قدسیہ ہیں جن کے مقرب بہ دوست و مقربوں پر گرا، ان
 ہونے پر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا پورا جتنا وسیع رہے۔ یہی ان سے بہت سے
 کیوں نہ ہو کہ حضرت فاطمہ در حضرت شیخ رضی اللہ عنہما کی منہم دو قدرسی حضرت در تھریں مابعد
 نوریں نہ ہیں کہ ان کے بدن کی بوٹی بوٹی، در ان کے تھریں کے تھریں سے ہر ایک
 کا گوشت در نور شامل ہے در نور خیرہ علی میرا، اللہ غائب علی بن ابی طالب
 نور و مقرب ہر گاہ در سات میں کہ ان کے سے حضور سرور نبی و صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان
 یَا عَلِیُّ سَخَّوْتُ مَا بَیْنَ رِ
 دُمْتُ دَرِیْجِ۔
 یعنی اس کے علی! میرا گوشت ہر ایک

اللہ اب! جس ذلت و قدر کی کے گوشت در نور کو رسوں سے پناہ دیتے در نور فرما دیں
 تو ان کے در سات در رتب کی عظمت کیا ہوتا؟

حضرت! اپنا تو بہر حال لپٹے ہوئے تھے ان میں۔ ہاتھ دے لے تو اسے دے بہت
 ہی میں کہ تو یہ سب کے کہ اس شخص کو کہ شہادت سے پہلے از حد سزا دینی انہیں سے کہ
 کہ تو یہ سب کے دشمن ہیں ان کی انہیں کی جہاد سے دے، چنانچہ آپ سب کے کہ حبیب
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آج ان انہیں کے پناہ در سورج در نور سے نور
 کو سب کے کہ میرات میں ہر ایک جہاد ہوئے۔ وہ حبیب ہیں کا پیشوا کے حکم جہاد میں ان
 نور فی پیروں کی نور نیست کا جہاد دیکھ کر یہ جہادوں کا کہ نور کی قلم، میں بیت جہادوں

کو ایک رعب ہوں کہ یہ لوگ نہ سے کسی چھاڑ کے ہر سہ میں یہ نہیں کہ یہ چھاڑ
اپنی جگہ سے ہٹ کر کسی دوسری جگہ چڑ جائے تو ان کے یہاں سے ایک سے بھی ان
دعاؤں کو نہ دند کریم بھی رو نہیں دے گا۔ بلکہ ان کی دعاؤں سے قادر مطلق کی چھاڑ
کما س جگہ سے ہٹا دے گا۔

ایک چیز اثر کرنا ممکنہ ہے حضرت گری: حضورؐ کے مقدس ناموں سے بنی
تو سب ایک ہیست سے روشن تر سے نظر آئے

شہادت کے ساتھ یہ کہ وقت رحمت نام ہے نہ کہ کسی نام سے کہیں ہی کیوں
منتخب فرمایا اس میں ایک بڑی ہی بہترین نکتہ، درحقیقت اور نہ ہی ہے۔ اور وہ یہ
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عباسؓ سے درحقیقت فی حق حضرت
مرحوم سے ایک بڑی ہی خاص مناسبت و مشابہت ہے۔ اسی طرح حضرت حسینؓ کی
کوئی عیب بنام یہ ہے کہ ایک نام کی مناسبت کا نکل ہے۔ اس سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے بارے میں یہ کہہ سکتے ہیں چاروں سے بہتر اور کوئی ٹھٹھ ہی نہیں
تاکہ حضرت امام اپنے ساتھ کر رہا ہے کہ میرے نام میں شہید حضرت علیؓ نے کوئی جگہ عید
سے کیا نام مناسبت و مشابہت ہے! اسی کو خود رحمت عام علیؓ علیہ السلام کی مذہب
بارک سے ہے۔

حضرت علیؓ کو سب فرشتے اور فرشتے علیؓ علیہ السلام سے بہتر

فرمایا کہ —

یعنی سے علیؓ ان کو حضرت علیؓ علیہ
سے ایک نام کی رحمت در
مشابہت ہے۔ اور یہ ہے کہ
نے حضرت علیؓ علیہ السلام سے یہ
بنفہ میں اور ان کی رحمت کی
پر ہمتوں کے نام ہیں اور نہ ان کے

فِيهِ كَمَنْ يَرَىٰ رَيْبِي الْبَاقِيَّةُ
يَكُونُ كَمَنْ يَرَىٰ الْبَاقِيَّةُ
كَبَرْتَهُ أَصْدَرِي حَسْبِي
كَزَلْتَهُ بِشَرِي كَمَنْ يَرَىٰ
يَكُونُ كَمَنْ يَرَىٰ الْبَاقِيَّةُ
فِي قَدْحِي مَقْرِي يُقْرِئِي

بَدَّ مَيْسَرِي فِي وَطْنِهِ خَيْرٌ مِّنْ هَٰؤُلَاءِ
شَكَتَنِي عَلَى كَيْفِهِمْ نَكِي

سنت عیشی حبیبہ سلامت اس قدر
نجست کی کہ اس کو اس رشتہ تک نہ پہنچا

کہ وہ اس درجے کے ہو ہی نہیں سکتے

۱ مشکوٰۃ باب مذقہ علی

تھا یعنی ان کو نہ ایسا نہ ہو یہ ناویار

اس حدیث کو حضرت مولائے کائنات بننا بعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا
کے بعد یہ خود یہ ارشاد فرمایا کہ میرے ہار سے ہیں وہ اگر وہ ایک نوجوان ہیں گے ایک مذکور
نجست میں تھے اس حدیث پر حدیث گئے۔ یہیں تک کہ میں نہیں پہنچا ہوں اور ایک حدیث
کو میری دشمنی اس بات پر کہ وہ اسے کی کہ وہ ایک پر تہمت لگائے گئے۔

پہنچا یہ مولائے کائنات کہ رشتہ صرف پور ہو گیا کہ رشتہ جوں سے سنت
علی کی محبت میں اس قدر ہو گیا کہ ممدنا اللہ ان کو بیوں سے نفسی سنت لگے اور
نارنجیوں سے سنت علی سے یہ دشمنی کی کہ ممدنا اللہ ان پر رشتہ علی کی تہمت لگائے
گئے۔ (معاذ اللہ)

سنت علی مرتضیٰ بنی زہرا علی امتہ تعالیٰ ممدنا سنت بنی زہرا سے
ایک ہمدانی نام میں مشہور ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک دن سنت بنی
زہرا ایک بونی گوشت در دور دیں گے کہ حضور علیہ شکوۃ و سدر مکمل بارہ ہفت روز
میں ان کو جوئی رتومت دے گئے اس حدیث کو کہاں فرما کر رشتہ فرمایا کہ اسے سنت ہمدانی
تم اس حدیث کو اپنے گھر میں سے کر چلو۔ چہر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت
سیدہ زہرا کے مکان پر رونق فرمایا کہ فرمایا کہ یہی اس حدیث کو کہو جو پہنچا سنت
بنی زہرا سے حدیث کو کہو۔ تو سب گھر والے یہ دیکھ کر حیرت رہ گئے کہ وہ حدیث روایت
در بروٹیوں سے باطل ہے اور جوئی رتومت ہم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کافی رات چلا۔ سے پیش، یہ سب تمہارے سے ہیں

سے آیا!

یہ سن کر سنت بنی زہرا رشتہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقطع کیا کہ

مَنْ يَنْتَظِرْ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

یہودیوں کی طرف سے آید
سب سے پہلے کو پناہ دے گی

روزی دیتا ہے ۔

بہن، مسر، زمست حامی نے یہ غریب کا یہ نورانی چہرہ کی طرف دیکھا۔

اَللّٰهُمَّ رِنِّ شَرِّ مَجْتَبِيْ
برائی سے بچائی، خدا کا شکر ہے۔

سَمِيعًا نَسْتَعِينُ : کائنات

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَاۤىکَ سَبَدَهٗ بَنَاب

مردم کے مشہور درفش بنیاد۔

کیونکہ نبیوں نے ہی حق پر تہادست یک ہے مومن کے چہاں کو ایک گریہ کی بات ہے۔

مُسَوِّوْنَ سِتَارِ الْمَدِينَةِ النَّبِيِّ كَيْفَ يُرَوِّقُ مَنْ يَشَاءُ نَفْخُ حَسَبٍ ٥

چشم بفرستد عالم سے نہ تیرا نہ برائے تیری آفتاب است و زمین در آغوش بیت کویت کوی فر

کر یہ شہادت میری ہے کہ میں نے اس شخص کو جو کہ میری خدمت میں آئے ہوئے ہیں اور جو کہ میری خدمت میں آئے ہوئے ہیں

روشنی و رنگین است و در تمام اجسام و اشیاء موجود است و در تمام اجسام و اشیاء موجود است

دوسرے مسکنوں کو کہیں

تتمتع برفاهية

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے تم کو نہیں چھوڑا ہے۔

کے لئے کہیں کوئی اور

درامات کا چہرہ ہونے لگا !

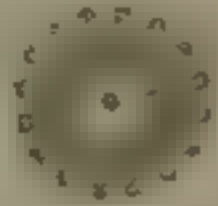
بہارِ سلامت کی راہِ علم کن، عینِ رقی و مددگار بن، جو چاہے سلامت یابی اور رست

۱۰۰

وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا !

[illegible]

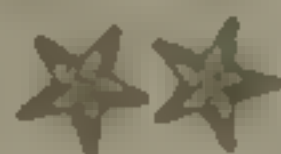
مہر سے اس غرن و صبح و رخت پر ہو رہی ہے جس طرح آفتاب صفت غنہ راہ ہے
 انور کے ساتھ عالم آشکار ہو کر رہتا ہے رند اوندہ قدوس ہم کو در آپ کوں کے تہا ہے
 کی معرفت و عتیدت در خفا مراتب کی توفیق ہے رفیع عطا فرمائے (آمین)
 و عاقلین لا البسراغ و صل اللہ تعالیٰ علی سائر الخلق
 الحمد و الہ و مستحبہ اجودین



اسباب زوال

سب کچھ اور ہے تو جس کو تو دیکھتا ہے

زوال بڑے مومن کا ہی سے نہیں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

اَللّٰهُمَّ ذِیْ الْقُدْرَةِ الْعَظِیْمَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُخْبِرُ بِكَ مِنْ تَمَیُّزِ الْفَعْلُوْنِ وَ

تَضَعُوْنَ عَنِ الْاَمْنِ وَتُوْمِنُوْنَ بِاَمْرِ وَلَوْ اَمِنْ اَنْفِیْ

رَبِّیْكَ مَنْ خَیْرٌ لِّمَنْ یُّؤْمِنُ وَرَکَّعُ اَمْسِیْ

(آمین)

مذکورہ آیت اسباب سے پہلے پڑھنا اور دوسرے کے ایک شکاف نمود

سے بہت حد تک دنیاوی و دنیوی اور سنی و شریعتی پر کر لینے اور بند

کرنے پر پڑھنا اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ وصحبہ

وبارك وسلم۔

پچائے اور جسے گاہ کو زینت دے۔ اسی طرح بلب کی جتنی دراں کی موجودگی کا یہ مقصد
 سب سے زیادہ روشن ہو کر ساری جمہور میں اچھا پسند آتا ہے۔ اسی طرح ایٹم پر آکاہی
 اتنی مقصد سے رکھی گئی ہے کہ ہر ایک ان کے پان کی پکی ڈالتے ہیں۔ ہر فرد میں گندہ دور
 شرب نہ ہونے پائے۔ اب نہ ہر سب سے کہ جب تک شاہیانہ بلب، اور کھدیں اپنے
 مقصد، جو کو پراکرتے رہیں گے ان کی قدر و قیمت باقی رہے گی۔ اور حیرت یہ پیش
 موجودگی کی غرض و شایستگی نہ رہیں گے تو ان کی قدر و قیمت یقیناً بہت کم ہو جائے گی۔
 جو پچائے کی صورت کی شہرت و شہرت ہی ہوشیور دی جائے گی۔

مثلاً کے طور پر اگر شہر میں نہ چھٹ پٹ کر چھٹے دل کا ڈھیر بن جائے۔ اور پٹی غرض
 و شایستگی اور اسے ذلیل و خوار کو کاٹنے اور پراکرتے کے قابل نہ رہے۔ نہ وہ خوب دور
 شہر سے پچائے۔ نہ جسے گاہ کی زینت بننے کے قابل رہے۔ تو یہی شہر نہ رہے گی
 قدر و قیمت کا یہ سام ہے کہ ہم اس پر کافی رقم خرچ کر کے اس کو اپنے دل کے سپر
 تیکہ دیتے ہیں۔ اس کی قدر و قیمت اس قدر چھٹ جائے گی کہ ہم اس کو نہایت سہارے
 ساتھ پیٹ پیٹ کر کسی پرانے مکان کی دھبی دھبی میں ڈال دیا جائے۔ جہاں اس
 سے زیادہ اس کی قدر و قیمت نہیں ہوگی کہ اس میں چوہوں اور چھپوٹوں کا رانی ملے۔
 یہ مجید دل کی بات اس کے لیے کہ ساری بجائے گی۔ اور تیار کردہ گولہ اس کے لیے
 کہ ہر سب سے کہ دراں کی شہرت کا کوئی انتہا نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح
 یہ بلب ہیں جو ہم سب سے نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر فیور ہو جائے۔ تو ہم اس کو نہایت
 قدر و قیمت کے ساتھ رکھیں گے۔ ڈھیر پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ وہی آکاہی ہے
 نہایت غرض کے ساتھ ہی ہمارے مشاغل کے چھوٹی بے شہرہ ایٹم پر پچائے یا باقی رہے۔
 اگر اس کے پیچھے سے ہی سوراخ ہو جائے۔ اور یہ فرش کو گندہ کر دے تو دراں
 اس کو اسٹیج سے اس کے اندر ہی جگہ رکھ دیا جائے۔ غرض اس کی ہزاروں شاخیں ہیں
 کہ سب سے ہی کوئی چیز اپنے مقصد و وجود اور اپنی جتنی کی غرض و شایستگی کو دینی ہے
 تو اس کی قدر و قیمت چھٹ جائے۔ یا اس کی ختم ہو جائے۔ اور اس کی شہرت

کا کافی اہتمام نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک ایسی قیمت ہے کہ اس کو پورے نوٹس سے سزا دینا
 تو ہوتا ہے۔ پہلے ہی اس طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے پاؤں کی مانیوں میں شہاب
 کے متعلق نہیں | کہ ایک پوٹری فروش اپنی پیشید پر پوٹریوں کی گھڑی بنا کر پانچ سو روپے ایک
 پوٹری کے لئے اس کی گھڑی پر ایک سو روپے چار روپے اس کے لئے اس کے لئے
 ہے۔ پوٹری فروش نے نہایت تیز رفتاری سے ساتھ ساتھ دیکر نہایت سہجہ
 ایک ٹھکانہ اور مار دیکھے۔ تو پھر اس میں کیا بھی نہیں ہے۔ بسبب یہ تھا کہ پوٹریوں میں نہایت
 گھڑی نہیں ہیں۔ اس کی قدر و قیمت سب سے کم ہے۔ پوٹریوں کوٹ بائیں تو پھر اس کی گھڑی
 ہی نہیں رہتی!

سحر کے بال پاؤں ملے | ساتھ ساتھ بائیں بائیں کہ ہمارے ہاں کے ہاں سب
 ہمارے ہاں کے ہاں کی زینت بننے رہتے ہیں۔ اس کی
 قدر و قیمت کا کیا عام رہتا ہے؟ ہم ان باؤں کو ہاؤن سے دھو رہے ہیں۔ رہتے
 ہیں۔ کتنی کر کے ان کو سزا دے رہتے ہیں۔ ان کو بٹے، ٹوٹے، کٹے، سب سے
 رہتے ہیں۔ اور ان کی حفاظت میں مردہ کی بازی لگا دیتے ہیں۔ یہ سب سب
 کے بھی بال سب حجم کاٹ کر اپنے حوالہ میں رکھ لیتا ہے۔ تو ہر دیکھ سب یہ
 ہمارے ہی ہاؤن کے بال ہیں۔ مگر ہم ان بالوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ نہ ان کی
 کی کوشش کرتے ہیں۔ حجم ان باؤں کو کوڑے کچرے کے ڈیرے پر پھیلا کر اس سے
 ہر ایک کے پاؤں سے روک دے جاتے ہیں۔ اور ہم اس پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔
 اسی لئے تو اب ان باؤں کے اپنے مستند وجود کو کوڑا مار دے اپنے ہاؤن کو
 ادا کرنے کے قابل نہیں رہے!

حضرت کرائی! بہر کیف ان تینوں اصولوں کی روشنی میں ہمارے مذہبیت ہی نہ
 سوائے ہر مسلمان کے دل کی گہرائی میں ہر ایک سے رہتے ہیں۔ ہر دوسرا ہر ایک سے
 رہتے ہیں۔ بڑی سادگی کے ساتھ ان میں ہر ایک سے رہتے ہیں۔ اس میں کسی کو
 یہ بحث و تمحیص کی حاجت ہی نہیں پڑتی۔ پھر سوائے سب کے ہر ایک سے رہتے ہیں۔

وہ جو ہر دہائی تاحق کہ کفر کے دلوں کی دنیا میں زلزلہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور مسلمانوں کے
 کہ جو صلہ اتنا بلند ہو جاتا تھا کہ جب لشکر کا اپنی زبردست پہنچا رسک سے ڈر مسلمانوں
 کے سامنے نمودار ہوتا تھا تو مجاہدین اس میں غرہ تکبر کی مکار سے بے گشت ہو جاتے تھے
 پھر سے ہوئے اپنی تیر اندازی اور کشیدہ بازو کی کاہیہ منظر پیش کرتے تھے کہ

کہ فوج کٹر اگر پھر سے جھڑپوں کا لشکر تھا

تو پھر تیروں کی بارش بھی ابا بیوں کا لشکر تھا

نہ پانی دیکھتے والی تھیں نہ بے گئی آگاہی

کب اٹھی کب گری، کیسے پھری تیغ یہ گئی

گئی اٹھ کر چنی، چھین کر گری لوبے کے مندر پر

یہ مندر کٹ گیا، آلی ہوئی اب آگئی سپر

یہ تو دوسر کو توڑا پیرہ کا، صحت سے نہ

صاف سے "المندرز ہر سوزن بن خنق سے گئی

مگر افسوس! افسوس! کہ آج یہ انتداب ہو گیا کہ مسلمانوں کی قدر و قیمت نہ

ختم ہو گئی۔۔۔ ان کی سہولت و شوکت کی روح اس طرح فوت ہو گئی کہ ایک ہزار ہر

ذلیل و خوار قوم کے چند نو نوار غنڈے اپنی تلواروں سے سیکڑوں مسلمانوں کو زین بگون

کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ مسلمانوں کے ننھے ننھے بچوں کو ان کے ہاں پکڑ لیتے

کے سامنے انتہائی بے دردی کے ساتھ قتل کر ڈالتے ہیں۔ ان کے ہاں ہر مسلمان کو

تھانڈوں کی طرح لوٹتے ہیں۔ ان کے مکانات اور دکانوں کو غارت کر کے بے ڈاڑھتیاں

ان کی مسجدوں، مزاروں اور خانقاہوں کو توڑ پھوڑ کر ان کے شعروں کے خوراک

دیتے ہیں۔ ان کی مستورات پر ہاتھ ڈال کر ان کی حریت و ناموس کے پرچہ نشت کی آہیں

فنائتے آسمانی میں بکیر دیتے ہیں۔ قرآن مجید و مفسر و بیانی کی جوت کی جوت ہر

رکھ کو اپنے نایاب قدروں سے رندہ کرتے ہیں۔ عرصہ یہ انسانوں کی مذہبی و تمدنی

کے ایسے ایسے جہاں سوز، اور دل دوز، قہقہے، بلیس، کاف و پاش کرتے ہیں کہ چہرہ و

کرو یا در آسپ یہ اسوں کے کہ جب کوئی چیز اپنے منہ میں جو در پانی بہتی ہے
 کی غرض سے نہایت کہ بہ دوں رستہ کر دیتی ہے۔ تو یہ کہ بہتی ہے تو یہ کہ بہتی ہے
 باقی ہے در اس کی غرض سے یہ چھوڑ دی باقی ہے

بیادمانت صاف کنی سچے راہ دنیا میں مسکن کا نقشہ ڈیروں اور
حیات و بقا کی نعمت کیسے پہنچے؟

برادرانِ سید محمد اقصیہ کے جو ہیں ان سے ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان کی نسبت سے
سب سے پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے کہ ان سے کہیں کہ وہ ان کی خدمت میں
کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان سے کہیں کہ وہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں تو ان سے کہیں کہ وہ ان کی خدمت میں
کامقصد فرماں ہے۔ کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ
 لِّلنَّاسِ كَآلِهَاتٍ بِمَعْقُولَاتٍ
 وَكَذٰلِكَ يَكْفِيُ الْغٰفِلِيْنَ
 تِلْكَ آيَاتُ الْكِتٰبِ الَّتِي
 نَكْتُبُهَا عَلٰى لَوْحٍ مُّبِيْنٍ

دین سے آدمی بہترین امت ہے
 جو لوگوں کے لئے نازل کیا گیا ہے
 تم لوگوں کو کافی ہو گئے
 یہ اور بڑی بات ہے

ہو، اور تم اس شہ پر ایمان رکھتے ہو۔

۲۸۰ منتظر فی باب خبر مسلخوں کے ساتھ پانچوں مقامات پر جو درختوں کے ساتھ

کے ساتھ سن لیجئے!

شیر الہم | آخرت سب سے پہلے مختصر زندگی ایک مسکن سے ہے۔ یہ مسکن
یعنی بہتر این گھٹ مہربان ہے۔ یعنی مختصر رہتی پر آج ایک جتنی کوشش ہو
ہوئے اس مسکن کو اپنے تمام دلائل، فرائض و کردار رت روگن رہا سن تو میں سب سے
کے ساتھ اس طرح ملوث ہونا ضروری ہے کہ دوسری جگہوں میں جو فرائض
کے پورا نہ ہو سکیں، ان کے پورا ہونے کے لئے اس مسکن کی پیشانی سے
نور کے رستے پر اپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر لمحہ کی پیمائش کے ہر لمحہ
سے اس مسکن کی طرف سے ہر لمحہ ہر لمحہ پر ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ ہر لمحہ

در استقبالی کی نسبت مسکن کی احتیاجی وقتی زندگی کو یکجہ رتبے اختیار پکا رہے۔
 یہی وہی کرتے کہ واسطے تمام الرسل کے
 نفی پر ختم ہے نتیجہ انہم کی یہود ساری۔

برادران ملت انہم جو ایک مسکن کا سب سے پہلے در بنیادی مقصد تیار تھے
 سب اور یہ ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 خوشیوں کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 طرح ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 اتنی سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 ہوں یا انسانی وحدت میں زندگی کے شہر تیار تھے کہ خرفی محبت کے لیے
 ایک تیر جو یہ ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 کر کے تیر جو یہ ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 کا پرستار در مدنی تا بہرہ کی محبت میں مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 چینی مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 وسعت کو اپنی زندگی کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 متا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 فرمانبرداری در رسول مکرمل بت میں اس کے نماز و سیرت مقصد ہا تہم در ہوتا
 سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 آگ کے سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 متعین سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے ایک مسکن کا سب سے پہلے
 علاج غارت و بددہر کے کہ مسکن تیر و سیرت سے نالی اور شرف و کمالی ہی گیا
 عیادت و ریاست کسب و تجارت اور عبادت و سیرت رزق و مال صدق و متاع
 خوش ذوالجہاں غرض تمام اپنے اپنے نالی اور ایک ایک مسکنوں کی کتاب مستحق
 نہیں غارت و بددہر کے کہ مسکن تیر و سیرت سے نالی اور شرف و کمالی ہی گیا

دریں زنی پیرا ہو جاتی ہے کہ گویا پاپ کو ایک پھانسی پر لٹا دیا جیسا کہ ایک شرب
سب سے جو یہ کی موت چاک رہا ہے۔ اور میں اس سے بھاگ رہا ہوں۔

میں تو اس نے مسٹر انگریز ٹھکانے جو سب سے جنت پر اور اور سوچو کہ تم کو کیا ہونا
پہا بیٹے تھے۔ اور تم کی جو گتے ہائے ہائے انھوں سے

ہن گئے تھے شبیہ کی نقس کی تھیں

ہن گیا کیا ہا ہم سپے گئے کیا بنائے گئے

میں تو اس کی کہتا ہے کہ اس کی طبیعت ہے کہ مسلمان دروہ مسلمان کی درکت ہے

یعنی مسلمان قبروں میں پتے گئے۔ اور مسلمان جو نہیں رو گیا ہے!

ایک بیٹے کی بات! میں تو اس کی کہتا ہے کہ ایک بڑے بیٹے کی بات کہ تم کہہ

میں مسلمانوں کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ بیٹے ہیں۔ بیٹے نہیں کہہ سکتے۔ یہ ان کے بیٹے ہیں۔

کی روشنی کو یہ نہیں سمجھتا۔ اسی طرح اس کی بات کہ یہ نہیں سمجھتا کہ مسلمان بھی یہی رتہ

نہیں مارتے۔ کہیں نہ کہیں ضرور قرعہ در کرے گا۔ اور اگر یہ نہ سمجھتا تو اس کا بیٹا

یہ کمال ضرور دے گا۔ کیونکہ میں نے اپنے بڑے بڑوں سے یہ سنا تھا کہ مسلمانوں کے

بیٹے ان مسلمانوں کی تائید کرتے ہیں۔ یہ تائید ہے جو قرعہ در کرے گا۔ یہ تائید ہے کہ مسلمانوں

کی بات ہے۔ اور یہی تھی کہ اس نے دیکھا کہ میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کو یہ دیکھا کہ

نہیں کرتا۔

اللہ کر! میں تو اس کی کہتا ہے کہ یہ اپنے پانی بہا دیوں۔ یہ دیوں۔ یہ دیوں۔

مسلمانوں کی تائید میں۔ یہ تائید ہے کہ مسلمانوں کی تائید ہے کہ یہ تائید ہے کہ

یہ تائید ہے کہ مسلمانوں کی تائید ہے کہ یہ تائید ہے کہ یہ تائید ہے کہ

یہ تائید ہے کہ مسلمانوں کی تائید ہے کہ یہ تائید ہے کہ یہ تائید ہے کہ

نہیں کرتا۔

پہنائے اور جسے کہہ دینا اس کی طرح باب کی جتنی وراں کی ہو وہی کو یہ مختصر
 ہے کہ وہ روشن ہو کر ساری مجلس میں انجاء پیدا کرے۔ اسی طرح ایٹم کے ہر
 اتق مختصر سے رک گیا ہے کہ لوگ اس میں پان کی پک ڈالتے ہیں تاکہ فرشتے کو
 خبر نہ ہو نہ پائے۔ اب کیا ہے کہ جب تک شامیانہ باب اور کلام ان اپنے
 متنبہ و توجہ کو پر کرتے رہیں گے ان کی تو در قیمت باقی رہے گی۔ اور حیرت یہ رہی
 موجودگی کی غرض نہایت فن کر دیں گے تو ان کی قدر و قیمت یقیناً بہت کم ہو جائے گی۔
 ہو جائے گی۔ ورنہ ان کی قیمت نہایت بھی بھڑائی جائے گی۔

مثلاً کے طور پر کرشمہ یہ ہے پٹ پٹ کر چٹھیل کا ڈھیر بن جائے۔ اور پٹی منس
 و نہایت دراپتہ و پینہ و توجہ کو کاغذ پر لکھنے کے قابل نہ رہے، نہ در جوپ در
 شہنم سے بچائے، نہ جسے کہہ دینا اس کی قیمت ہونے کے، نہ رہے تو یہی شہنم سے ک
 قدر قیمت کا یہ سام ہے کہ ہم اس پر کوئی رقم خرچ کر کے اس کو اپنے رول کے پر
 کر دیتے ہیں۔ اس کی قدر قیمت اس قدر کمٹ جائے گی کہ ہم اس کو نہایت کم قیمت سے
 ساتھ پیٹ پٹ کر اس پر اسے منس کی دقتی نوی کوٹھڑی میں ڈال دیا جائے۔ یہاں اس
 سے زیادہ اس کی قدر و قیمت نہیں ہوگی کہ اس میں چوب و اور چھوٹے رول کا راجی مل جائے
 یا دیگر رول کی بہت اس میں پیپ کر ساری بھاسے گی۔ اور تھیک رول کا رول اس میں بٹھ
 کر برساتی ہو جائے گا۔ ورنہ اس کی قیمت نہ ہوتی تمام نہیں کیا جائے گا۔ اسی لئے
 یہ باب اس کو بھر بھراں بننا کر رہتے ہیں۔ اگر فیہ تر ہو جائے تو ہم اس کو نہایت
 قدرت کے ساتھ لے کر کورڈس کے ڈھیر پر چسک دیتے ہیں۔ یہ رول ہی ان کے لئے
 نہایت مناسبت کے ساتھ۔ در مشائخ کے چھوٹے ہریشہ ہریشہ پر بٹھا یا جاتا ہے۔
 اگر اس کے پینہ سے ہی صورت ہو جائے۔ در یہ فرشتے کو گندہ کرنے کے لئے تو لڑائی
 اس کو اس سے جدا کر دیا جائے۔ غرض اس کی ہر رول میں یہ
 کہ بہت ہی کوئی چیز پینہ و توجہ اور اپنی جتنی کی غرض نہایت کوئی شے کو دیتی ہے
 تو اس کی قدر قیمت کمٹ جاتی ہے۔ یا اس میں ختم ہو جاتی ہے۔ ورنہ اس کی قیمت

کا کافی اہتمام نہیں کیا جاتا۔ یہ ایک ایسی قیمت ہے کہ اس کو پورسٹ ٹو بورتس اور
تو ہوائی ہسپتہ بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے پاؤں کی مانیوں میں نہ ہونے
کو مانی نہیں | کہ ایک پوٹری فروش بیٹی بیٹھ کر پوٹریوں کی گھڑی رہا کرتی ہے ہر ایک
ڈکونے اس کی گھڑی پر ایک ٹھوڑا روپ چار کو اسے بول: اس میں کیا
ہے؟ پوٹری فروش نے نہایت متانت کے ساتھ جواب دیا کہ صاحب! اگر آپ
ایک ٹھوڑا روپ دیجئے تو پھر اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ مساب یہ تھا کہ پوٹریاں سب ایک
ٹوٹی نہیں ہیں۔ ان کی قدر و قیمت ہے لیکن اگر پوٹریاں ٹوٹی جاتیں تو پھر ان کی قدر و قیمت
ہی نہیں رہتی!

سہر کے بال پاول ملے | سنت: کون نہیں جانتا کہ ہر سہرے میں سہرے کے بال سب
ایک جہاز سے ہر سہرے میں کی زینت بنے رہتے ہیں۔ ان کی
قدر و قیمت کا کیا عام رہتا ہے؟ ہم ان بالوں کو ہاون سے دھوئے ہیں۔ تین دن سے
ہیں۔ کٹائی کر کے ان کو ستوار سے رہتے ہیں۔ ان کو جیتے، ڈٹتے، اگر سے بچتے
رہتے ہیں۔ اور ان کی غفلت میں سر دھڑکی بازی لگا دیتے ہیں۔ لیکن ہر سہرے میں
سہرے ہی ہاں جب حجام کاٹ کر اپنے دریاں میں رکھ لیتا ہے۔ تو باوجودیکہ اب بھی یہ
ہر سہرے ہی سہرے کے بال ہیں۔ مگر ہم ان بالوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ نہ ان کی زینت
کی کوشش کرتے ہیں۔ حجام ان بالوں کو کوڑے کچرے کے ڈبیر پر پھینک دیتا ہے۔ وہ یہ
ہر ایک کے پاؤں سے روندے جاتے ہیں۔ درمیان میں ایک پر کوئی فیس نہیں بڑھائی
اسی لئے تو اب ان بالوں نے اپنے مقصد و تود کو کھو دیا۔ اور اپنے ذلت و حق کو
ادا کرنے کے قابل نہیں رہے!

حضرت گرامی، بہر کیفیت ان تینوں سوالوں کی روشنی میں دور رس کے منہایت ہی بڑے
سوال و پرسوں کے دل کی گہرائی میں نہ اٹھاتے رہتے ہیں۔ بلکہ دونوں کا کٹا ہوا ہی رہنے
رہتے ہیں۔ بڑی آسانی کے ساتھ اس طرح حل ہو جاتے ہیں کہ اس میں کسی غور و فکر
یا بحث و تمحیص کی حاجت ہی نہیں پڑتی۔ پہلے سوال تو یہ ہے کہ ان دنوں میں

ہاؤنی رو جیہی کی اس کے تصور سے کاپی انتہی ہیں۔ مگر مجاہدہ و پیر مسلمانان تو مومن ہیں
 کے توفیق میں سب سے خیریت یافتہ ہوتے ہوئے یہ سب سے زیادہ حق و باطل سے
 وینتہ رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کے ہاؤنی میں پر اپنی ہمت کی پیشانی
 کو جس طرح کہتا ہے سب سے مگر نہ تو اس کو خود یہ کوئی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیر
 میں اور ہوشیار رہتی ہو کہ اس کے لئے خود کو بھرنے کے ساتھ جو بدین کران
 میں اس کی ہاؤنیوں کو دے۔ اور نہ ہی اس کی ہاؤنیوں کو دے۔ اور نہ ہی اس کی ہاؤنیوں کو دے
 زندہ رہنے کے لیے۔ اور نہ ہی اس کے دو ہاؤنیوں میں ہوتی ہاؤنیوں کا سامان کرنا
 نہ اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 اپنی آتشیں فوجوں سے اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 مصلو میں کو اس کے لیے تمام سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور
 قوم مسلمانان کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 اس کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور کوئی اور
 ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے
 ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے ہی اس کی ہاؤنیوں کے سامنے

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

سب سے زیادہ

مہر شقی و غناری کا دو بیہوشی کی گرم بازوئی، اللہ و رسول سے اخراج و درویشی و
 مذہب سے بیزارگی کے سیدہ بون سے مسیحا کوئی و غنایک کی طرح ہمارے ہر
 کے ایسے کہ سے مترواں میں غنایک کرو، سب سے غنایک کی بی بی اس سے پند و مانعیت ہے
 ہائے افسوس! وہ مسیحا جو غنایک ہم، اس کی آفت و غنایک سے سب سے غنایک ہے
 وہ بدترین ہوگی، جو غنایک سے وہ غنایک بن گیا، جو اس کی غنایک وہ، وہی سے غنایک بدترین
 گیا، اسے غنایک بن! اسے، اس بن ہوا! کیا غنایک غنایک سے غنایک سے غنایک سے
 مثال بی بی قہاری غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے
 مشرق سے کہ سے

شور سے ہو گئے دنیا سے مسیحا بن ہو
 ہر یکتہ ہیں کہ غنایک ہیں مسلم ہو ہو
 تم ہو غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے غنایک سے
 یہ مسیحا بن نہیں دیکھ کے غنایک سے غنایک سے

یوں تو سیدہ بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 تم غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو

ایک انگریز مفکر کا جواب | غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو

غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 دیا کہ اس کو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 اس سے کہ کہ غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 ہے کہ غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 میں۔ اور یہ اجی چاہتا ہے میں، مسیحا بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 سے غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو
 جس پہ آتی کل کے مسیحا بنی ہو غنایک بنی ہو غنایک بنی ہو

درین روزی پید و بانی است کہ گویا پاپ و یک پیمان بدشت و بر بریت و یک شری
 است و چوئی در دلت پاک رہا ہے۔ درین کی ست تباہ رہا ہوں۔

مسلانوں کی یہ مسیحا شریہ منکر کے جو بسے بہت پروردگار و سچو مسلمان ہوں
 چاہیے تھی۔ در تم کی ہو گئے ہائے ہائے نسوں سے

ہن گئے تھے شہیدین کے نقش کی تھیں

ہن کیا کیا دہم سپت گئے کیا بنائے گئے

مسلانوں کی کہا ہے کسی ل جیت سے کہ مسلمان در کور و مسلان در کتاب

یعنی مسلمان قبول ہیں جیت گئے۔ در سوم کتاب میں رو گیا ہے!

مسلانوں کی کہا ہے کسی ل جیت سے کہ مسلمان در کور و مسلان در کتاب
ایک بیٹے کی یاست اور خوش نہیں رسکتا رہا ہے۔ کہ کور و صاحب

میں مسلمانوں کو سودا دینے میں کئی ہیں و بیش نہیں کرتا۔ لیکن مجھے میں من سوتا
 کی مدد تھی کہ تھی ہے۔ اسی طرح ہے اک بات کہ تھیں تھی کہ مسلمان کئی ہیں کہ رقم
 نہیں مار سکتا کہ کئی نہ گئی ضرور یہ رقم در کور سے کہ در کور یہ نہ گئی تو اس کا بیٹا
 یہ نہ گئی ضرور دے گا کیونکہ میں نے اپنے بڑے بڑے سوں سے یہ گئی کہ مسلمان کے

بہتر ہیں ان مسلمان کی کہ زمین رہ نہیں پڑتے کہ در کور رہ کر رہا ہے۔ یہیں آتی مسلمانوں
 کی پابندی۔ در ہر دینا تھی کہ ان دینا کریں کہ کور و مسلمان کو کور و سود دینا کر

نہیں کرتا۔

تہا کہ مسلمانوں کی کہ بتا دیا ہم سے پانی بہا دیں کہ یہ دینا تھی کہ مسلمان
 مسلمان کی کہ تھیں مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و
 بھی کہ تھیں مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و
 در کور و مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و مسلمان کی کہ کور و

افسوس۔ صد ہزار افسوس! سے

برادرین سدوم، سنی طرح کرتی تھی بزرگم کی مقدس زندگی کا اتنا عذر دے تو نہیں ہی
 سہائے کہ ہر سنی بنی سے اپنی سیاست کے آخری محاسبات تک ہر بالعمدہ وقت و تہذیب و شریعت
 کے فرائض و دُرُت ہوئے دنیا سے آخرت کا سفر کیا۔ بتدکیر، مسکنوں میں موت پر
 مجھے حسرت تھی، مومنین ذرّاتِ عالمِ ربّی میں اتنی کمی تھی کہ آخری زندگی کا ایک لمحہ یاد کیا۔
 جس کو سن کر دل تڑپ جاتا ہے !

حضرت آپ نے بارہا اس کے رسم سے شکر کیا
 امر بالمعروف و نہی عن المنکر موت پر | کہ امیر المومنین حضرت ذرّاتِ عالمِ ربّی میں اتنی کمی تھی
 اس طرح شہید ہوئے کہ بین محاسن و مہربانیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و
 رعبہ سے ایک زلی شقی ہو گئے، فیروز و زہرا سی ہونے آپ کے شہد بزرگ میں نہ
 مارا، لوگ میرے مومنین کو مسیحی سے کہہ کر کشتہ خیزت میں رہے، یہ سب سے کہہ
 کا ثبوت پایا۔ تو وہ انہوں سے نکل کر باہر گیا۔ پھر دوسرے پادشاهوں کی فتوں سے بہرہ
 قرار، اس کے بعد طیب نے کہہ دیا کہ اسے میرے مومنین، آپ بے بیعت نہ ہو کر ایک
 اب آپ کا صریح غیر ممکن ہے۔ ورنہ آپ کا آخری وقت سب سے کم رہے مومنین، بیت
 قرآن کے لئے ہیں، فی سبیل اللہ ایک صدیقی جو ان کو آپ سے دیکھا کہ ان کا تہذیب و
 سے نیچے زمین پر گھسٹ رہا ہے، آپ اس حالت میں بھی ایک مسلم جو بت کی تھی
 خرافات و شرک و بت کو بڑھت نہیں کر سکے، باوجودیکہ انہوں کی ملکیت سے ہوں پرم
 آپکے لئے مگر اس حال میں بھی ہر معصوم و بے گناہ کم نہیں ہو، کہ آپ سے الگ ہوتے و
 مخاطب و ناکر اس طرح ارشاد فرمایا کہ۔

مائی سے میرے بیٹے، اپنے پاس
 کوئی توں سے اپنے پاس سے کہیں
 کہنے سے تیرے کہنے سے بھی نہیں
 رہا، نہ اسے نہ اسے نہ اسے
 اور تو اپنے رب سے کہہ دے کہ

يَا بَنِي آدَمُ خُذُوا زِينَتَكُمْ
 فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلِّ مَأْكَلٍ
 وَكُلِّ مَسْكَنٍ

بخاری ج ۱، ص ۱۰۰

بن جائیگا

میں نے اب یوں دیکھ لیا آپ کے سنت ذوق غنیم کے بہت معروف کا ہند بہ ؛
کیونکہ نہ ہو : کہ یَا مَرْوَنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اب یوں کہ مستعدیاست در ک
کی زندگی کا ایک ہم نہ سب ہیں سب سے

نہی نہیں المشرک | چاہے ہر دور میں اب سب سے مومن کے عقیدت کی تیسری تری
یعنی یَا مَرْوَنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کی کہی کہ تجلیات دیکھ لیتے۔ اپنی
باتوں کے مومن بہت معروف ہے درجہ کی باتوں سے من کرنا یہ نہی مومن کے لیے
تین تین باتوں کا حکم دینا مومن کی تہی بہت مستعد ہے۔ اس کی تہی باتوں سے
روکنا ہی مومن کی زندگی کا ایک بہت سبب العین ہے یہی وہ ہے کہ ہر آپ سے
یہ حدیث شریف سنی ہوگی کہ۔

مَنْ تَرَى رَجُلًا مُنْكَرًا
فَيُفَسِّرُ لَهُ بِرَأْسِهِ
شَوْ يَسْتَعِدُّ فَيَسْتَبِيحُ
مَا بَعْدَ ذَلِكَ حَبْلًا
مَعْرُودًا مِنْ رُتْبَتِهِ

یعنی تم میں سے جو کوئی کسی بڑی کو دیکھے
تو اس پر ہم سب سے کہ اپنے ہاتھ سے روک
دے اور اگر تہی کی تہی نہ ہو کہ اپنے ہاتھ
سے روک لے تو اپنی زبان سے منع کرے
وہ اگر یہ بھی نہ کرے تو وہ کم ہے اس
بڑائی کو اپنے دل سے برا سمجھ کر اس سے
بیزاری نہ کرے۔ اور اگر کوئی اتنی تہی نہ
کر سکے تو پھر سب سے لوگ اس کے دل میں رہی
کے واسطے کہ برابر بھی زبان نہیں بستے۔

حکایت : حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ باتوں کا حکم دینا درجہ کی باتوں سے من کرنا یہ
درجہ کی باتوں سے ایک بہت بڑا شہد ہے کہ یہی وہ ہے کہ اس سے
میں بہت زبان کر کے نہ دے تہی کی تہی بہت تہی تہی پر نہ تہی تہی کی
کر تہی کو کہ مومن تو مومن کی رہا تہی کے سینوں میں تہی تہی سے زیادہ سخت

أَكْثَرُ تَقَرُّبُونَ :

بہت بوسہ کر کے کہتے ہیں
کی ملاوت کرتے ہو۔ تو کیا تم لوگ

اپنے اہل خانہ کے لئے

11

برادر نہ میت۔ دیکھا آپ نے غم و اندھن اور جہاں کے تہ و بہرے کو تو میرا ہوا
وہاں تو خیر در تکی کا حکم دیتے ہیں۔ مگر خود میری تکی کے کاموں سے رہتے
ہیں۔ نہ کوئی انداز و رت و قیوم ہے نہ جبر و قویۃ فرماست ہرے سے نقش و رنگ
جیسے ترنہ ہوں کے ساتھ مور دقتاب فرمایا۔

اک سفار انہیں کہہ کر گویا کہ ہے کہ وہ خود اپنی پہنچے نہیں وہ نہیں کہ شہادت
 کی قسم کے مطابق درست کہیں۔ وہ بخاری شریعت کی اس حدیث پر نہ کہیم کہ بہت
 ہی بہت نیک ہے کہ سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داریاں کہ قیامت کے دن
 ایک شخص جہنم میں اس ویسا ہوئے کہ درودہ اس جہنم میں چکی پینے ہوگا اس رشتہ
 گھر سے چکی چور یا کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر کہہ دینی داک کے پاس آئیں گے وہ اس سے
 کہیں گے کہ اسے فدا کرے تو جی جہنم کے دروازے پر ہیں بہت سے یہ کہہ کر تو
 وہ شخص سے کہ دین میں تو لوگوں کو اپنی باتوں کا حکم دیا کرتا تھا کہ وہ جہنم سے
 منع کیا کرتا تھا تو وہ شخص یہ جواب دے گا کہ۔

بینی میں رکوں و تو آپس باتوں

کامیاب و زیاده‌دین می‌خواهید که

نیکوکاران و شایسته‌ها را در میان خود

باتوں سے منع کرتا تھا۔ مگر میں خود

ان برسوں کو کہیں کوئی نہ تھا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دَرْ اَفْعَالُهُ وَ اُنْصِي عَنْ

تَمَنِّكَ وَافْعُهُ -

1900

مگر فیس برائے کئی تو یہ وہاں ہے کہ بیش تر یہ درد نہیں ہے، بہت کم
 درد و غمیت کی جتنی سے درد سے ذہنوں کو اس قدر بدلتا دیکھتا ہے کہ تو اس

دوس کی پرتوؤں کی گونگ کر زبان کی استغنیٰ تو زبان حال سے گناہور کہہ دیتے
ہیں کہ سے

و غور ہر رشتہ دہی تہہ ریاست و پاسبان ہی ہے۔

آنکھوں میں سرور عشق نہیں پہرے پہنچا ہوا نور نہیں

بند تیرے صاف نہ دیکھتا تو ہوا و کرب و غم کی کمی نہیں جو اپنے متک
سے ہزاروں روپے کا بیٹہ ہیں غائب ہو کر آئے تو کس سے ہزاروں روپے کا سے
وہ نہ ہوا تھا کتنی مومن اور نہیں نہایت دوست نہ بیہوش۔

نہایت سنا ہے ایک مودوی صاحب بہت ہی شش بین و غم
تھوگس کا روپیہ | تھے روز بہت ہی مال و رعایت مانی تھے۔ دن بھر کہہ رہی

بیٹے روٹی و روپے توڑتے رہتے تھے۔ ان کی بیوی جب ان سے کہتی کہ نہ اس کے
سے کہہ کر بیٹے تو نہایت رنجیدہ تھے کہ روپیہ روٹی میں وہ باکس نہیں ہوا کہ میں
کر پانچوں تو اپنے تھوک سے ہزاروں روپے کا کہہ سکتا ہوں ایک دن بیوی نے بل
کہہ دیا کہ غم نہ رہیں تم سب نہ کہہ پتہ تھوک سے ہزاروں روپے تو کہا ہوا کہ سو ہی
روپیہ کا کر دیکھ دو تو ان دنوں میں کہہ دیتی تھیں کہ سب کس ہوا روٹی میں تو یہی سمجھوں کہ

کہ بقول کسی شاعر کے ہے

مے شہر گڑبانگ تو ان میں کیا تھوہ ہے۔

بناب شیعہ تو اکثر ادا دیتے ہیں سب پر کی

بیوی کا یہ ذات گور دیتے وہاں تھوہ گن کر مودوی صاحب جہیز لگے۔ ورنہ بیٹ
پٹ پٹ سے کر دیا کہ تھوہ لگے۔ ورنہ سب سے سیکڑوں میل دور ہوا کہ مودوی کو پتہ
ہو نہ کہ وہاں ایک ہمیشہ ورنہ نہیں ان پہن کر ایک چھوٹے سے گاؤں میں شیخوں
کی مسجد میں تھوہ دینے کی ذمہ داری لے لگے۔ مسجد میں تھوہ دیتے۔ مومن صاف
رہتے۔ پناہی نہ تھے یہاں سے اور روزانہ شیعہ سے ہی کہتے کہ ہائے انسان
نے کہہ کی نہیں پڑی۔ ہر حال میں ہر گز ورنہ میں مسجد میں تھوہ دیتا ہوں پانی

۱۔ حالت ناچر و پیٹ ڈکرنے کے لئے ایک دن بڑا رست نامہ بند دئی گئے۔ وہ
 مکتب میں جا کر باقی سے امت۔ سب پڑھنا شروع کر دیے۔ مڑوں میں سے سو گئی۔
 وہاں نہیں پڑھا۔ غرض ساری بستی کو پورے پڑا ستمیوں دیا کہ مسجد کا بند رہی ہوگی ہی
 جاں بستی دراز دیہاتی ٹوڑ پٹہ رستہ ایک دن باطل پائے کی فز کے بعد
 عدلیہ کر دیا کہ سب وہ ٹھہرائیں میں آج دھت پڑھوں وہ پنا پچھت پھر پڑھتا رہا۔
 شہر بیان تھر تھر تھا ہی پندہ منٹوں میں اپنی کشش میں درتہ برکی روانی سے سائے
 کو توجہ تپا دیا۔ منقلب و مناسبت میں کرتے کرتے ایک دم بڑا ہییت کے مناسبت
 پردوں پر دینے والی تھر تھر دی۔ تو سامنے سے دوستوں سے آگے آگے ہیں است پست ہوئے
 درجہ دئی صاحب منہ سے جیت پٹ دتم سے کو در فرشتے پکڑے تو نے رنور تئی
 "پہر رموی" کے لئے گئے۔ سامنے تیران ہو کر دیا منہ کیا رہنے دئی صاحب
 نہایت سے جہد تھا سیت کہ یہ کیا معنی ہے؟ کہ آپ بیٹے جاں نور رست بہ ہیں
 اتنے بڑے مقتدر عام ہوئے کہ بڑے بڑے قیل و قیل ہیں آپ کی گردنوں پر ہاتھ لگتے
 ک سوال کو سن کر بندہ دئی صاحب ہیں، رکر دوتے سے نور کہا کہ جیڑا تہر تہر
 بستے ہی ہو کر میں تہ بڑا باطل تھا مگر آئی رات۔ سب میں خوشنود سے متیب۔
 "نہ دئی پڑا کر سو یا تو خوب میں منہ سے ہی کل کی رت نیسب ہو گئی۔ ہوا نے رات
 نے بھرتے خوش ہو کر فرمایا کہ "مٹھنے کوں پنا پنا ہیں نے پنا منہ کھول دیا تو منہ سے
 علی سے میرے منہ میں اپنا لعل اب دہی قراب دیا۔ میں ایک دم میں سینہ کھل گیا۔ درہن
 دمزدن میں تمہارے ہون و ہون کا ہر ہون گیا یہ کن کر پنا رنوع میں ہوں۔ یہہرموں کہ کر رنور
 روتے لگا۔ درہن شخص پنا بیتہ کوٹنے پینے لگا۔ گشتوں مامہ ہوتا رہا یہ ایک شتمی
 نے مٹھی کیا کہ بندہ دئی صاحب والہ آپ بڑے ہی خوش غیب میں رہتے ہیں
 نے آپ کے منہ میں اپنا لعل اب دہی ڈال دیا۔ سب خدا پیہ آپ نہ وہاں گئے غرض
 پنا لعل اب دہی ڈال دیا۔ تاکہ جو رستے شہر لئی غیب میں رہا ہو جائے۔ بندہ دئی نے تڑپ
 کر کہا کہ ہرگز نہیں۔ میں یہ حق منت میں تم لوگوں کو اس سادہ سے روز تیر نہیں رست

ہاں اگر کوئی صاحب ایک سو روپیہ خدمت توئی کی نذر و نیاز کا پیش کئے تو میں اس کی
یہ تمنا پڑی کہ وہ یہ سنت حق کو سب ایک ایک سو روپیہ لے کر نہ ہو سکے
جس قدر حق صاحب ایک سو روپیہ لیتے۔ اور یہ کہتے کہ تمنا کہو لو وہ صاحب جوئی
پیش کر تمنا کہ تیرے بندہ حق صاحب پوچھتا ہے تو کہ اس کے تمنا میں "آخ" تو کہہ کر
تو کہ دیتے۔ حق صاحب تو اس کے سب کے تمنا میں تو کہہ کر اور ہزاروں روپیہ لے کہ
رست کی تار پٹی ایک پٹ سے پڑت ہو گئے۔ اور تمنا میں اگر توئی کی شہاب بیوی کے
قدموں پر اس رہا کہ وہ تیرے بندہ کہ تو میں کہہ کے اندر قوت ثابت نہ رہے کہ کہ تمنا
کہ تو کہ یہ صاحب حق صاحب سے تو کہ کی کہ کہ یہ کہ کہ توئی کے کہ کہ وہ کہتے؟ تو
توئی صاحب نے اپنے بہا، آپ کی پوری جوانی سنائی۔ داستان میں کہ جنت جنت
بیوی و شوہر پٹ ہوئی در کہنے کی کہ وہ توئی صاحب! اب یہاں کی کہ کہ توئی سے

بہت باریک بین و منہ کی پڑی

در باطن کی کہ شہ شہ عشق و کرمات کی کہ کہ

تو یہ رہت ہو بھیس بنا لیتی ہے۔

شہ شہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ

شہ شہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ رہ

بات کہ تو کہنا ہی پڑتا ہے

ہر چند ہو مشدہ حق کی شہ شہ

نہی نہیں ہے بادہ و ساغر کے بغیر

نہی نہیں ہے بادہ و ساغر کے بغیر

در و در در در در در در در در در در

محمد و بارک و سلمو

نہی نہیں ہے بادہ و ساغر کے بغیر

نہی نہیں ہے بادہ و ساغر کے بغیر

اب چوتھا اور آخری مقصد بھی لیجئے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ **وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ** یعنی اللہ پر ایمان رکھنا۔

حضرات! "ایمان باللہ" یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھنا یہ بات ایک نکتہ سا جمعہ ہے مگر اگر غور کیے تو پورا اسلام اسی ایک نکتہ ہی کا یہ ہے کہ اللہ کے لئے کہ اسلام کے تمام مقصد و اہل کا محور اور دار و مدار اسی ایمان باللہ کی حقیقت پر ہے۔ رسولوں پر ایمان، مہنگے پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، قیامت پر ایمان، تقدیر پر ایمان، غرض تمام ایمانیات پر ایمان اسی حیثیت سے فرض ہے کہ سب کا تعلق خداوند تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ اسی طرح نماز، روزہ، زکوٰۃ، تمام عبادتیں و واجبات، سنن و مستحبات غرض تمام عبادت و عبادت کی مقصد اسی خداوندی کی رضا و راضی اسی کے رضوان و غفران کی تلقین ہے۔ اس لئے ایمان باللہ ایک ذوق و مقصد حیات، درخشندہ زندگی ہے۔ جو تمام مقاصد حیات کی صفات میں سب سے ممتاز سب سے افضل سب سے بڑی و درمیان پر بااثر ہے۔

برادرین اسلام! آپ پیران ہوں گے کہ صرف "ایمان باللہ" کے نکتہ سے خدا میں پورا اسلام کیوں کر سمایا ہوا ہے؟ تو برادرین اسلام! سب کے سامنے ایک ایسی مثال پیش کر دیتا ہوں۔ جس سے ان شاء اللہ تین بڑی باتیں کے ساتھ یہ حقیقت آپ کے ذہن میں تر جائے گی کہ ایک نکتہ "ایمان باللہ" میں پورا اسلام کیوں کر سمایا ہوا ہے؟

میں نے قبول کیا | اسے مجھائیو! آپ نے نکاح ہوتے تو دیکھتے ہی جو کائنات میں سے قبول کیا | کے وقت دو لبہ میں کا تہور دیکھنے کے قابل ہوتا ہے یہ بات روانہ ہوتی ہے۔ تو دو لبہ میں اپنے کو نوشتہ سمجھ کر مار سے خوشی کے پیر سے نہیں سمجھتے۔ پھر قاضی صاحب کہتے ہیں۔ درخت پر چڑھ کر جب ایک باب و بونہر سے ہیں۔ تو بھی تو کہتے ہیں کہ فدا کی رُک فدا کی میاں نے تھے مہر کے خوشی کے بارے میں ساتھ میں کا نکاح کر دیا۔ کیا تم نے قبول کیا؟ تو دو لبہ میں خوش ہو کر کہتے ہیں کہ میں

بیوی میں جتنی کے لئے وہاں بیٹے کی توکل کے لئے پڑنے پر سب سے بڑا نقصان
 چودھویں کی پہچانیت بنتی ہوئی۔ اور بیوی کے چاروں صاحبیت کو بھی کر سب سے پہلی
 فیصلہ کیا کہ وہ وہاں میں۔ ہر شے کی دو کرو۔ جب تم نے قبول کیا ہے تو یہ اس قبول کیا
 کی ذمہ داریوں سے بھارت کی ہے۔ بائیم ما جب سچی کہ رہی ہیں کہ اسی قبول کیا ہیں یہاں
 بیوی کی زندگی کے تمام دھرم۔ اور ضروریات اسکے رہنے انہم کو بائیم ما جب کے لئے سب سے بہت
 پرست کر سب سے بڑی کے ہیں ہر شے کی فیصلہ سے۔ جبکہ تمام دنیا کے لوگ کہہ رہے ہیں
 اور یہ وہ قدرتی فیصلہ سے کہ اس کو تہ پر مینٹ ہرل سکتی ہے۔ نہ ہائی اس کا یہ سب سے
 کورس میں اس کے تحت ہیں ہو سکتی ہے۔

برادران ملت! دیکھو یہ آپ نے بکرمات ایک جہد میں سے قبول کیا۔ میں زندگی
 بھر کی بنیاد رکھوں چیزیں جس طرح سچی اور سچی ہوئی ہیں۔ یہی مانتے ہیں اس کے
 ایک غلو میں پورا سب سے سمجھا اور سمجھا ہوا ہے۔ باقی اس لئے تو کہہ گیا ہے کہ
 یہ شہادت گہشت میں قدم رکھنا ہے۔
 لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ مسرے ہونا۔

بہترین عزیز و دوستو! مسلمان کی زندگی کے چاروں مقاصد پر مشتمل
 کافی روشنی ڈال چکا۔ اور اب یہ مسلمانانہ مودت کو چکا ہوا ہے اس کے سوا پر ایک
 نظر ڈالنے کہ جب تک ان چیزیں سب سے تاحد وجود اور اپنی مسیحی کے غرض سے نہ ہو
 جو کرتی رہتی ہے اس کی قدر و قیمت باقی رہتی ہے۔ اور جب کوئی چیز سب سے تاحد
 حیات اور اپنے وجود کی ختم و حیات کو نشان کرہتی ہے۔ تو اس کی قدر و قیمت اس کے
 باقی ہے۔ یہ وہ سب سے بڑی چیز ہے۔ سب اس میں ہوں گے۔ ہر شے کے لئے یہ سب سے بڑی چیز
 کی طرح مسلمان ہو گیا کہ مسلم قوم اپنے زمانے میں کیوں قدر وقارت والی تھی۔ اور سب
 یہ قوم کیوں اس قدر بے وقافت ہو گئی کہ اس کی کوئی قدر و قیمت ہی باقی نہیں رہی۔
 اور پہلے زمانے میں کیوں مسلمانوں کی عاریت و حفاظت کے لئے اس کے لئے ہر شے
 کی فوج ترقی تھی؟ اور اب اس دور میں آسمانی لشکر کی مدد و عاریت کے لئے مسلمان

۳۵
پیشکش اور غزل

چنگ تیرک اور چنگ ضراب



بنائے آسماں بھی جس میں پر ڈلگاتی تھی

موتے کہ ان کے پاؤں میں انگریز نہ آتی تھی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى الشَّیْءِ وَالْمُحْسِرِیْنَ وَالْاَنۡدَاسِ
الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِیۡ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا
كَانَ یُرِیۡهِمْ لُغُوۡبٌ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمْ تَابَ عَلَیۡهِمْ وَاۡنۡشَرٰ
بِهِمۡ زُرۡقًا وَرَحِیۡمًا وَّعَلَى الشَّكۡرَةِ الَّذِیۡنَ حَسِبُوۡا
مَدۡتٰ اِذَا ضَآلَّتْ عَلَیۡهِمۡ اُۡرۡضُ رَبِّہُمۡ رَّحِیۡمٌ
ضَآلَّتْ عَلَیۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُوۡۤا اَنۡ لَّا مَنۡجِیَّ
مِّنۡ الدَّرِیۡءِ اِلَیۡہِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَیۡهِمۡ لَیۡسُوۡۤا بِرِیۡ
بِہِمۡ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ الرَّحِیْمُ (توبہ)

سخت زاری، یہ تندرست و با وقار اجہ کی در تہمت و بیٹے کے تہذیب و تمدن
 مطلقاً سیدہ و ستم کے ذکر و تمجید کا یہ سبب و غنیمت و بار ہے۔ ہزاروں کے نورانی دلوں
 و رہبروں پر وہ جہاں ہوتا تھا ستم و ستم سب بے ہوشوں کے بندہ رہتا تھا۔ ستم پر ہر
 کس کے نام و مصلحت سے سیدہ و ستم کی بنیاد تھی۔ اس میں بار و بار سبب و ستم کا تذکرہ ہے
 پیش کرتے ہیں!

كَرَّمَهُ حَبْلُ دَنِي سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَدَعَا رَبِّهِ وَاصْحَابِهِ
 بِبَارِكْ وَسَلَامٍ

نہایت، تہذیب و سیدہ و ستم کی پیشکش کرتا ہوں۔ انہیں توبہ و تہذیب و

کے ساتھ سماعت فرمائیے اسے

یہ دہی دم شہید نام آیا
 جب تمہارا بچہ نام آیا

قلب کو عشق کا پیغام آیا
 روت مومن کی تہذیب و ستم

وہ آئندہ علم و تہذیب و ستم کے

نور کو ان کے تہذیب و ستم
 ہم نے سیدہ و ستم دیکھا

پتا و تہذیب و ستم
 جب تک کہ تہذیب و ستم

حرم بزرگ و تہذیب و ستم نے اپنی ہی سیدہ و توبہ کی دوا یوں کی تہذیب کا
 شرف و نسل پیوستہ۔ سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم کی جامعیت
 و سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 تہذیب و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 ایسے ہی ہیں۔ فرزند سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم

نہایت سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 کی سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم
 سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم سیدہ و ستم

[Faint handwritten text]

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

[Faint handwritten text, likely bleed-through from the reverse side.]

1891

— 22 —

1900

— 100 —

— 1898 —

— — — — —

... ..

1880

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

1940

1880

... ..

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

—

مگر تین صادق ایمان مسلمان ایک سخت کعب بنی۔ ایک
تین صادق ایمان دوسرے ہلال بن نیمہ، تیسرے شریک بن ریحیہ، چوتھے

سحابہ بنی میں چھادیں شریک نہیں تھے۔ یہ تینوں سب بارگاہ رسالت میں کھڑے تھے۔ ان
 لوگوں نے کوئی بیوہ بھانڈ نہیں پیش کیا۔ بلکہ صاف دل سے بالکل سچ و سچ کہیں
 کہ یارسوں خدا! بیع کوئی مجبور کی دھندہ نہیں تھی بلکہ صحت پختی کوئی دھندہ پروری
 کی وجہ سے ہم اس غزوہ میں شریک نہیں ہوئے تھے جس کے لئے ہم مذمت کے لئے
 اور انتہائی مذمت کے لئے تائب اور معافی کے طلب گار ہیں۔

رحمت عالم نے ان تینوں شخصوں کو ایمان کلمہ بیان کئے کہ رشتہ داریا کہ تینوں
 نے دینی بالکل سچ کہا ہے۔ مگر میں بھی ان تینوں کے معاملہ کو موقوف رکھتا ہوں۔
 جب تک ان لوگوں کے بارے میں خداوند قدوس کا کوئی فرمان نازل نہیں ہوتا ہے۔
 میں کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ فی الحال میں ان لوگوں کے بارے میں یہی حکم دیتا
 ہوں کہ تمام مسلمان تینوں کا مکس بائیکاٹ کریں، رحمت عالم کا یہ رشتہ داریا کہ
 تمام مسلمانوں نے ان تینوں سے سلام و کرم، امن و جنت، گناہ پینا ایک خدمت داری
 بند کر دی۔ کسی حالت میں پامیس دن گذر گئے۔ پھر ہر مہینہ پہلی شریک بنی کے
 یہ حکم صادر فرمادیا کہ یہ لوگ اپنی بیویوں سے بھی الگ ہو جائیں۔

حضرت! اس بائیکاٹ سے ان تینوں شخصوں سے یہ پرکھا گئی؟ اور ان لوگوں
 کا کیا حال ہوا؟ اس کو حضرت کعب بن مالک ہی کی زبان سے سنئے!

برادران ملت! حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ
حضرت کعب بن بیان یہ سے دونوں ساتھی "ہلال بن نیمہ" و "شریک بن ریحیہ"

تو بائیکاٹ کی مشکلات سے تنگ و مضیبت کے مارے اپنے اپنے گھروں میں
 روپوش ہو گئے۔ اور اپنے گھروں میں چسپاں گردن رست نہ تھے سبے ذریعے کے
 ساتھ گریہ و زاری میں نہ دفن رہتے تھے۔ مگر میں چونکہ ایک ہمدرد و رحم کرنے والا
 لئے میں اپنے گھر میں روپوش نہیں ہوا۔ بلکہ میں چاہوتہ مسجد نبوی میں باہر مست نماز

پہنچتے تھے اور باز رہتے تھے مگر میر قتب اس رنج و سہم سے بے پناہ
 ہوا تھا کہ جب میں باز رہا میں اپنے قدیمی دوستوں اور زندگی بھر کے مختص
 رفیتوں کو سہم رشتہ تواریف سے سہم کہ خوب نہیں دیتے تھے۔ بکرا ہتھائی بے رخی
 اور نعمت کے ساتھ بہت پیچھے لیتے تھے۔ اور میں مسجد نبوی میں رشتہ عالم کے
 باہر بنی قریب کٹر ہوں اور پڑھتے تھے اور بار بار جہاں فوت کو اس میں پر دیکھتا رہتا
 تھا کہ شاید رشتہ عالم میری طرف دیکھ لیں۔ مگر ہائے نسو کی کہ میں جب سرکار
 دو جہاں کے جہاں فوت پر پہنچا ہوں تو لکھ رہا ہوں کہ اتنا تو رشتہ عالم اپنے چہرہ نور
 کو میری طرف سے پیچھے لیتے تھے۔ اور میں جب نماز میں مشغول ہوتا تھا تو میں کنگریوں
 سے بیہ دیکھ کرتا تھا کہ رشتہ عالم میری طرف دیکھ کر تے تھے۔ مگر جب سہم پیچھے
 کے بعد میں تنہا کی طرف مانتا نہ لگا ہوں سے ظلمات تھے تو میرے قتب پر ایک
 گونہ سا کہ بات کرتے کہ تنہا میری جانب سے پٹریں ڈال پیچھے لیتے تھے !

حضرت ابن ابی کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب دن میں اپنے چہرہ نور دیکھتی
 حضرت بوقت وہ بھی بی کے ہاتھ کی دیوار پر چڑھ کر میں نے ان کو سہم کیا تو وہ بیکہ
 وہ زور پر ہتھائی وہ بات تھے۔ مگر انہوں نے نہ میرے سہم کہ خوب دیا۔ نہ میری طرف
 متوجہ ہوئے۔ میں نے ان کی اس بے رخی پر ہتھائی پڑو، بلکہ در عجب نہ انداز میں
 عرض کیا کہ یہ اب کتک دیکھ کتک دیکھ پندرہ حصہ نصیبی اوجب اللہ
 کر سہم کر۔ یعنی سے بوقت وہ ! میں تم کو نہ کسی قسم دے کر پوچھتا ہوں
 کہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ میں، اللہ وراں کے رسول سے محبت کرتا ہوں !
 بوقت وہ چہرہ نور پر نہیں ہو سے پہ میں نے جب باہر ان کو قسم دے کر یہی سوں کیا
 تو انہوں نے نہ نہ تھی کہا کہ اکثر اٹھ کر سہم دیکھ لینی اللہ اس بات کو
 زیادہ جانتا ہے وراں رسول اللہ سے محبت فرماتے ہیں کہ بوقت وہ کے منہ
 سے یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور میں دیوار پر چڑھ کر نیچے اتر گیا
 فرما رہا تھا میں تنہا رہا ! حضرت ابن ابی کعب بن مالک کا بیان ہے کہ ابھی بوقت وہ

فہرست کے پہلے کی فہرست پر ایک نوٹ لکھا ہے کہ
اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب
میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔
جو کچھ اس میں ہے وہ سب میرا ہے۔

جلالہ مہتمم تھے۔

[illegible][illegible]

... ..

میرزا حسن خان بیک
میرزا حسن خان بیک

مسلمان بنایو! حضرت بی بی ام سلمہ کو بیک کب درن کے دونوں ہاتھوں
سے بے پناہ ہمدردی تھی! اک لے اس رشاد مبارک گوشہ زور مسرت سے
ام المؤمنین کے پیروں پر شگفتگی کے خمر وں ہوں اس لئے ایک دم ہوں شیدا کہ
اُمِّ سَلٰمٍ اَمِيْرَةُ الْبَيْتِ يَا مَرْسُوْلَ اللهِ! یعنی یارسوں اللہ! کب ایک حب
کے پاس ایک قاصد بھیج کہ ان کو یہ خوشخبری سنا دوں! حضور نے رشاد فرمایا کہ اگر میں
اسی وقت اس خبر کا چرچا ہو گیا۔ تو یہاں انسانوں کا ایک ہجوم جمع ہو جائے گا اور ان
قدر شور و غوغا ہو جائے گا کہ اہل مدینہ کی غیر ترم ہوجائے گی۔ ہذا نماز فرماتے ہیں

نما موشی رہو!

حضرت! بنی شریف میں حضرت کعب کی رویت کردہ حدیث کے یہ سنو

بیٹے کہ

حَتّٰی اِذَا صَبَّحْتَ بِرُسُوْلٍ مُّشْرِ
صَبَّحْتَ بِرُسُوْلٍ مُّشْرِ
تَفْجِیْرٍ اِذْ اَنْتَ بِتَوْبَةٍ اَنْتَ
عَلَيْكَ وَكَانَ اِذَا اَسْتَبَشَرَ
سَمِعْتَ رُجُلًا مَّحْتًا كَاَنْتَ
قِطْعَةً مِّنَ الشَّهْرِ۔ (بنی شریف)

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں بنی شریف پر نماز فجر پڑھ کر قبیلہ بنی شریف
میں سے ناہاں ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو صبح ناہی پہاڑ کی چوٹی پر پڑھ کر یہ
کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن کعب! تجھے بشارت مبارک ہو۔ میں یہ آواز سن کر سچے سچے
گرچا۔ پھر کیا حق! مبارک باد دینے والوں کا ہجوم تم قبیلوں کے سرداروں کی طرف دوڑ پڑ
حضرت زبیر بن عوف گھوڑا دوڑاتے ہوئے مبارکباد کے سبب میرے پیچھے پڑے
اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے پہاڑی پر چڑھ کر بلند آواز سے چیخ مار کر مجھے پروردگار
مبارک باد ہی۔ پھر دوڑتے ہوئے میرے منہ پر آئے۔ تو میں نے دوڑ کر موشی

سیدنا محمد وبارک وسلم۔

تَرْجِمَاتُ

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے نبی پر،
اور ان مہاجرین و انصار پر رحمت کے ساتھ

العُسْرَةُ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ

اور ان تین شخصوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے
رحمت کی رحمت جو ان کو دنیا میں
نعمتیں سے مالا مال فرمایا ہے
ان کے لئے دنیا میں ہی ہے۔

وَقَدْ شَهِدْنَا بِمَا رَأَيْنَا
خَشِينَةً عَلَىٰ رَأْسِنَا
عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
وَمَا زِلْنَا عَلَيْكَ مُبِينِينَ

۱۔ نہیں یہ مگر کیا ہے کہ میں نے
 نہیں مل سکی مگر کیسے پر
 بہت سے لوگوں کی باتوں سے
 ایک سے قریب ہوں

وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ لِمَنْ
اللَّهُ إِلَّا لِكَيْفَ
يُفْقَهُ لِكَيْفَ يَكْفُرُ
بِالْإِنْسَانِ

!~

[illegible]

برادرانِ سیدنا یاد رکھئے کہ رحمتِ عالم کے ان شتوں پر خداوندِ عالم کا مگر ہرگز نہ
 کہ ہم درگاہِ کس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کیوں؟ اس لئے کہ خود بھی رحمتِ کو اپنی رحمت
 سارے سے سارے بہبودِ پیاری ہے۔ اور اپنے پیار سے ک ہر چیز پر پوری ہو کر رہتا ہے
 لہذا حبیبِ رسول خدا کو پیار سے ہیں۔ اور امتِ رسول کو پیار سے ہے۔ پھر خود بھی ہے
 کہ رسول کی رحمت بھی خدا کو پیاری ہوگی۔ اس لئے خدا کی رحمت در اس کے پیار سے
 گوارا نہیں فرمایا کہ نبی رحمت کے پیار سے بہا جبرین و انصار کو رحمتہ علیہ میں سے بہ
 فرمائے۔ اس لئے رب العالمین نے انصار و بہا جبرین کی مدد و دشمنی کے منصب کو اپنے
 پیار سے رحمتہ علیہ کے ذکر سے شروع فرمایا۔ اور پہلے نبی کے ذکر فرمایا۔ کہ اس حیثیت
 کی طرف راہنمائی فرمادی کہ انصار و بہا جبرین ہوں یا قیامت تک اس کے واسطے درم
 مؤمنین ہوں جن جن پر بھی رحمت الہی اپنے بارینِ کرم کی بارش فرماتی ہے۔ سب نبی رحمت
 کے طہیل میں ہی نور سے جاتے ہیں۔ بغیر رسول کے واسطے در سید کے نہ کسی کو
 کچھ ملے۔ نہ کسی کو کچھ ملے گا۔ سبحان اللہ! اس میں کیا شک ہے؟ کون مومن
 نہیں جانتا کہ سے

مقصود ذاتِ دوستِ دگر چنگی طہیل

منصور نورِ دوستِ دگر تبسّی غم

یعنی ہر غم و اگر م سے مقصود تصور ہی کی ذات ہے۔ باقی سارے غم
 میں جس کو جو کچھ بھی ملتا ہے وہ حصول کے طہیل میں ملتا ہے۔ اور سب سے بہا
 بہ طوفِ حضور ہی کے نور کی جھلک رہی ہے۔ اس نور کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ مذہب سے
 در تارکی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

مورہ آسی علیہ رحمتہ سے کیا خوب فرمایا ہے کہ سے

ہوئے تری نکاہ سے گزرے درودِ پڑندہ

بہ جزوِ کل ہے منہ ہر اندر مشعل

بہ کیفیتِ انوارِ بہا جبرین چونکہ رحمتِ عالم کے شتوں کی رحمت، میں رحمتِ نور

ہاتھ اکارتے ہیں۔ اس سے خداوند عام نے ان کی مدد و ثنا کا مطلب ارشاد فرماتے
 ہوئے۔ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُخَلَّفِينَ وَآلِ الْأَنْصَارِ
 ذَكَرْنَا مَا اسْتَوُوا بِهِ مِنْ أَجْلِ الْوَعْدِ فِي قُرْبِ الْأَرْضِ وَالْجَنَّةِ الْكَافِيَةِ
 بنا دیا۔ سبحان اللہ! کیوں نہ ہو؟ سے

یہ پروانے بنائے بزمِ سر کے فدائے نبی اور مقربِ خدا کے
 نمونے ہیں یہ سیرتِ مستطین کے یہ پختہ دنیا کے یہ پیرِ حیا کے

مہاجر میں، انصارِ دین میں،

یہ سب جاں نثارِ رسولِ امیں،

حضرت: اس میں اس نکتہ کو ذرا موشش نہ فرمائیے کہ اس آیت میں
 دوسرا نکتہ | انصار و مہاجرین کے بے شمار فضائل و مناقب میں سے اس مقدمہ پر
 صرف ان کی ایک صفت کا خاص طور پر ذکر فرمایا کہ الْمَذِينِ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ
 الْمَعْرَةِ۔ یعنی انصار و مہاجرین نے مشکل کی گھڑی میں رسول کا ساتھ دیا۔

بہ درجہ صفت: انصار و مہاجرین کی یہی تودہ بند پایہ بانیِ سیرت ہے جس پر
 تمام بیانیہ کرامت کی بنیاد ہے۔ چونکہ رسول کی سچی اتباع کے بغیر ایمانی کرامت کی
 تکمیل ممکن ہی نہیں ہے۔ دریا دیکھئے کہ رام و راحت میں رسول کا ساتھ دینا۔ در
 ان کہ اتباعِ قویہ اس سے بے مگر کٹھن اور مشکل گھڑیوں میں جب کہ اکام و منصب
 کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں۔ وہ دارالمراتب و درجہ بڑی بڑی مشعلیں کام سے پھٹنے
 لگیں ہوں کہ غزوہ تبوک میں سو رید کی قسٹ، ریش کی کمی بانی کی تالیانی موسم کی
 شدت، سفر کی درازی، منزلِ مسائب و شدائد کا ایک طوفان تھا۔ مگر ان ہوشیار
 اور روحِ فریبانہ کی تالیانی کسی کے قدم نہیں ٹوٹے، یہ سب کے الْمَذِينِ اتَّبَعُوهُ
 فِي سَاعَةِ الْمَعْرَةِ کی تفسیر کہ مہاجرین و انصار اپنے رسول کے ایسے وفودار و رجاں
 بن گئے کہ میں مشعل کی مڑی میں جی ہاں برابر بھی اتباعِ رسول کی راہ سے ہٹ کر نہیں
 کیا۔ درجہ تمام صفت و مناقب کا سینہ سپر ہو کر متا بہ کیا۔ کیوں نہ ہو؟ کہ خود ہادی کریم

تم تہ مجھ سے تم کی پیروی نہ کرو و مستحق ہونے کے لئے
 ہاں نہ کرو سوائے میری نیت کے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

ہاں نہ کرو میری نیت کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

ہاں نہ کرو میری نیت کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

میرے لئے ہونے کے لئے ہاں نہ کرو

ہاں نہ کرو میری نیت کے لئے ہاں نہ کرو

آکے مسجد میں جو جوتے ہیں سفید و غریب

نہایت روزہ بزرگ سے ہیں گوار تو غریب

ہم پیتا ہے کر کوئی بھرا تو غریب

پردہ رکھتا ہے کر کوئی تنہا تو غریب

اگر دانشہ دولت میں ہیں غافل بہت

زندہ ہے ملت بچینا غلام کے دم سے

حضرات! فی طرح ذکر تاجوں نے قوم مسلمہ کے میروں و غریبوں کی توریٹ

کو ہم سے کرنے کے بعد ایک بندہ اپنے اثر کا جس انداز میں تبار کیا ہے وہ

بہتر سے سزا بڑی بہت دسات ہے جنوں نے یہی درختی کی کات کر کے

ہونے کیا خوب کہا ہے۔ سکتے۔

اگرچہ زر بنی جس میں سے تہی نئی جہات

ہر فتنے سے ہے تیار تو توری سے نہیں

سب کو در ہے تو جس کو خود بیت ہے

ملاں بندہ مومنین کو ہے زر بنی سے نہیں

کریموں میں قوم کے بہر و نیاز

تندرستی میں کس کی سے نہیں

جس میں جو کریم اس شہر پر ہو

تندرستی سے ہے تو کوئی سے نہیں

مہربان سے کہ میں کوئی شک نہیں کہ میں دنیا میں ہوں و زر کی

جس سے بڑی قیمت ہے کہ جس سے سب ضروریات ہو کر تھیں گے

تجلی فخر کی میں ایک مرد میں ہر سدا فی روزانہ بنی مویا کرتا ہے یہی درہ زر

بہتر و نیکو ہونے کا ہے نہ نہیں ہر جہت سے کہ جس سے نیکو ہوئی سب کے کریم میں تو

مذا سے غریب مس خواتم اپنی اس غریبی میں غصہ و ہوا حریص کے اندر ہمسہ
 فیہ یوقی رور در پنی شخصی در تیری میں جہاں سے اس کا وہ غورہ پڑا کر جو اس کا ہوا
 نے در میوں کی سپینہ دستوری نکت کے ساتھ پیش کر کے اس کے مسکرمی غورہ
 کے چاند اس کو پیش پیش کر کے پیشہ کوڑوں کی نہاں کا خبر راو بنا کر پھونکا دیا اور تم
 اپنی غریبی سے ہرگز نہ بھی نہ مایوس رہو نہ جھگڑا منسی اور غریبی تو سدھی غنمت
 کے سہا پہ سے ہمارا ہے رقتہ رقتہ تو تو قدر سے اسے سدھی کی زینت و رانی ہے
 بے ہوشی تو تہا رسے پر تم اسرم کی شان و شوکت کا امتیازی نشان ہے بہ ہوش
 کی ہے تم اسرا ہوا جہاں کے شوق قدم پر چل پڑا دینی سے

اک دف تین جگہ ایک دف ہر جگہ

پھر نہ درت ہے نہ ہی سے ہر دہانوں کی

تیسرا انگشت | اکیت یہاں ایت کا نری نکتہ درکن بیٹے یہ تو میں سپا کوں
 پہاڑ کی تو میوں نے تھوٹ بول کر میوں نے کو دھوکہ دیا بگڑیوں
 برحق نے میں سے کسی پر بھی غشی در نہر شکی کا غور نہیں ذرا یہی حسنیت کا ب
 بن داک در نہر دین ربع در ہوا بن ٹیٹ رشی اللہ تبار شہم نے ہی بول کر سوال
 برقی کے ساتھ اپنی خدمت کا پہاڑ کیا تو یہ تینوں کتاب کے بیٹے شدید امتحان
 میں ہنسیور دے گئے کہ خدا کی مہی چوڑی زمین کو کوں کے سے تنگ ہو گئی رور
 یہ داک پنی جہاں سے تبار آگے راکر بیایاں ہوا ہر گئی کوئی تھوٹ بولے
 تو ان پر کوئی نارنگی نہیں ہوئی۔ در تین آدمی جو تہ ہوسے وہ اس قدر شدید تبار
 سے ہندو شہم میں دس دسے گئے کہ ان کی شہیتوں کے سنور سے کیجہ ٹھوڑ کو
 ہا تہ در بہت در ہوا داک کا تبار گت سے

بر درین ملت ہاں کے لئے کہ گئی کوں تو تھوٹ ہوسے و دپٹے ہوئے منافی
 تہ در تین آدمی جو تہ ہوسے تھوٹ تہ و دتی تہ در تین کے دشمن
 تہ در تین تہ در سوال کے دوست تہ در تین تہ در تین تہ در تین

پر ہوا کرتا ہے۔ دشمنوں پر غلبہ نہیں ہو کر رہا تھا۔ ان پٹوں کا ہونا سب سے بڑا۔
 نہیں۔ در پھر جو بھی قدر پیارا ہوتا ہے۔ اسی قدر بڑے امتحان ہیں۔ جو ہر انسان پر
 حضرت محبوب کو یا علیہ السلام و انشاء کہ ایک حدیث میں رشتہ دہشتہ کشتہ کا
 سَبَّحَ اَلَا نَبِیَّہٗ شَہِدَہٗ زَا مَشَرُفُ زَا مَشَرُفُ۔ یعنی نہ وہ نہ اس
 کی یہ حد و تکریم ہے کہ وہ اپنے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب بندوں میں
 علیہم السلام کو سب سے بڑی زماشن اور سب سے سخت امتحان میں ڈالتا ہے۔
 پھر ان کے بعد جو بھی درجہ کا ہوتا ہے۔ اس کو ان کے درجہ اور تہ کی حد و تکریم
 قدر قسم کے امتحان میں مبتلا کرتا ہے۔

مسلمان اور امتحان انسان اس دستور خداوندی سے پتہ چلتا ہے کہ
 قوم پر بار بار اس طرح کی زماشوں اور قسم کے امتحانوں
 میں مبتلا کی جاتی ہے۔ خصوصاً ان کے نیک و صالح بندے جو تہذیب و آداب و
 اعلیٰ ساعتوں میں تولد ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ دربار خداوندی میں قوم کی تکریمات
 و محبوبات کی ایک بہت سی بڑی دلیل ہے۔ اس کے مسلمان جو ان سے تہذیب و
 و امانت کے شکوے شہادت کرتے رہتے ہیں۔ وہ درحقیقت اس دستور خداوندی
 سے ناواقف ہیں۔ ان کے امتحان و زماشوں میں جس طرح کی تہذیب و
 تہذیب ہو سکتی۔ برف کی خشک سے تہذیب ہو سکتی۔ تہذیب و آداب کی پاک
 دمک سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی ایک معاشرت میں مسلمان خداوندی
 سے پتہ نہیں چلتا۔ اور یہ دستور کہ اس امتحان کے سے تہذیب و آداب کی
 نعمتوں کے مومنین کے لئے بھی جی تو ان قدر تہذیب و آداب پہنچا کر کہ ان سے ہر قسم کی
 تہذیب کے ساتھ ان کے لئے ممکن ہو سکے۔ ان کے لئے تہذیب و آداب کی
 ارشاد ہے کہ۔

یا قَوْمُ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ
 اَلْاٰیۃَ وَ اَلْاٰیۃَ اَلْاٰیۃَ

اَلْاٰیۃَ وَ اَلْاٰیۃَ اَلْاٰیۃَ

سے بیان فرمایا مگر اس کے ساتھ آپ نے اس وقت نہیں کہا تو غرض انی وقت
پر نہ دیکھ کر کہ وقت آپ پر اس صورت میں نمودر ہو کر آپ اپنی ایک چیز
کے پاس شریف سے کہ مگر ایک بیوی کے سو کوئی نہ نہیں ہوں۔ اور ایک
بیوی ہوئی۔ تو ان کے ساتھ سے ایک کچی بچی گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں پھر رہی۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۸۷)

مسعودی دیکھ کر آپ نے ہمارے جیسے گناہگاروں پر برکت نازل فرمائی
جاستہ میں بلکہ جس کو بھی قسم داتی تھوڑے دیتے ہیں۔ مگر چھوٹی فصل نہ داتی تھوڑے
پر موانعہ نہیں داتا۔ اور ہمارے منسوبوں اور یہ دن کو اپنے کرم سے کامیاب فرماتا
ہے۔ مگر خدا کے جلیل قدر بقیہ نعمت میں تھوڑے سے کرم کو ایک متبہ نہ داتا۔
کو نہیں نہیں۔ ہاں تو وہ سب خداوندی نے ان کے اس قسم کی منسوبہ کو ہر کسی
ناکامی سبب بنا دیا کیوں؟ اسی سے تو کہ ہم گناہگار۔ ہمارے خداوندی میں کیا شریعت
رکھتے ہیں؟ ہم تو خداوندی کے پتے ہیں۔ اور ہمارے ہاں ہاں ہاں کے وہاں سے
پا پ۔ کہ جنہاں بن ہوئے۔ ہم تو خداوندی اور شریعت میں سے ہیں۔
ہیں؟ ہمارا تو یہ حال ہے کہ

کرم۔ اپنے کرم کا حق تو ہم سے قدر کو نہ شہ

رہا سے تو۔ اور سب لینا۔ رہا بھی کوئی شہ

لیکن سنت میں تھوڑے سے کرم تو خدا کے عظیم اشیانہ میں ہیں۔ اس سے انکار
اسی بات پر عجب خداوندی ان کے ہر قدر بڑے محبوب و مخلص ہو گیا۔
وہ یاد رکھتے کہ یہ محبوب و بارگاہی اس پر عجب باری ہو گیا کہ اس کو رب تعالیٰ
کے ساتھ گریہ و زاری داتے ہیں۔ اور ان کے ہاں کی ہر یوں سے کل کر توبہ و استغفار
بھی ان کی قدر میں ہاں ہاں طرح باری ہو جاتے ہیں۔ کہ رحمت کر دے اور یہ
ان سے کرم نہ دے۔ ان سے نمودر ہو جاتا ہے۔ کہ رحمت کر دے۔ ان کو اپنے
وہ ان کی آغوش کرم میں کون دے۔ کی وہ جنت بخش دیتا ہے۔ ہاں ہاں ہاں کے

میں نور دیکھ لو۔ دونوں پاؤں کا سمت ہوتا بہت بڑی قیمت ہے مگر ہر
 صاحب کو اس قیمت کا احساس نہیں تھا۔ جب ایک شاعر کو دیکھ تو وہ اس کی
 قدر مانتی تھی بڑی قیمت ہے اس کا احساس ہو گیا تو اپنی ناشکاری سے توبہ کر کے بہت
 شرم میں رہا سجدہ ہو گئے!

آخ تھو۔ آخ تھو! اپنا اب چلتے پھرتے ایک بے قیمت بیہوش کا ایک تھوڑا سا
 جو اتنا بے قیمت تھا کہ اس کو اپنی ذات در بے قیمت تھی۔
 احساس ہی نہیں ہوتا تھا۔ نہ ہے کہ ایک نواب صاحب دماغ کے مٹنے سے مر گیا
 کہ سنتے اور تھوکتے رہتے تھے رشتہ رشتہ سے ایک رات کے گھر میں ایک پیر کا نواب
 صاحب کو بہت سی آئی تو چور چپکے سے نواب کے چنگ کے نیچے ایک پیر کا نواب صاحب
 نے دیکھ لیا کہ پیر کا نواب کے نیچے دیکھ کر اس نے پیر کا نواب صاحب سے کہا
 کہ تیرے رب در چور کے ڈپر تھو کہتے رہے! آخ تھو۔ آخ تھو۔ نواب صاحب نے کہا
 رہتے در چور تو کو اتنا باتیں ہوتے ہوتے نواب صاحب نے چور کو مارے قتل کے ہوتے
 میں کی طرح سینہ بنا ڈالا۔ بس لو نواب صاحب کی بیہوشی سے کہہ کر کہہ کر
 کے لئے آئیں تو نواب صاحب نے آخ تھو کہے ایک مٹہہ بگیم کے کپڑے پر
 دیا بڑیا بگیم مارے غصے کے ہل چلی ہوئی در تھوپ کر بولی کہ میں تو یہ کہتا ہوں۔
 بے شک۔ در تھوپ کے مردود سے ہو کر صبح کی صبح میرے کپڑے تھوک دیا۔ نواب صاحب
 نے ہا کہہ کر اپنے فیسوں! بگیم۔ کف سے میری زندگی پر چاہیں صاحب کی میری زندگی
 میں۔ دیوی کی رہا نہ محبت سے۔ مگر افسوس کہ تم میرا ایک شاکہ ہی برداشت نہیں کر
 سکتے۔ یہ کیونکہ کے نیچے میرا موت رت کچھ کا دوست بنا ہوا ہے۔ اس لئے
 در تھوک برداشت کر لیا۔ اور ہر تک نہیں اتنے میں پھر تھوک کر یہ کہتا ہوں۔
 تھوک پیر کا نواب! میں کا کہہ کر تھوک۔ اب گورا سینہ بڑیا ہوا۔

میں نے اب اس ہی حال ہے۔ آج کل کے منہ فٹوں کا کہہ کر بھی علی پڑا کہہ رہے ہیں
 میں مسجد اس سے نکالے جاتے ہیں۔ دنیا بھر کا قتل پڑتا ہے۔ مسکراتے جاتے

ہیں۔ مگر یہ سب سے بڑے فیث و ربیہ ہیں کہ بھرتی یہ اپنے کو تن بزرگ
 تہتہ ہیں کہ دیا حسرت خوش پاک ست ہی یک ذریعہ تہتہ دوست ہیں۔ ہندو
 و اسرائیل کی قدر مرد ہو گیا ہے کہ اپنی دولت و ثروت کو کوئی خیال نہ نہیں رہی
 ہے!

بہرین برادران ملت، ملک سے آپ و بہت یہ دولت سے یہ جس کے سبب
 میں آپ سے معافی کا نو شمار ہوں۔ مگر یہ ورم ہوں کہ یہ بہت ہی اس سے بہت دور
 نوئی پڑوں کہ بہت بہت و نیت حاصل کریں گے۔
 میں اپنے شہر پرست سے بڑی ہوں۔ زناہ زناہ پندہ و غرور
 وہ سلیت از "بہرہ" و اکثر دعوت ان "مستند" و مرست
 المستندین و صحت از "تفاتی" و خیر مستندہ مستند و المستند
 صحبہ اجہوین»



۲۶
پیشتر سوال و جواب

حکایت ارباب سیرت

اگر دنیا بیل رہنا ہے تو کچھ بچپان پسلیے کر لیا

لیا اس خفہ میں یاں سیکڑوں رہزن کی پھرتی



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ما بعد فقہ قال اندر تعویذ فی کتبہ صلیہ و خصالہ المقدسیہ

اعوذ باندہ من شیخین ارجیہ

بسم اندر الرحمن الرحیم

یا حنیف الذین یرضو ان یتخذوا عذر و عذر و عذر

ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو

من الحق و یخرجون رسول ورائ کما ان یرضو ان یرضو

ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو

ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو

ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو

ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو ان یرضو

بدن کی سہولت کی جس ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بدن کو دنیا کی سہولتوں سے
کر بدن سے نکال کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر پورے بدن کی سہولتوں سے بدن
پڑ جائے گا!

اس لئے اب یہ بھی ضرور سے متنبہ رہیں، کہ جس طرح انسانوں کا جسمانی بدن ہوتا
ہے۔ اور کتنی ہی اس کا کوئی ٹکڑا ٹکڑا ہوتا ہے، اسی طرح انسانوں کا جسم بھی ہوتا
ہے۔ اور کتنی ہی ہوتا ہے۔ اور کتنی ہی قوتیں بدن کے کچھ ٹکڑوں سے بدن کے کچھ
افراد اپنی بدکرداری اور مجاہدانہ زندگی کی وجہ سے بدن کے کچھ ٹکڑوں سے بدن کے
جائے ہیں۔ اب اگر قوم کے بدن کے کچھ ٹکڑوں کو پوری قوم سے جدا کر کے
کر دیا گیا۔ تو شاید یہ کہ پوری قوم بدن کے کچھ ٹکڑوں کے بدن سے جدا کر دیا
وہ بدن کو جو جائے۔ اور قوم کا پورا معاشرہ بدن کے کچھ ٹکڑوں کو جو بدن کے کچھ
کر اپنے قومی وجود سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جائے گا۔

ہذا دران ملت، یہی وجہ ہے کہ یہ قوم و ملت کے انسانوں کے بدن کے کچھ ٹکڑوں
میں یہ دماغ ضرور رکھی ہے کہ جو شخص اس کی سوسائٹی کے قوانین سے بدلتا رہے گا
اس کے خلاف تادیبی کارروائی ضرور کی جائے گی۔ چنانچہ جس طرح بدن کے کچھ ٹکڑوں کو
کی چنچلیاں اپنے جسموں کے خلاف کارروائی کر کے بدن کے کچھ ٹکڑوں کو بدن سے
کر دیتی ہیں۔ اسی طرح تہذیب و تمدن کی بند پریموں پر بدن کے کچھ ٹکڑوں کو بدن
بڑی بدعتوں کے یہی طریقہ کار رہتا ہے کہ اگر ان کی بدعت کا کوئی ممبر بدن سے بدلتا
تو زمین کے سموروں کے خلاف کوئی کام کر بیٹھتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی
کر کے اس کو اپنی بدعت سے نکل باہر کر دیتے ہیں۔

اندر مل قدرت سید، اور حکمت و خدایت کا تقاضا خدایتی ہے کہ بدن کے کچھ ٹکڑوں
کو ہمیشہ میں سواں سے بچا، انتہائی ضروری ہے تاکہ بدن کے کچھ ٹکڑوں کو بدن سے
ایک اور نیک و صالح انسان کو خراب و فاسد بدن بنادے!

ہذا دران ملت! سورہ محمدیہ کی آیات مبارکہ جو یہی بتاتے ہیں کہ بدن کے کچھ ٹکڑوں

کے سامنے قیامت کی ہیں۔ یہ آیات سنی تھی نہ فیصلہ کی آئینہ درمیں جس میں نہ ذرا م
نے اپنے مومن بندوں کو یہ حکم فرمایا ہے کہ اسے ایمان دالو۔ تم میرے ورا اپنے
دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ مطلب یہ ہے کہ مومنین اللہ کے دوست ہیں۔ اور کفار اللہ
کی لڑائی کے بھی دشمن ہیں۔ اور مومنین کے بھی دشمن ہیں۔ لہذا اسے ایمان دو۔ تم اللہ کے
دو اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ ان سے میل جول نہ رکھو۔ ان کو اپنا رازدہ نہ بناؤ
بکہ ان کی نیت اور صحبت کو تم قتل اور زہر پھیلانے کے لئے اسے ایک قتل گاہ سے
ایمان دو۔ ایمان نہ ہو۔ وہی ساری۔ تم نیک ہو، وہ بد ہیں۔ تم جیسے تو وہ بوسے ہیں۔
تم اللہ کے دوست ہو۔ وہ اللہ کے دشمن ہیں۔ اور صالح کو فاسق سے نیک کو بد سے
اچھے کو بُرے سے۔ اللہ کے دشمن کو اللہ کے دوست سے الگ رکھتا ہے۔ یہ بھی اللہ کے
سوا کئی کی صورتوں و درجات کے ساتھ ایک یہ لیکن نہ فیصلہ اور شہری فہم ہے جس
پر تم میں نام کے لئے دو کائناتی سب سے کون نہیں جانتا کہ مغرب ہو، یا مشرق، یا وسط کو
یا شیشیا، امریکہ، یورپ، روس، ہر ملک و ملت کے دانشوروں و عقلمندوں کا نہ صرف
نہی اللہ، بلکہ ہر نیک عمل بھی ہے کہ کسی پارٹی، یا جماعت کے دستور ساتی اور
آئین و قوانین سے بناؤ نہ کرتے۔ اسے مجاہدوں کے خلاف تھا۔ وہیں کارروائی ورنہ کا
یہ ملت و پارٹی سے تفریق، بائیکاٹ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ، و تشکیک بائیکاٹ فراو
سب سے دل سے تائب ہو کر ایمان و قوانین کا احترام کرتے ہوئے ان پر عمل پیر نہ ہو جائیں۔
ہرگز ہم ان کو پارٹی، یا جماعت نہیں بنایا ہاں سکتا۔ اسی طرح پارٹی کے ممبروں کو مخالف
پارٹیوں کے تعزیرات کیوں کرنے سے روکتا ہی ضروری ہے کہ کیونکہ بغیر اس کے پارٹی
کا نام درجہ بدرجہ اور ملت رکھا نہ ہو جائے گا۔ بلکہ پارٹی کا وجود ہی ختم سے ہیں
پڑ جائے گا۔

بروز ملت، ٹیکس، اسی جنگ پر اب سمجھ لیجئے کہ پوری مسلمان قوم ایک
یہ ملت و پارٹی کے مثل ہے، اور قوانین و احکام اس جماعت و پارٹی کے لئے
دستوری آئین و قوانین ہیں کہ ان کا احترام ورنہ پورے قوم مسلم کے لئے واجب

تعلیم و تدریس ملے۔ لہذا مسلمان قوم کا جو فرد بھی قوانین اسلام سے بدعت کے
 کے خلاف تدریسی کردہائی، دریں کا جو علت سے تدریس اور بائبلک منور ہے
 تاکہ اس کے فساد کے جرائم جہالت کے باعث فراوان نہ ہو سکیں۔

انتہات یہی وہ تادیبی کارروائی ہے جس کو مذہب و عقیدوں کی اصلاح میں
 تکلیف دہ تادیب کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن "مسلم" اور "غیر" اور "تعلیم" میں
 مسلم و غیر مسلم سے جو قوانین اسلام کی مقتدرہ دریں پر مائل ہے۔ اور
 وہ تادیب ہے۔ جو قوانین اسلام کی تشریح و تفسیر سے ہندوستان میں ہونے والی
 کرتے ہوئے جو شخص قوانین اسلام سے بدعت کرے گا۔ پوری مسلم جماعت کے ذریعہ
 ہے کہ اس کے خلاف تادیبی کردہائی کرے اور اس کو مسلم جماعت سے دور
 کر کے اس کے بارے میں اعلیٰ درجے کے چوتھے شخص قوانین اسلام کے خلاف
 ہندو مسلم جماعت سے کل کر تفریق جماعت میں داخل ہو گیا جس کا دور نامہ ہے۔
 برادران ملت یہ ہے "مسلم" کی تفریق و تفریق پر کفار و کفار کے خلاف
 تفریق کا مرکز یہ نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو کافر بنا دیا جائے بلکہ اس میں تفریق
 اسلام سے بدعت کے کافروں کی جماعت میں داخل ہو جائے تو اس کے خلاف
 عدالت و اس کے خلاف تادیبی کردہائی کا نام لگایا جاتا ہے۔ دریں میں یہ تفریق
 جماعت و ملت کی جماعتوں کا تفریق نہیں ہے۔

ادنیٰ کافر کافی نہیں ہے۔ مسلمان بائبل و خوب اچھے تفریق کے خلاف تفریق
 اور کافر کوئی تفریق کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جس طرح کہ تفریق

کیونست۔ اس سنگھ پر چند جماعتیں دربار میں ہیں۔ اور ان سب پر خوب سے ہے۔
 بنیادی اصول و دستور کی قوانین میں۔ درہم و شخص جس جماعت کے خلاف قوانین کو
 رہتا ہے وہ اس جماعت کا بھرتسور کیا جاتا ہے۔ درہم و شخص اس جماعت کے خلاف
 وفاق میں و تفریق کسی "سری" جماعت کے خلاف تفریق کو پناہ طلب اذیت پریت سے
 وہ تفریق پر ایک جماعت سے کل دوسری جماعت و تفریق ہوتا ہے۔

کا ٹکریسی اگر کانگریس کے بنیادی اصولوں سے بند و سبک کر کے کمیونسٹ جہت کے
اصول کو قبول کرے تو یہی کہا جائے گا کہ یہ شخص کانگریس کی جہت سے نکل کر
کمیونسٹ جہت میں چلا گیا۔ تو جس طرح کانگریسی ہونا یا کمیونسٹ ہونا یہ کوئی کالی نہیں
ستارہ اس طرح مسلم جہت سے نکل کر غیر مسلم جہت میں چلے جانے والے کو غیر مسلم
یا ذرا کہن کوئی کالی نہیں ہے بلکہ یہ نشان کے اندازت کے عکس کا ایک قوی نام و در
جماعتی نشان ہے!

جہ کہیں میں یہ عرض کر رہا تھا کہ نیک و بد، اچھے و برے انسانوں کے درمیان
ایک خط فیصلہ کھینچ کر دونوں کو جدا کر دینا اور ایک ایک کر دینا یہ ایک متفق علیہ
فراہم مسئلہ ہے جس پر مختلف دنیا کے تمام کار و در و در سب سے پہلے پختہ قرآن مجید نے
اسوڑہ مختلفہ کی بتائی آیتوں میں اسی ٹیکہ پر فتنے کی تعلیم دیتی ہے!

میرے بزرگوں اور بانیوں! سب ان متدک آیتوں کا ترجمہ اور تفسیر سنائے
نشان نزول سے پہلے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان آیتوں کی شان نزول اور
ان کے نازل ہونے کا سبب آپ کو سنا دوں تاکہ ان آیتوں کے نزول کا پس منظر اور
پڑماتوں آپ کی تہوں کے سامنے آجائے۔ اور آپ، چچی طرح انہی نشانی کر لیں
کہ وہ کون سے سبب و ذریعہ تھے جن کی بنا پر حضرت بنی ہاشم پر ان آیتوں کو
نازل فرمایا!

حضرت بنی ہاشم کے نزول کا سبب یہ ہے کہ ان بنی ہاشم کی ایک
لوٹری جس کا نام "سارہ" تھا یہ مکہ مکرمہ سے سفر کر کے مدینہ منورہ بارگاہ رسالت میں
حاضر ہوئی۔ در یہ وقت تھا کہ خیرہ و یتیم اور یتیم علیہ السلام مکہ مکرمہ کو فوج کرنے کے
سبب ہذا کے سامان فرار سے نکلے لوٹری کو دیکھ کر رحمت عام سے دریافت فرمایا کہ کیا تو
نے اسلام قبول کر لیا ہے! لوٹری نے عرض کیا کہ نہیں۔ رحمت عام نے فرمایا کہ پھر تیرے
بھائی اسے کہیں متھو! لوٹری نے جواب دیا کہ میں اپنی نظر سستی اور خطا جی سے
پریشانت ہوں جو کہ یہاں گئی ہوں۔ لوٹری کو حال نہ رٹن کرنا ندان بنی ہاشم کے درد

منہوں کو دیکھ کر آیا۔ ورنہ دوں سے دل کھول کر طرح اس کی یہ دو دانتیں شہر
 صلیبی حضرت صاحب بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی سیڑھی سے چڑھ کر
 تہ نہول سے آئی اس کو دس دینار اور ایک پیر درخت کی اور تہ نہول سے ایک تہ نہول
 مکہ کے پاس کی وادی کی خدمت پہنچا جس کا مشہور یہ تھا کہ

شمسور صلیبی اللہ علیہ وسلم مکہ پر قدم رکھنے کو آئے کریمینہ کو روک دیا
 رہنے میں ہزار لوگ اپنے بچے کو پیوستہ ہو سکتے وہ رو

لوندی نے اس خط دانستہ ہوا کے جوڑے میں پہنچا یہ دور دور سے
 مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی حضرت بیکر ابھی یہ وادی مدینہ بخود دست و پا
 نہیں تھی دور تھی کہ خداوند تعالیٰ نے اسے اپنے محبوب صلیبی اللہ علیہ وسلم دانت کے
 ذریعے اس خط کے مشہور سے منع فرما دیا چنانچہ شمسور صلیبی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
 چند بال تشریف پہ کوشش کی کہ اللہ وجہ کی قیادت میں اس وادی کی طرف روانہ
 سے روانہ فرمایا۔ ورنہ رشتہ دہیز کریم ایک تیز رفتاری کے ساتھ تھم کر کے اللہ تعالیٰ
 کے مقام پر پہنچا اور وہاں ہمیں ایک عورت سے مل گئی۔ اس سے پاس سے ایک بے
 پائندہ کہ ایک خط سب جوں میں مکہ کے نام لکھا گیا تھا۔ وہ حضرت صاحب سے
 اس کو پہنچا اور چنانچہ یہ حضرات روانہ ہو گئے۔ ورنہ عورت کو ایک تہ نہول پہنچا
 پایا۔ جہاں شمسور کریم صلیبی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا حضرت میں رہتی ہوں اللہ تعالیٰ سے
 اس عورت سے نہ سب کیا تو اس سے صاف نہ کہہ کر دیا۔ وہ قہر میں کہنے لگی
 میرے پاس کوئی نہ نہیں ہے مگر شہر نہ سے تڑپ کر فرمایا کہ خبر دے کہ وہ
 فرمان ہرگز ہرگز بھی ہاں پر رہتی نہ نہیں ہاں وہ دنگی دے کہ عورت کو دیا۔ اس نے فرمایا
 کہ تم خود سے دور نہ ہونا کہ وہاں ہرگز نہ کر کے تہ نہول میں سے ایک عورت لے
 ہو گیا کہ میرا کوئی حیدر بہانہ نہ ہو سکتا تو اس نے اپنے پیش روں کے ہاتھوں
 میں سے خط نکال کر دے دیا۔

حضرت صاحب بھی پھر اس نے بار بار دعوت میں حاضر ہو کر یہ خط چھپنے کی کوشش

وَمَنْ يَنْفَعَهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

سَوَاءً الشَّيْئِينَ ۝

اور تم میں سے جو یہاں کرے وہ سیدھی راہ

سے بہتا۔

لَنْ يَنْفَعَكُمْ كُفْرُكُمْ

أَعْدَابُكُمْ وَيَنْفَعُكُمْ

أَنْتُمْ كُفْرُكُمْ وَأَنْتُمْ كُفْرُكُمْ

وَأَنْتُمْ كُفْرُكُمْ ۝

اگر یہ تمہیں پابانی تو یہ تمہارے

دشمن ہیں گے۔ اور تمہاری طرف اپنے

دشمنوں اور زبانوں کو بڑائی کے ساتھ ذرا

ذرا نفوس کی مناسبت سے کسی طرح تم کو

ہو جائے۔

۝

لَنْ يَنْفَعَكُمْ كُفْرُكُمْ

وَأَنْتُمْ كُفْرُكُمْ ۝

يَنْفَعُكُمْ كُفْرُكُمْ وَأَنْتُمْ كُفْرُكُمْ

وَأَنْتُمْ كُفْرُكُمْ ۝

بہاؤ بڑا کچھ کام نہ آئیں گی تمہاری رشتہ

داریاں اور نہ تمہاری دینداریاں تم کے

دعا نہ دے گی نہ تمہیں کب کب کر دے گا

اور اندر تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے!

برادران ملت! آیات مبارکہ کو سبب نزول در ترجمہ میں آپ کو کچھ اب گراں

نہ آتی ہے۔ ترجمہ بخیر منور کیا ہے تو آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ایک مسلمان

کے لئے بڑا بڑا گناہ نہیں ہے کہ وہ کفار و مشرکین کو اپنا دوست بنا کر ان کو اپنا قومی

وفا رزتا ہے۔ کیونکہ ملت کا نسب بنی بیتہ سے ہے جب کہ ہر ایک کے نام ایک ہے کہ

کہ مسلمانوں کو ایک قومی وفا رزتا کو فروں کو بنا دیا تو ہر دو حجابی اور مجاہد ہر ہونے کے

تغاب نہ دندی نہ انہیں نہیں چاہتا کہہ فقد ضل سوا الشیئین ۝

کی نالائک وغیرہ لڑائیاں تمہارے لئے اس طرح تھیں کہ ان کے دشمنوں کو

۱۰ اغیار اور ان کی ساری زندگی کے تھیں چہرے کو غیب و رنہ دیا تو پھر پھر ہر تم

کے ہر کوئی کو کس شے کو کس شے میں!

برادران ملت! آپہ ذرا غور فرمائیے کہ ان آیتوں میں بُخیر

۱۱ الشیئین کی کیا

سے یہ جی پتہ چلے گا کہ مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کی دشمنی کہ دہرہ کی بات پر ہے

قہر رہینہ بہر ہوا ہے رملہ و دوست و دشمن۔ سپنہ پائے واسنہ۔ در ہاک کرنے
 و سہ سہتی کو اس نے ڈنک مارا ہے کہ ڈنک مارا کی پیدائشی قسمت در اس
 کی طبیعت کو فتنہ کی تھانہ ہے۔ بالکل ہی طرح کفار مسلمانوں کو اس نے نہیں ستا کر
 مسلمانوں نے نہ ہا پر ہا پر سب سے بیکار اس نے یہ مسلمانوں کو اپنے ہاتھ در زبان آئمہ سے
 پیدائشی پہناتے ہیں کہ مسلمان دشمنی کا فوہ کی فتنہ سے زور یاد رکھو کہ مثل مشہور ہے
 کہ جیل میں سب سے بہت میں مل سکتی یعنی پھاڑ تو پتی ہڈ سے مل سکتا ہے مگر نہان
 کی فتنہ کی روت نہیں چل سکتی :

کفار کی قسمت | برادرانیت : مسلم دشمنی کفار کی فتنہ ہے ذرا اس کو قرآن
 کی زبان سے بھی سن یہ بے رب غارت میں جبارہ کا مقتدر زبان
 ہے۔

یہی سے ابدان و غیروں کو فتنہ کفار
 و مشہور درمنائیں و غیرہ کو اپنا رز و رز
 بنائے و قاتلین بر لڑائی کی نہیں رہے
 فتنہ کی پہچان بھی نہ سکے دلول کی رز و
 ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 تَتَذَكَّرُونَ أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ
 آيَاتُ الْكُتُبِ وَالْأَنْبِيَاءِ
 وَالْأَرْوَاحُ الْكَاذِبَةُ
 عَنِ اللَّهِ

بر شہدائے منہ سے نکل باق سے
 دشمنی نہ ہم پہنچا ہے در و و جس کو یہ وہ
 سپر سینوں میں چھپا ہے ہوئے ہیں کہ
 اس سے بہت بڑی دشمنی ہے۔

قَدْ بَدَلَتْ أَلْسِنُكُمْ
 وَمِنْ أَفْوَاهِكُمْ وَمِنْ أَزْوَاجِكُمْ
 صَدُّوا عَنْكُمْ الْكَاذِبُ

جو نہ انشیاں کھول کر نہیں سن دیں
 شہیدان کو نہ سمجھو۔

قَدْ بَدَلَتْ أَلْسِنُكُمْ
 تَتَقَالِبُونَ

خبر در سے مسلمانوں کو نہ دیکھ سکتے
 جنت رکھتے ہو مگر وہ تم سے بہت نہیں

كَلَّا تَأْتِيهِمْ أَوْ رَدُّوا عَنْكُمْ
 وَرَبُّكُمُ الْغَفُورُ

بِالْكِتَابِ كَلِمَةً

کرتے جو کہ تم سب کو ہر پروردگار سے

ہو۔

ۛ

در حجب دو قسم ہیں۔ ایک تو جس سے
تو یہ کہتے ہیں کہ تم بھی یہ نہ کہہ سکتے ہو
جب اس کے ہوتے ہیں تو تم مس ذرا پڑتے
غصہ کے ان کے پاس پہنچتے ہیں۔ اس سبب
تم فرما دو کہ اس سے کہو۔ تم پڑھو ان کے
جاؤ۔ اس قدر غیب کا خاکہ ہے۔ ان کے

وَإِذَا كُنْتُمْ فَاعِلُونَ
أَمَّا جِدَارٌ إِذَا حُمِيَ عَلَيْهِ
عَمِيكُو الْأَنْبِلَاءِ مِنَ الْغَيْظِ
قُلْ مَوْتُوْا بِفَيْضِكُمْ
اللَّهُ عَلَيْهِ يَدَايِ الْعَمْدُ وَرِوَا

آل عمران

برادران سہم! سورہ آل عمران کی یہ چند آیتیں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی
ہیں۔ اور ان کی شکوت کی سیکڑوں آیتیں مفسرین قرآن میں سمجھتے ہیں کہ ان کی
اور یہ آیتیں ایمان والوں کے لئے ہدایت کا نور ہیں۔ اور ان کی سیاسی تدبیریں
بہت ہی بڑا تہذیبانہ تجربہ ہیں جو ہندو مسلم اتنی دکانوں کو کھلا اور گراہ کن بنادیا کہ خود بھی مرنے
کے گہرے درگندے گڑھے میں گرے ہیں اور ہندو گاہ خدا کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ یہ تو ہیں۔
یہاں تک کہ جسے تہو رہتا ہے مسیہ وغیرہ مسیہ کے درمیان شادیوں کرتے ہیں۔
کوڈیں، وغیرہ نہ ہر حال پر "قونی" کہتے ہیں، یا "قونی" دھارے میں بہنے کی شکر پڑا کر مس ذرا
کی ایمانی روح کو کھانے کی کوشش کی جارہی ہے اور یہ ملت ہندو شمس موزی گوشت
شہین کی طرح خفا موش۔ بجا پورے جو شہ ہندو شمس کے منہ پر کھانے کی گاہ کی گاہ
حرکتوں کے پردہ پوشش بستہ ہوئے ہیں۔ وہ قدر کیا خوب کہا ہے شہین ہندو شمس ہندو
نے ان سہا سنی درمندر دھاری مولویوں کے بارے میں ہے

یہاں حال ہے امت کے ناخداؤں کا
خیال ہے وحییت کے دیوتاؤں کا
لباس عیسویہ ہے باغی عبادوں کا
دماغ ہے شرمندہ ہواؤں کا

کبھی وٹن، کبھی مزدور، یا کسی کا غم

نہ فکر، شام و نسیمیں تیرے یہ و تر

حسرت یہ تو بہت پر ناظریت ہے کہ زہر پر شکر چڑھا کر، نہیں مٹتی ہیں
 لطیفہ! کے نام پر کھد کھد کر رہا ہوں، کھول کھول کر دیا ہوتا ہے، اسے اسے غم
 اور گھٹیا چیزیں کو بہت ہی ضرورت اور شہ نادر نام رکھ کر مارکیٹ میں فروخت کیا جاتا ہے
 آپ بھی کسی حد تک دانا بننے پر جا کر دو دو کے ڈلوں پر ناظر ڈالنے، آپ دیکھیں گے
 کہ ایک ڈبہ پر موٹے حرفوں میں، "حبیب" لکھا ہوا ہے، آپ دیکھتے ہی چہرہ ک
 جھٹکتے گئے کہ "حبیب" کے معنی "دانا" اور سرائیکی کے معنی "بادشاہ" آپ سوچیں گے کہ یہ
 شاہ پیر بادشاہوں کے تانے پر لائے جانے والے ہیں جو بہت سے گھر دے دے ہول گے
 مگر حبیب آپ کو یہ کھول کر دیکھیں گے تو اس میں "بھگت گوڑ" ہو گا۔ دیکھ لیا آپ نے!
 "بھگت گوڑ" وہ کھجوروں کے تختہ خوب صورت اور شہ نادر نام رکھ دیا ہے۔ یہ دیکھ کر یہ دیکھ
 نہیں دیتی وہی ہے کہ اگرچہ دانا سن کو کہہ دیکھتے، تو رات بھر میں اس کا بہت
 لگاؤ ہے۔ بہت اشیائیں ہیں جن پر لگاؤ ہے اور بھیج دیتے ہوئے اس کا بھی ایک دو تین
 جہاز لے جاتے!

کسی طرح کسی ڈبل پر کسی ہول سے ملے گا۔ "فلوس" تیار شہ نادر یہ نام پڑھ کر آپ سوچیں
 نہیں گئے کہ شاید یہ بہت کم کوئی چیز ہوگی۔ یا کم سے کم مشک و سنہرے کا سو تیرا بھائی
 ہوگا۔ مگر ذہن میں سے نکالیں گے تو "الٹا اس" کا ہوا دانتے کو جس کی صورت اتنی
 مگر وہ کہہ دیتے ہیں "جی ہاں" اور یہ کہ "جی ہاں" کہہ کر کسی کو اس کا جوش اندازہ
 نہ دیا جاسکے تو اس کے چہرے کے چومدی بدن جاسکے گی۔ اور منہ کا منہ بگڑ جائے گا
 اور تین ہوتے ہوتے وہی انجام ہوگا جو جال کوٹھکانے دے کا ہو رہا ہے!
 اس طرح کتب خانوں میں جاسے تو ایک کتاب کے ٹائٹل پر "تو بہت ہی
 نام لکھا ہے۔ آپ خوش ہو کر اس کو اٹھالیں گے کہ یہ سرائیکی ہے۔ اس کتاب سے ایمان
 میں قوت پیدا ہوگی۔ مگر چند سطر میں پڑھنے کے بعد آپ کو پتہ چلے گا کہ اس سے یہ

تو تیرے یہاں نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو تو تیرے یہاں ہے یعنی ساکھ پر ہے۔
 کی وفات ہو جائے گی!

میں نے ابھی اس سب سے ایک زمانے میں 'قوی' کہی اور 'قوی' کے ساتھ
 خوابوں میں اس کا یہ قسم تو تم کے ساتھ ہے۔ تم ان کے دربار میں رہو۔
 ہم کی شہر پر ہی دئی کی سب سے تاکہ فرزند کی توبہ کی تھی۔ تاکہ وہ نہ ہو۔
 کرو یا جائے۔ دربار تہنیت پر یہاں ہی ہو۔ لیکن وہاں سے نہ ہو۔
 جہاں سے ہیں ہوتے پر یہ قسم شہر ابھی پر وہاں پر ہو۔

میں تو ان ملک فروش مولویوں کی کہ موت سے ہم سے نہیں ہوتا۔
 کو ان کے سو درجہ حیات کو دے دے۔

غم کے مارے جو مسکرتے ہیں۔ آنسوؤں کو پسینہ سے دیکھتے ہیں۔

مہربانی، غلوں، بندہ دئی۔ ہمت کے یہ کیا فریب سے ہیں۔

واسطہ سے پر اسٹہ ہوں۔ غیر کیا نہ یاد آئے۔

بہر گیت ہم کو تیرے فروشوں کی جمیعت سے چھوڑنا نہیں ہے۔ تو یہ تو ہم
 لوگوں سے یہ کس ہو چکے ہیں۔ مگر ہمیں تو قید الٹی ہے۔ ہر وہاں ہر وہاں
 کے جاں نشینوں سے ہوتا ہے۔ تو ان سے کچھ فریاد کیا کہ تم اپنے اور ہمارے دشمنوں کو

دوست نہ بناؤ۔

میں نے ابھی کی قسم! تم، غلوں، بندہ دئی، قوی، تہنیت، کتاب سے یہ دربار ہے
 کہ زمین پرست سکتی ہے۔ دربار کے دت پرست ہونے کی۔ تو ان سے کچھ نہ ہو۔
 ایک دت دت ہونے کا۔ چاند اور سورج کی ششٹی ششٹی ہو سکتی ہے۔ دربار کے دت
 تو ہونے کی رہا۔ مگر ان کی زبان نہ کہی ہو۔ نہ بدل سکتا ہے۔
 شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ شجہرہ
 بدلتا نہیں۔ دربار کی تہنیت پر اسٹہ ہوں۔ ہر وہاں ہر وہاں
 دربار کے دت ہونے کا۔ چاند اور سورج کی ششٹی ششٹی ہو سکتی ہے۔ دربار کے دت

کو ذرا بڑا ہونا نہیں ہو سکتا ہے

بہر حال سنیوں کی چنانچہ نہیں ہوں۔

نہ ان بات بہت ہی سنی، نہیں ہوں

کے سنا، سنیوں کے اپنی واپسی ہی بتاؤ، تو ہر سنی اپنے رب کے

فرمان اور حکیم قرآن و حدیث سے قرآن و حدیث سے رہتا ہے، ہر سنی

عقیدہ و رسم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

ان پر عمل کرتا ہے، ہر سنی اپنے رب کے حکم سے رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

کیا خوب کہا ہے؟

بہر حال سنیوں کی چنانچہ نہیں ہوں۔

نہ ان بات بہت ہی سنی، نہیں ہوں

کے سنا، سنیوں کے اپنی واپسی ہی بتاؤ، تو ہر سنی اپنے رب کے

فرمان اور حکیم قرآن و حدیث سے قرآن و حدیث سے رہتا ہے، ہر سنی

عقیدہ و رسم کے ساتھ ساتھ قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

کیا خوب کہا ہے؟

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سنت و قرآن کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، ہر سنی

سے فرمایا کہ دوست بھی تم میں ہیں۔ اور دشمن بھی تم میں ہیں۔ تین دوست کون کون ہیں؟ سنو
 حَبِيبُكَ . وَحَبِيبُ حَبِيبِكَ
 ایک تیرا دوست دوسرا تیرے دوست کا دوست
 وَعَدُوكَ . وَوَعَدُوكَ .
 اور تم دشمن کون کون ہیں؟ سنو!

عَدُوُّكَ . وَوَعَدُ حَبِيبِكَ
 حَبِيبُ عَدُوِّكَ .
 ایک تیرا دشمن۔ دوسرا تیرے دشمن کا دوست
 تیسرا تیرے دشمن کا دوست۔

بسم اللہ! کہتے تجربے کی اور کتنی افواہ بات ہے کہ ایک دوست تو وہ ہے کہ وہ
 خود تم سے محبت رکھتا ہے۔ اور ایک دوست وہ ہے جو اگرچہ تم سے قریب
 نہیں رہتا۔ مگر تمہارے کسی دوست سے محبت رکھتا ہے تو تم سے اپنا دوست کے
 دوست کو بھی اپنا دوست ہی سمجھو۔ اور ایک دوست وہ بھی ہے کہ جو نہ تم سے
 رکھتا ہے۔ نہ تمہارے کسی دوست سے محبت رکھتا ہے۔ مگر وہ تمہارے کسی دشمن
 دشمن سے۔ تو وہ یقیناً اپنے دشمن کو شکست دینے کے لیے تمہاری طرف سے ہتھیار
 بڑھائے گا۔ تو تم اس کو بھی اپنا دوست ہی سمجھو۔ اسی طرح تمہارا ایک دشمن تو وہ ہے
 جو خود تم سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور ایک دشمن تو وہ بھی ہے جو اگرچہ تم سے قریب
 رکھتا۔ مگر تمہارے کسی دوست سے دشمنی رکھتا ہے۔ تو تم اس کو بھی اپنا دشمن ہی سمجھو
 اور ایک دشمن وہ ہے جو نہ تم سے دشمنی رکھتا ہے۔ نہ تمہارے کسی دوست کا دشمن ہے
 مگر وہ تمہارے دشمن کا دوست ہے۔ تو تم اس کو بھی اپنا دشمن ہی سمجھو۔

حضرات گرامی! اب جب کہ آپ نے دوست اور دشمن کی شکلوں کو جان لیا۔ تو اب
 فیصلہ کیجئے کہ کفار آپ کے دوست ہیں یا دشمن؟ اب یہ تو طبیعت دشمنوں کی ہے کہ
 تینوں قسم کے دشمن ہیں۔ آپ بار بار سن چکے کہ قرآن میں خداوند قدیر کس قسم کے
 عَدُوِّ عَدُوِّكُمْ یعنی تمہارے دشمنوں کے دشمنوں کو بتا رہا ہے
 دوست اللہ کے بھی دشمن ہیں۔ در تمہارے تمام دشمنوں کو جو دوسری دنیا کے
 بھی یہ دوست ہیں۔ بلکہ یہ تمہارے دشمن بھی ہو گئے۔ تمہارے دوست کے دشمن بھی ہو گئے۔

اور تمہارے دشمن کے بھی دوست ہوئے۔

سفر تکرانی: اب جب کہ یہ ثابت ہو گیا کہ کفار و مشرکین تمہارے دشمن ہیں۔ تو بزرگ
ان سے محبت رکھیں۔ وہ تمہارے دشمن کے دوست ہیں۔ رقم من
جنگ کہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہی ہوتا ہے۔ تو پتہ چلا کہ کفار و مشرکین سے دوستی و محبت
کرنے والے، خود وہ کسی صورت میں ہوں، کسی لباس میں ہوں خواہ وہ اپنا کچھ بھی نام رکھیں
درکت بھی اپنی قسم دوستی کا ڈھنڈو روٹھیں۔ مگر خدا کی قسم وہ یقیناً مسلمانوں کے دشمن ہی
ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ زبان الہی لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
پر عمل کرتے ہوئے نہ دشمنوں کو چنی ہو، نہ اپنا دوست نہ بنائیں۔ بلکہ یہ سمجھ کر کہ یہ مسلمانوں
کی صورت تو نہیں مسلمانوں کے قونی بدن کے سڑے ہوئے اعضا ہیں ان کو اپنے گتھگ
رکھ کر اپنے قونی بدن کو سڑتے اور برباد ہونے سے بچائیں۔

سفر تکرانی: میرا خیال ہے کہ شاید آپ میری اس تقریر
موا لا تومنوا بالکفر سے اپنے دل میں ایک بہت بڑا ضحاک و منہ پراب
محسوس کرتے ہوں گے۔ اگر ہم اللہ اور رسول کے دشمنوں سے بائیل گتھگ
رہ کر زندگی بسر کریں گے۔ تو ہماری معاشی اور سماجی زندگی بالکل تباہ و برباد ہو جائے گی
۔ کیونکہ نہ ہم تجارت کر سکیں گے۔ نہ کوئی صنعتی کارخانہ قائم کر سکیں گے۔ نہ کوئی
مستند و مددوری کر سکیں گے۔ نہ رفاہ عامہ کا کوئی کام ہو سکے گا۔ کیونکہ ملک ہم کے نزدیک
کا تو دن محاسن کے بغیر کسی طرح نہ رہی ملگی اور پھر زندگی برقرار نہیں رہ سکتی۔ اس سے
ہم کسی طرح نہ دشمنین و مشرکین سے بالکل کٹ رہے کش ہو کر زندہ رہ سکیں گے؛

تو یہ اور بات ہے! مذہب الہی طرح سمجھ لیجئے کہ دین اسلام انسانوں کی زندگی کو
تباہ کرنے کے لئے نہیں آیا ہے۔ بلکہ دین اسلام تو انسانی زندگی کو سنوارنے، اور اس
کو آج ترقی پر پہنچانے کے لئے عالم وجود میں آیا ہے۔ اس لئے ہرگز ہرگز کوئی تقسیم
کو کسی شک و شبہ کی شے نہ ہو سکتی ہے۔ بلکہ انہماکی حادہ دینی، اور نہ وہ بصیرت کے
ساتھ قرآن کے احکام پر مشرک رہے، اور غور فرمائیے کہ قرآن نے لا تتخذوا عدوی وعدوکم
اولیاء سے فرمایا ہے۔ یعنی کفار سے دوستی کو حرام نہیں فرمایا ہے۔ کفار کے

مختار خرید و دوست داشتن دین ایک ساتھ اسے بیٹھ اور دنیا کی ممانعت کو فراموش
قرار دیا ہے۔

عزیزانِ کریم! خوب اچھا طرح پر سلیقہ اور ذکاوت سے اسے ایک سید
مؤاخذۃ دوستی اور ایک بے مصلحت دوست (یعنی دین) اور قیام و پرورش
مصلحت اور حق قرآن و فرمانیہ سب سے کہ شہادتِ مہم کے ساتھ مؤاخذۃ دوستی
ناجائز و حرام ہے۔ اس سے یعنی خرید و فراغت دین دین پر مصلحتیں سب سے زیادہ
مصلحت کے لئے مؤاخذۃ دوستی سے زیادہ مصلحت کے لئے مصلحت ضروری ہے اس لئے
بے کرا ایک شخص سے آپ بزرگوں سے مصلحت خرید کر سہارے میں رکھ کر ان کی سند
آپ کی دوستی اور نسبت پر مؤاخذۃ دوستی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص سے آپ کی دوستی
کو جو آپ کی دوستی دین دین سے زیادہ کریں۔

فقہان و شیعہ یہاں کے ساتھ مصلحت کر کے کوئی عیب نہ کہ آپ بزرگوں کے
ساتھ مصلحت کر سکتے ہیں قرآن ان لوگوں کے ساتھ دوستی کو منع کرتا ہے جو
غیر دارانِ دین کو اپنا دوست بنا کر ان کو اپنا قوی و مددگار بنائیں اور دین
دینی و قوی سال میں ان لوگوں پر امتحان دین کریں۔ یہ بیوقوفان و دین سے شیعہ و سنی
ادرات لوگوں سے نسبت کر کے ان کے کندی شکر کو بزرگ و بزرگوں کو عیب دینا اور اپنے
مصلحتی مسائل پر چاروں کی طرح مستقیم اور بدتر سنی و کفر و شیعہ کے ساتھ نسبت
تی تعلقات درمیں بولیں۔

برادرانِ مہم! کون نہیں جانتا کہ اس بدست کی خراب بدست بہت ہے۔
وہ انسان کے رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ مگر بدست تجارت وہاں پر انسان کو جو نہایت
بہتر و مکر و دشمنی کا تہ نہایت ہے کہ "سند" میں قوی کی دیر چھوٹے
دیر تک وہاں ٹھہرنے کی ضرورت ہے کہ آپ سند میں چھوٹے کی ضرورت
پڑے ہیں تو جب تک کہ وہاں کے سوا دیکھ کر ہرگز نہیں دیکھیں۔ اس میں دشمنی
سہ اپنی دنیا کی درمیان شہادتوں کے سب سے قوی رہے۔ دین و دنیا کے
جس سے آپ کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ اگر آپ نے ضرورت سے زیادہ دیکھیں کہ

سینتیسوال و عظم

مُفَقِّہِ اُسے کتاب

ہو اگر نیت بڑی اچھے عمل بے کار ہیں !

جانتا ہے دُروغہ کی مثل نگہیاں رات بھر



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محدثہ و تصدیق علی مرسوئہ اسکریم

معدن قدر قدر اللہ تدی فی کتبہ الیہ الیہم و عذبت ابداً و تری

اعوذ ب اللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا كَانَ لِلّٰهِ يَبْدَأَ السُّؤْمِيْنَ عَلَى مَا أَرَادَ عَلَيْهِمْ يَكُنْ
يَبْدَأُ السُّؤْمِيْنَ مِنَ السُّؤْمِ وَأَمَّا كُنْ السُّؤْمِ يَكُنْ
السُّؤْمِ وَبِئْسَ السُّؤْمِ يَكُنْ السُّؤْمِ يَكُنْ السُّؤْمِ
بِئْسَ السُّؤْمِ وَبِئْسَ السُّؤْمِ وَبِئْسَ السُّؤْمِ

آل عمران

برادران ملت ایک ایک درجہ درجہ و شریعت پرست

میں آتش غیبت و غضب کا ایک تیز بھڑک اٹھا۔ درمیان میں جوش و خروش میں پارسے کی
 عرج سے قرار پھرنے لگا غرض نبی برحق کے خدات فی حقوں کا یہ شور مچا ہو گیا اور یہی
 پہلے مچ گئی کہ مکہ کی زمین دہل گئی اور تمام مہاجرین کا سکون خراب ہو گیا۔ کراہت و کلام
 محمد رسول اللہ کے نعرہ حق سے ایک ایسی فضا پیدا ہو گئی کہ جس کے ہر سانس
 میں اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

وہ بھلی کا کرکھ تھا یا نوست پادی

حسب کی زمین جس سے ساری ہادی

برادران ملت! حضور نبی برحق کے خدات سارا مکہ صدف کر ہو کر نکلتا ہے۔

مطرت بھی شور و غل مچا اٹھتا ہے کہ۔

تَجْعَلُ الرَّيَّةَ رِيشَةً وَاحِدَةً
 یعنی یہ زمین پرستندہ سے ہم ہمیشہ کی طرح

اِنَّ هَذَا شَيْءٌ نَّجِيٌّ ۝

تھو ادباً قیام بہت ہی عجیب بات ہے۔

ہر جگہ یہی شور مچا اٹھتا ہے کہ سب

غضب ہو گیا۔ شور و غل و دیرمت کرور دیکھو عبد اللہ کے بیٹے محمد نے جو

نہ دن کو مکہ کے نٹ گھنٹ کے ساتھ ملک بدر کر کے بلکہ غنیمت جیتی سے مکہ کی

خدا سے واحد کی خدائی ہر عورت کر دیا لہذا اس سے سب دوا اپنا دوا کی مدد سے

اپنے خداؤں کی امداد کے لئے تن میں دھمکن کی بازی لگا دو۔ اور جب قیمت پر چلی گئی

جو عبد اللہ کے بیٹے کی آواز تھی دو بادور۔ اس کا کہنا الحق کے پروردگار کی دھمکی سے

آسمانی میں بھیج دو۔ تاکہ مکہ کی انداز میں اس سوئے ہوئی کی نامور دنیا کی بنی

نزدہ جائے!

پتا نیچہ فرمایاں کے پراٹھ ہو جائے

ایمان کے خلاف شیطانی ہلال اور دین برحق کے بادشاہ کو سامنے

کے لیے مکہ دے لے طاعت کے شیعہ خاندان بنانے کے۔ خود شرک کے بڑے

بڑے گروہ نے سب سے پہلے یہ اسکیم بنائی کہ رسول برحق کے خدات قسم قسم کے

ارضی اللہ من تبع سخی بنہ تمجیداً

حضرات! اہل مکہ کے جو یہ منظر دیکھ رہے تھے ان کے ہوا میں لرزے اور جھلنے سے
اپنی سخی زبان سے پل پل سے فسوس ملتے ہوئے کہتے تھے "در مذودہ میں ایک ایک دوست
میں تک پہنچ رہا ہے۔ اور سب سے سر بڑھ کر پوری دنیا کو زلزلے سے تھرپڑ رہا ہے کہ کورس
بیک کے تمام پرہیزگاروں کا جان تو بکھر چکا ہے۔ درختی برقی کوہنہ مگر سب کو زلزلے
ساری کوششیں رہیں۔ اور تمام دیس کا ریاں ناگہم ہو گئیں۔ یہاں سب یہ پوچھ رہے تھے
کہ قرآن کی کون سی کسی کے کلمات میں نہ پڑنے سے پاس سے رہا جب ہی اور یہاں تک
نہی پیغمبر خدا قرآن کی تلاوت فرمائیں۔ تو راستہ رک و دوڑ کسی کو نہ سکا۔ یہاں سے
ہی نہ دوڑا اور تانی پریٹ پیٹ کر۔ دریاں بھاگ کر اس قدر شور مچا رہے تھے کہ
قرآن کی تلاوت کوئی سننے ہی نہ پاسے۔ پتا چلے قرآن مجید میں سب حضرت جبریل
نے کفار مکہ کی اس سیم کو یہ دعویٰ کر رکھا ہے جو ہے۔ شہ و ذبا کا کہ

وَقَرَأَ الْقُرْآنَ سُفُّوْا رُكُوعًا مُّقْبِلًا

یعنی ان کے پاس سے یہ پڑھو۔

إِنَّمَا السُّرَّانَ وَالْقَوَا فِيهِ مَعْتَكِفًا

قرآن کو سنو ہی مت۔ اور قریب قریب

كَغَلِيْبُوْنَ ۝

چھپ کر رہو۔ کہ قرآن سے

(رحمۃ اللہ علیہ)

قرآن سے سب بھاگے۔

پتا چلے مکہ والوں نے یہاں کوششیں کر دیں کہ قرآن کی تلاوت میں نہ پڑے
مگر خدا کی شان کے لئے

بہیں چھوٹوں سے یہی سب بھلی نور پروردگار کی

ہو۔ روکے تو کشتی میں نہایت سب مسافر کی

کفار مکہ کی کوششوں کے برعکس جسے منبہ و تہیہ تھا۔ یہاں تک کہ مذہبوں

کے سامنے مکریدوں کے پاس سے بھی نہ آیا۔ وہ کوششیں نہایت ہوشیار اور بین برائی کے

متدش کی ہرگز نہ رہیں۔ ان کے ہمارے دن سے یہی ٹھہرا ہے۔ اس کے قرآن سننے

میں در مسلمان ہوئے ہی رہے۔ اور مسلمان نہ ہونے والے سے کہتے رہے کہ

کہ اسد م اور مسوں کوٹھانے کے سے پانچوں کام بند۔ یعنی کچھ ایسے لوگوں کو منتخب
 کرو۔ جو مسوں کی سورتوں میں ہوں جو مسوں کی طرح نماز و روزہ و رشتہ و زکوٰۃ سے
 پابند ہوں۔ جو اسد م کا بپا وہ اور ہمد کر مسوں میں ملے جیسے رمیں۔ در اندر انی نور
 پر اسد م کی پڑوں کو کھو کھو کر رہیں۔ اور مسوں میں مل جیل کر کے دیکھیں۔ یہ مسوں
 چھانچہ پانچوں کام تیار ہو۔ در کتہہ مکہ و مدینہ و یوں کی سازش سے ایک ایسا روزہ بن
 گیا۔ جو ہفت سو تو سکن سے تھوڑا اپنی زبانوں سے مسکن ہونے کے عزم کرتے تھے۔ در
 ت کے دلوں میں کتہ کی نباشت بھی ہوئی تھی۔ در ت کے دلوں کے درخت کے درخت
 میں اسد م کی حالت کا ایسا زہم چسپ رہا تھا کہ یہ لوگ دن رات اسد م کو دیکھتے تھے۔ در
 رسول کی نمانت میں ہر گرم رستے تھے۔ و اسد م کی ترقی و در رسول کی نمانت کے
 بلند میتروں کو دیکھ کر بغض و عداوت و اسد م کی اک میں جیسے رہتے تھے۔
 یہ لوگ ایک طرف تو کفار تھے۔ تہائی کہ تھقی، در وہاں مذہبیت رکھتے تھے۔ در
 دوسری طرف مسوں کے ساتھ دان رات اپنے مسکن ہونے کا کوشش کرتے رہتے تھے۔
 برادرات ملت! کتہ رکھتے پانچوں کام و دینی تھناک گردہ سب سے کتہ
 و نہایت میں منافقتیں کہا گیا سب سے یہ لوگ مکر و فریب، اور دسیہ و چال کے
 میں ایسے پارہوں میں تھے کہ ان کی تہ میں دنیس پرانیس کو بھی پسینہ آتا تھا۔
 چنانچہ قرآن مجید میں حضرت تہ میں یہ لہ سنہ رشتہ دہا یا کر۔

یُغْضِبُ عُنُونََ الَّذِينَ فِي الدِّينِ	یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو غور
أَمْتُوتِمْ وَبِمَا يُخَدُّ عُنُونََ	دیا چاہتے ہیں اور تہ میں یہ لوگ
أَنْتُمْ لَمْ تَأْمُرُوا بِشَعْرُونِ	خود اسپتہ آپ کو فریب اسے سب سے
بہ (بہتر)	کر نہیں اسے شکر نہیں!

اور مسوں کو یہ سب سے کہ یہ لوگ اپنی دوزخی پالیسی، در منافقت و چال و چارہ
 و رستہ خویشی کے بغیر بچا کر رہتے تھے۔ اور دوزخوں بامتوں میں مدور رکھتے تھے۔
 قرآن کریم گواہ ہے کہ۔

كَذَٰلِكَ يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ
تُكْفِرُ الْمَرْءُ بِمَا كَفَرَتْ
لَا تُكْفِرُ الْمَرْءُ بِمَا كَفَرَتْ
مَعَكُمْ وَلَا تَكْفُرُ الْمَرْءُ بِمَا كَفَرَتْ

(پتھر)

یعنی عیب یہ لوگ یہاں سے تھے
تو یہ کہتے تھے کہ ہم تو مومن ہیں۔ اور
جب پیشہ شیخوں کے پاؤں سے ہوتے
ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ
ہیں۔ ہم تو یوں ہی ہنسی کرتے ہیں۔ اور
مسلمانوں سے مذاق کرتے رہتے ہیں۔

غافل یہ منافقین ہجرت سے غافل ہیں۔ اور زود در۔ درج و زکوٰۃ کے پابند یہاں
نہیں کر رہا وہیں کرتے۔ اور مرد باطن میں یہ لوگ چمکے کافر تھے۔ اور صدم و ہنسی صدم
سے۔ اللہ علیہ وسلم سے بدترین دشمن تھے۔ چنانچہ ہر موقع پر یہ لوگ صدم کوٹھانے
اور رسوں برتنی کے جگہ رو چھوڑنے پر ہر وقت کو سرنگوں کرنے کی کوششوں میں لگے
رہتے تھے۔ اور اپنی عیب کاریوں سے متنبہ نہ رہتے۔ رہتے تھے۔ ایک طرف تو یہ
دک اپنے بیٹے و سہیل کو اپنی لڑکی کے مسئلوں کے ساتھ ملے جیسے رہتے۔ اور مال
نہایت میں لگا کر رہتے تھے۔ اور دوسری طرف کو لڑکی کے پاس سوئی بن کر گذارنے
پس تمہیں درستی است اصول کیا کرتے تھے۔ غافل دونوں باتوں میں مائل رہتے تھے۔
اور ہرچند خوش و خرم رہتے تھے۔ اور یہاں بہت تک اپنی من مانت نہ رہتے تھے۔
خوب خوب نہ دیکھتے رہتے۔

مگر جب یہ لوگوں کی شرارتوں کی انتہا ہوئی۔ اور باپ کا گھر ہر چار تو پھر تہہ پیر
نہایتی کے نہ ہوئے۔ اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میں نے علیہ السلام کے بعد
آپ لوگوں کے سامنے کیا ہے؟
تو یہاں آپ نے اپنی توجہ کے ساتھ اس آیت کا ترجمہ سے علت فرمائی
رہا و خداوندی سبب کہ۔

یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حال

پر پہنچانے کے لیے انہیں جس پر تمہیں عیب تک

مکہ ان کے لیے کہ انہیں

مکہ ان کے لیے کہ انہیں

الْخَبِيثَاتِ مِنَ الْمُحْضِرَاتِ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ
عَنِ الْغَيْبِ وَبَكِنِ الْوَعْدِ
بِئْسَ رُسُلًا مَن يُشَارِبُوا

گندہ سے کہ انہوں نے سب سے بدتر ہے
اور اللہ کی یہ نشانیں نہ ہوں
لوگو! تمہیں غیب سے نہ ہوا ہے
یہ تمہارے ساتھ ہیں جو تم سے

فَامْنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَإِنْ تَرَوْهُم مُّوَدَّعًا فَسَبِّحُوا
أَعْلَىٰ كُلِّ مَنزِلٍ

تو تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر
یہ کہ اگر تم ان کو دیکھو تو ان کو
سب سے اونچے مقام پر

مَنَاقِبِهِمْ سُبِّحَانُ

حضرت کریم! اے ایت کے لئے ہے
منافقتیں کے لئے کہ پردہ پاک ہوں

بِئْسَ كُفْرًا كَرِهَ اللَّهُ مُبْدَاهُ
وَمَتَّعَهُمْ حُرُوفًا يَكْفُرُونَ
مُنْفِقُونَ ذُو رِمْلٍ مُّدْبِرِينَ
مَرَدُّوا إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ كَمَا كُنْتُمْ
لَهُمْ نَفَقَاتُهُمْ تُنْقَضُونَ بِنَرٍّ
فَمَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابِ
الْعَذَابِ

یہ کفر ہے جسے اللہ نے بدتر بنا دیا
اور ان کو کلمات سے کفر کرنے کے لئے
منافقوں کے لئے کہ وہ دھوکہ دیتے ہیں
وہ لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں
لیکن ان کے لئے ہے عذاب کی آگ
پھر دوبارہ ان کو عذاب میں

بِئْسَ كُفْرًا كَرِهَ اللَّهُ مُبْدَاهُ

یہ کفر ہے جسے اللہ نے بدتر بنا دیا

حضرت کریم! اے ایت کے لئے ہے
منافقتیں کے لئے کہ پردہ پاک ہوں
یہ کفر ہے جسے اللہ نے بدتر بنا دیا
اور ان کو کلمات سے کفر کرنے کے لئے
منافقوں کے لئے کہ وہ دھوکہ دیتے ہیں
وہ لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں
لیکن ان کے لئے ہے عذاب کی آگ
پھر دوبارہ ان کو عذاب میں

یہ کفر ہے جسے اللہ نے بدتر بنا دیا
اور ان کو کلمات سے کفر کرنے کے لئے
منافقوں کے لئے کہ وہ دھوکہ دیتے ہیں
وہ لوگ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتے ہیں
لیکن ان کے لئے ہے عذاب کی آگ
پھر دوبارہ ان کو عذاب میں

یک منافع کا نام سے کر پکارا ورنہ بیکار

تُخَوِّفُكَ لَنْ فَتُخْرِجُكَ مِنْ دَارِكَ

یعنی اس کے غریب اور غمناک ہو جائے گا

مَنْ خَفِيَ

اس وقت میں جوئی میں پتیلیں لٹائی ہوئی تھیں۔ ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسجد سے باہر نکال کر جوئی میں ڈال دیا۔ اور وہاں سے وہاں سے

دوسرے غریبوں کو نکال کر جوئی میں دیا جائے گا۔ اور تیسرے غریبوں کو جہنم

میں بھیجا جائے گا۔ یہاں تک کہ جوئی میں بڑا غریب رہے۔

یہ حدیث سوریہ میں ہے جو خدا کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غریبوں کو

پہنچائے گا۔ اور ان کے دل میں سے ہر گز رنج و غم کو نکال دے گا۔

کہ منافع میں کوئی چیز نہیں ہے جو اس سے بڑھ کر ہو۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ

یہ حدیث سوریہ میں ہے جو خدا کا وعدہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ غریبوں کو

پہنچائے گا۔ اور ان کے دل میں سے ہر گز رنج و غم کو نکال دے گا۔

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا فِي مَالِكُمْ

یہ حدیث سوریہ میں ہے جو خدا کا وعدہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ غریبوں کو

پہنچائے گا۔ اور ان کے دل میں سے ہر گز رنج و غم کو نکال دے گا۔

فرید و سب سے زیادہ ہے یہ حدیث

کہ اگر تم میں سے کوئی شخص

آؤت رسول چسپ نہیں سکتی | حضرت گرجی آپ نے کیا فرمایا

و دشمنی کو چھپانے کے لیے یہ رسول جتنی کئے۔ جہوئی تھیں کہیں سے رہے۔ رسول جہوئی
کی فریب کاریوں اور مکاریوں سے اپنے نفاق پر پردہ ڈالتے رہے۔ نہایت سست
روزہ رکھتے رہے۔ حج و زکوٰۃ کے پابند رہے۔ بہادریوں میں شریک کرتے رہے۔
اپنے ساتھیوں سے ہر دم ہر قدم پر پیروی کو شش رکھتے رہے۔ رات سو رہا
تو نیند نہ آئی۔ سب سے پہلے میں مندر رہا۔ سب سے پہلے ہوتا۔ سب سے پہلے
دیکھ لیا کہ خداوند جب روئے رہا۔ سب سے پہلے چھپے ہوئے کفار کا پردہ کس لایا۔
یہ نیکار کس نے۔ دونوں جہاں میں ذیل و نور ہو گئے۔

اور مسلمانوں! یاد رکھو کہ یہ عذاب خداوندی صرف زمانہ رسالت میں سکنا تھا
کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ قیامت تک آنے والے تمام امتوں کا ہے۔ جو
کہ وہ قیامت کے برسے میں اپنے نفاق و شقاق کو چھپانے کی کوشش کریں
مگر خداوند ذرا جلدی و توجہ سے ایک دن نورانی پردہ ہٹا کر ان کے
عذاب دارین کے وبال میں ڈال دے گا۔ کیا خوب ذمہ دار! حضرت تھوڑی سی
الرحمۃ نے کہہ دیا

وہابی گروہ اخفا می کند جنس نبی میمنہ

نہاں کے مانند آپ رسول خداوند

یعنی اس دور کے منافقین وہابی گروہ نبی کی دشمنی کو چھپاتے ہیں۔ مگر جلد

راتر سس طرح چسپ مکتا ہے۔ جن کے ذکر کے لیے نہیں منکر کی جاتی ہیں۔

چنانچہ بڑے واقعات میں صرف دو واقعات میں اس وقت آپ کو نہ

دیتا ہوں۔ جو جید بات سمجھیں۔ ذرا توجہ سے سنئے!

حضرات! بیحدی شیعہ کے پیروں کو جواب

محمود پانی مولوی کی درست | نے یہ بیان دیا کہ ایک مرتبہ بیحدی میں ایک

وہابیوں کو یہ بات کہ یہ ہے جو بہت سی زبردستی اور جبر سے لڑ رہا ہے اور خدا کی راہ
میں شہید ہو رہا ہے۔ سو وہ وہاں کے فضائل پر ایسے اور نیک تر مقرر کرتا ہے کہ یہ جانی کے
سے کہ وہاں پر مومنوں کے دربار میں اس کے اس کا گرویدہ ہو گیا کہ روزانہ ہزاروں
سائیکل کے انجنوں میں شہید ہو رہا ہے۔ جیسے کہ کسی سٹیٹ میں
جس لوگوں کو یہ بتایا کہ یہ وہابی ہے۔ تو تو تم پر ہم ہوسکتے۔ درستی کے کہ یہ
بڑا مال رسالہ وہابی کو نکال سکتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ یہ مولوی جیہتی کی تقریریں
کرتا رہا۔ اور دونوں ہستوں سے نذرانے کی رقم جو دن بہ دن ہوتی ہے۔ وہاں کو یہ
کہی کہ یہ مریض مریض رہتا ہے کہ قدرت خداوندی کا یہ دستور ہے کہ وہی مریضوں
کے ہوش ہوں اور وہاں ہوتا ہے کہ چنانچہ اس مولوی کا جی ہی جی ہو۔ کہ
ایک جیت ہی رہا ہے کہ یہ ایک دم یہ کہن شہادت کر دیا کہ مسلمانوں خدا کی قدرت
یہ قدر ہے کہ قدرت خدا سے کہ ایک رسول اللہ کی ہیئت سے۔ خدا
پر پابست و ایک جیت ہی رہا ہے کہ رسول اللہ پر کر دے۔ مولوی کا
یہ سب کہ یہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
کہاں ہی کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
غریب کوئی کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
یہ کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
کہتے ہیں کہ یہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
یہ کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
ہیں کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
ہو جائے کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
مشتعل ہوئے کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
مولوی کو کہتے کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت
کہ وہ کہ رسول اللہ کی ہیئت سے کہ وہاں کے کہ وہ ایک ہی جیت

ہات لی پڑھان پڑ در مان لیا کہ وقت ہی یہ جو پانی مولوی بہت ہی جتنی قلم و دہانی
مولوی تھا!

استغاثہ۔ اسی طرح احمد آباد کے ایک لکڑی
اکبر احمد علی مولوی کی خدمت

احمد آباد کے محلہ جال پور میں جیوا جلی قلمی کی مسجد میں اکبر احمد علی مولوی صاحب
تہ تیغ ہوئے وہاں ہی تھے ہر سال بارہویں شریف کا وقت بیٹن یا کہتے تھے۔ یہ
اندازہ میں تحریر کرتے تھے کہ کسی کو کہتی یہ شہید بنی نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ
مذہب ہوں گے مگر آخر تائیکے ہا آخر دستور مذہبی سے ایک دن پہلے شہید
مذہب اک پر نازل ہی فرما دیا۔ اور اس کا پردہ اس طرح نکال دیا کہ وہاں ہی
دعوائے ہو کر ہمیشہ کے لیے احمد آباد سے فرار ہو گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام
نے ان کی بیعت کرتے ہوئے انہوں نے ایک جتن میں یہ کہا کہ حضور! یہ ہمیں
ہر ایک دم ناموں اس کی زبان پر یہ ہے کہ اس کے ساتھ رہا ہے۔ سب سے
نہیں تھے۔ تو اس میں کیا خاص بات ہے؟ جہاں کا ہی سب سے نہیں ہوتا۔ شیخین ہا ہا ہا
نہیں ہوتا۔ ہوتے در حیرت کی گئی سب سے نہیں ہوتا۔ سب سے نہ ہونا کوئی اہمیت نہیں ہے۔
حضرت مولوی کی زبان سے اس بیچ ہوا۔ اس کا ثمن تھا کہ ایک روز میں
نہیں و شریف میں اپنے سے باہر ہو گئے۔ اور ایک قیادت ہوئے تھے۔ دو دن
میں پہلے پڑ کر رہنے سے گھسیٹا۔ اور فرشتے پڑ دیا۔ اور دو دن سے ہاتھ در دھاس سے
اس قدر سے ہاڑ کی مرمت کر دی کہ پڑے تو پڑے ہر نیک سے کہ دو دن سے
در مولوی صاحب نے بڑی مشکل سے جان بچا کہ اپنی قیادت میں پانچ دن رہے تھے۔
صاحب کہتے تھے کہ میں ان مولوی صاحب کا بھی کوئی جانتا تھا۔ اور ان کے یہ کہ
تھا۔ بدھیتا ہی تھا۔ ان واقعہ کے بعد میں جب ان کے پاس گیا۔ اور میں نے کہا کہ ایک
سے اپنی بہترین تحریر میں یہ گندہ بروزہ کہاں سے در کیوں مل دیا۔ تو وہ مولوی صاحب
کے انسو سے کہتے ہوئے کہتے تھے کہ جہاں احمد علی شہید بن گئے تھے۔ وہاں

کس طرح ایک دم میری زبان پر یہ الفاظ آ گئے !

حسنات۔ کس واقعہ کو سن کر حضرت ضیاء سب فرمایا کرتے تھے کہ واللہ! مجھے تو
اس عین ایتھیں حاصل ہو گیا ہے کہ ہر منہ بھوں کے دل کی خواہش کچھ شے بھی نہ ہو
بہرہ ور یا قیامت سے اور اللہ تعالیٰ تعالیٰ میں اور کسی نہ کسی طرح ہر منہ بھوں کی ہر منہ بھوں کو منظور
ظاہری فرما دیتا ہے۔

بہر گیتھیں یہ عرض کر رہا تھا کہ دشمنانِ رسول ایک اپت کو چپا میں در منہ و در منہ
درج و درج کو تو در کچھ نام کی عبادت کا وقت سب درجہ کر اپنے منافی کو پر شیعہ و رکعت کے
سے خواہش ہر سون تہریر پر کر رہا تھا مگر امتد تہانی کو وعدہ ہے کہ حقیقی یسیر
تہذیب شہر میں مسکین مافی اللہ تعالیٰ فیہیشت کر سب سے گندے کو ستمیشت نہایت
کو پاک سے تہی منافی و مؤمن سے تہریر چہشت کر گاہ کر دے گا۔ در کچھ نہ کچھ منافی
تہی منافی نہ ہو کر رہے گا۔ در دال کی بدعتیہ کی کسی نہ کسی دن ضرور زبان پر اگر رہے گی۔

حضرات، سپیدیوں سے گھر بنجاست کے توہیر پر کوئی رکھ دے
ایکے مثال | تو ذوقِ نور پر تو بنجاست باطل پہلے باقی ہے۔ مگر کب تک باخو
تہب ہر ذال کے تہوئے میں رکھ کر کوئی اور کے توہیں نہ کہیں ضرور وہ بنجاست نہایت
بکر رہے گی۔ اس کی بنجاست میں بدعتیہ کی رسول کی دشمنی کرتی تھی بنجاست
فی رکھ سے نہ کہ چپا سے۔ در منہ و تہی کی گندہ کی نہ کسی وقت اس کی عبادت کی
راکھ و رکھ کر اس کے بدعتیہ کی بنجاست کوئی برقی کر دے گی۔ اس سے کہ نہ وہ توہیر
کو نہ ہے کہ وہ ہمیشہ کو عیب سے در گت سے کو ستم سے ہے۔ در منافی و مؤمن
سے تہریر چہشت کر گاہ کر دے گا۔ در منافی کی ساری عبادت نہایت در کچھ
تہریر چہشت کر گاہ کر دے گا۔

بہر گیتھیں بڑی لپٹے کل ہے گا۔ ایلی
جاتا ہے در منافی مثل چہاں رست مہر

وعدہ یست از تہریر تہی اللہ تعالیٰ فیہیشت کر دے گا۔ در منافی و مؤمن
اجمعیات

مَوْتِی کَیْزِ اَکْبَرِ اَللّٰہِ مَسْرُومٌ
قَاتِلِ اَہْلَ اَوَّلَادِکَ یَعْنِی اَکْبَرِ
وَجِہْتِہٖ ۵

کو ایذا دینی۔ تو اللہ نے تیرے موتی کو
لوگوں کی بھی موتی باتوں سے بری کر دیا۔
دیوار اور تختہ موتی اللہ کے نزدیک برابر

دائے ہیں!

حضرت گرامی، لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کس طرح مت پرستی اور آیت
پہنچائی تھی؟ اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کی بھی موتی باتوں سے
کیونکر اور کس طرح بری فرمایا؟ یہ ایک بہت ہی بہت خیر، اور فیہ ستارہ ستارہ اور یہ
واقعات ہیں بارگاہ نبوت کے ستاروں کی شہادتوں کا ایمنہ درد و رجسٹری و شہادت کی ایک درد
ناک داستان ہے۔ وہ یہ ہیں، یہاں کے لیے ہریت کا بہت بڑا ماحول ہے۔
انبیاء و کرام علیہم السلام کی عظمت شان کا ایک نورانی نشان بھی ہے:

بنی اسرائیل کا غسل برہمنوں عام رواج تھا کہ یہ لوگ مجمع عام میں بائیس روز
برہمن ہو کر غسل کرتے تھے۔ چشموں، ورنہ، بوں پر تھنڈے کے تھنڈے ہاتھ ہاتھ سے پارک
ننگے ہو کر نہا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو، اس قوم کے ایک فہم فہم و راج
ماحول کے اندر پیدا ہونے کے، لیکن خداوند عالم نے اس کو نبوت کی نعمت سے سزا
فرمایا تھا۔ اس نے جب آپ کی عظمت نبوت کی جیسا سونہرے غیرتی کوپ برداشت کر
سکتی تھی؟ آپ بنی اسرائیل کی اس لیے نیائی سے نبیانی تھنڈے و تھنڈے رشتہ رشتہ
یا تو تھنڈی مانی چسپ کر، یا تھنڈے پاندر جو غسل فرماتے تھے۔ بنی اسرائیل نے جب یہ
دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبیانی اور کسی حالت میں بھی بائیس برہمن ہو کر غسل
نہا تے۔ تو انہوں نے آپ پر یہ تہمت لگا دی کہ آپ کے بدن کے اندر زنی تھنڈے ہیں
برنس کا سبب دغ یہ کہ کوئی ایسا شریک ہے جس کو چسپ سے لے لیا ہے یہ بھی تھنڈے
نہیں ہو سکتے۔

حضرت بنی اسرائیل کوئی مومن نہ تھے اس لیے کہ یہ پانچویں و ہزار میں بنی اسرائیل

کا شہر ہو گیا۔ فی ہر سہ ماہی مگر وہ پورا پورا غنڈہ ست مانت موز علیہ السلام کے قریب بزرگ
 پہنچا۔ بعد مگر گذار اور ایک کس سے بڑی حمایت اور فریت پہنچی رہنا پھر حبیب کے
 قریب مبارک پورے و غم کے بعد اسے پہنچا۔ تو بہرہ مند و مدد دہی اپنے مقصد کی گیم کے رنج
 و غم کو ایک دور فراغت تھی، اور پیش ایک بزرگ و سون پر ایک حبیب کی قیمت بہرہ و غم
 حاکم کے نزدیک یہ مگر در کس دین تھی بے بد و شت ہو سکتی تھی؟ جو ہر تمہیں کی قیمت سے
 حبیب سے غنڈہ ست موزی علیہ السلام کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔

غرض کہ جب اس کی قیمت سے غنڈہ ست موزی علیہ السلام کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔

غرض کہ جب اس کی قیمت سے غنڈہ ست موزی علیہ السلام کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 وہاں پہنچ کر ایک زمین میں سریش کے پورے دیکھنا اور دورن کے شکوک و شبہات
 کے مگر مگر وہاں پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔
 پہنچا۔ یہاں سے پہنچ کر ایک دور ایک کی برسات و رہبہ تھی تا بہرہ کر دینے کو ایک حبیب۔

کے سینے میں نہیں ہے۔ مگر آپ کو یہ سن کر بڑا خوب ہو گا۔ کہ
 مسرت نیک و عیب سیر کے مشق نسبت میں پتھروں کے کمرے سے یہ مسرت
 بن کر نمودار ہوئے ہیں کہ بنی فزائے سن پر نہ ہوتے ہیں۔ پناہ بخیر بھی
 آپ نے سنیں یہ کہندہ کے مقدس گیت پر ایک عیب جوئی کہ پورے کتہہ دین کر ایک بے
 جان پتھر ہیں۔ یہ پوشش میں پناہ ہو گیا کہ سن کے آپ کی پناہ کو صحت کے قیامت
 تب کے سنے بنی روزوں عزت دشمنی کا سامان برید!

اسی طرح ہم ہی ایک مقدس تاریخی پتھر متاثر ہو رہے ہیں۔ ایک
 مقام امیرانہیم پتھر بنی ہے۔ مگر اس مقدس پتھر کا یہ کارنامہ ہے کہ جب غلے کے
 نبیل بیبل مسرت پر نیم سیر ہوا۔ پتھر کی خبر کے لئے سن پتھر پتھر سے ہائے تو
 یہ پتھر اپنے سر پر مسرت نہیں رہا۔ پائے مبارک میں کہ جوش بہت میں تھا رقیق تھپ
 ہو گیا کہ موسم کی طرح نرم ہو گیا اور اس پر آپ کے مقدس قدموں کا نقش ہو گیا۔ پتھر بن
 یہ فی نصبت کی بدولت یہ پتھر متاثر ہو گیا کہ محرز تپ سے سر نہ ہو گیا۔ در نہ دند
 تھک کے سنے اس کی نصبت منہ نہ دی۔ کہ قرآن میں کہیں اس کو قبیلہ بیت بیدنت
 مکتا قرآنہیہ کا فرما کر بنی نصبت دیکھیں کہ ایک نشاۃ بنادیا۔ درمیں وہ اشعروا
 میں مکتا قرآنہیہ مکتا قرآنہیہ کو مکتا قرآنہیہ میں مکتا قرآنہیہ ہائے منہ ہائے منہ کہ طرف
 پناہ میں درمیں درمیں سے پناہ درمیں درمیں سے پناہ درمیں درمیں سے پناہ درمیں درمیں سے
 پناہ کے دانت قرآنہیہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 کے قدموں کے نمونے کہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ

نہایت پناہ ہو گیا۔

مسرت۔ پناہ کی پناہ میں پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 پناہ پناہ کی پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 پناہ پناہ کی پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 پناہ پناہ کی پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ
 پناہ پناہ کی پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ پناہ

پتھر میں سے مگر اس کو سنت دوم صوفی بت سبب خدا ادا سرمد سے ایک نام نہانت
سبب اگر اس کو سنت دوم عید سرمد سنت سے پیش نہ تدریس کے اس نسبت موت کی
بدولت سنت میں بل جہد سے اس پتھر کو وہ تہہ بند بنش کہ ایک مقبہ یہ موزین سنت
نمرتی تہہ تہہ سنت نمر سودا کہ اسیت اکت یہ فریاد کہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ

مَجْرُوْرًا مِّنْکَ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ
وَلَدًا مِّنْکَ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ
اَنْتَ عَلَیْہِ رَحْمَتُکَ اَسْأَلُکَ
اَسْأَلُکَ

یعنی خبردار! اے حجر اسود! میں خوب
جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ تو نہ کوئی انسان
ہے نہ جاندار۔ نہ کوئی شیخ اس کتابت کے
میں ہے نہ یہ نہ دیکھ ہونا کہ میں سنت
انت علیہ دستم جو پر با خبر کہ تہہ کو پوت
تھے تو میں تجھ کو نہ جانتا۔

(پتھر کی روح سنت)

سنت ذراقی علم کے ن نام کو ان کو نور سنت صوفی کہ تہہ وہاں سے آپ کو
تو کہ دیہ۔ اور یہ فریاد کہ یہ موزین، آپ خدیہ کیا کہہ دیں کہ حجر اسود کوئی شیخ نہیں
نہیں پانی سکتا۔ ہاں شہد یہ شیخ بھی پانی سکتا ہے درشتی نہ بھی کیا پس نہیں جانتے کہ
جب یہ نام نہانت میں نہ وہ موزین نہ کہ اس کتابت سے پانی رویت کہ ہمد تہہ کہ
پانی تو اس ہمد نامہ ایک نامہ میں کہو کہ حجر اسود کو تہہ فریاد کہ درود اس ہمد تہہ
کو نکل گیا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
وَلَدًا مِّنْکَ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ
اَنْتَ عَلَیْہِ رَحْمَتُکَ اَسْأَلُکَ

اور یہ حجر اسود جب تہہ سنت کہ دن
خدیہ ہائے، تو اس کی دو انجیں ایک
زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
وَلَدًا مِّنْکَ وَ اَنْ تَجْعَلَ لِّیْ
اَنْتَ عَلَیْہِ رَحْمَتُکَ اَسْأَلُکَ

درجن دووں نہ ہمد سنت کو پور کیا
ہو اس کے لئے یہ شہادت دے کہ جو کہ
یہ ہمد نامہ کہ سنت ہمد نامہ میں

کا امین رہے۔

فَقَالَ لَهُ شَمْرُكَ ابْنُ

اَبْدُرَّابِ كُزَّوْجٍ سَمْتُ ذِي

اَبْنِ اَلْمُحْسِنِ رَوَاهُ

(مزیلۃ الدرایہ المقدمہ اہدایہ ص ۱۱)

میں تم نہ ہو!

ہاں حضرت سی بشر خدا کی آیت پر کرتے تھے

تو میں بتا دیا کہ یہ آیت خدا کی ہے

نہ کہ ان کی ہے۔ ان کی ہوتی تو ان کے ہوتے

بہرگز نہیں یہ مٹتی کہہ رہا تھا کہ تم اس کو اپنی منہ کے منہ سے کہہ رہے ہو

وہ بہت دیر تک وہاں رہا۔ وہاں سے چلا گیا اور پھر وہاں سے چلا گیا

یہ یہاں فرما رہا تھا کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

نہ کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

تو انہوں نے کہہ دیا کہ اس نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

خدا ہی وہ پتھر ہے جس کی گواہی ہے کہ وہ یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

نے کہہ دیا

کہ انہوں نے وہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

ہاں وہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

ہاں وہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

جناپ مولیٰ علیہ السلام کہنے لگے کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

تو کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

کہہ دیا کہ اس نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

تو کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

یہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

تو کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

کہہ دیا کہ اس نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

تو کہتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھائی کہ میں نے یہاں سے چلا گیا اور وہاں سے چلا گیا

نے کہہ دیا

کی قیمت ادب و ہمت کو خمیہ پہنچا۔

منصب پر پہنچ کر کے مسلانہ و خمیہ اور خود در قلمیہ کے جیب سے سیلہ و منہ
کوئی ہرگز نہ پہنچے کسی توں یہ فعل سے رشتہ و پیوست چنپا ڈر بہہ ہر وقت ہر دم در
ہر قدم پر یہ دھینک رکھتا کہ تمہاری جیب سے کسی خمیہ میں قلمیہ کی ہمت سے میرے
تہویہ کی شان میں کوئی نہ ہو کوئی نہ رسائی کوئی نہ کتائی نہ ہونے پائے نہ
پیدا ہو کہ کسی دورہ غریب میں نہ ہونے دو جو جیبوں کا خزان ہوں اپنے پرستہ ہر نہ
تیار کے ہر تفریق میں مگر بہت کریمان و سسوں و۔

سُوال کو اپنا دینے والے کے عنوان

بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در

حضرت کوئی یہ سب جہاں تھیں تو ان کو رہے کہ بہت بڑی توجہ
ایک ایک گنتہ | کے ساتھ اس سے سخت موی مٹی بنیں جیسے مسودہ سہم پر ایک
جیب کی قیمت بہت زیادہ رہے کہ اس قیمت سے بڑی توجہ اس کے لئے
کی نہ ہو کہ اس کی قیمت نہ ہو کہ اس کی قیمت نہ ہو کہ اس کی قیمت نہ ہو
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در
بہت بڑی توجہ دیتے ہیں کہ در

اندر پیوسته و غیره

چندین بار

و در آن زمان که حاصل این بارهاست

هر یک از اینها را در روزی که



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك و نقصق على رسوله الكريم

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

و اذق غيبى ابن مكرية يبنى انكرهين انى كسوف

انكهم مقصد قى ما بين يدي من انكرهين و مبشر

بمؤان يات من بقرى اسمه كسوف و ف

حبه كسوف بيبنت قى ما بين يدي من انكرهين

رحمت

بروزن وقت به که از این بارهاست

اینکه هر یک از اینها را در روزی که

ہر عشق بخیر مست ہو ایک دست راست رہے نہ کی
ہر کام یہ سوسو عشق در او شکل دوست دہے نہ کی

تلاوت قرآن مجید و زیارت حضرت علی (ع)
تلاوت قرآن مجید و زیارت حضرت علی (ع)

دو گھنٹہ سواری کیا گئے ! کچھ دیر تو بہت

افسوس کی دہشت کی پین اور یہ بہت ہی کم ہے۔

بزرگوار کے قابل نہیں ہے یہ اس کی نہیں ہے یہ اس کی نہیں

دن رتبه نبش رتبه است یا فکر کردن نه کن!

تہ سے فوقی، و در فوقی، و فوقی یہ ہے و قسیدہ کریم

یہ ہے کہ میں نے اپنے لئے

نستگرنی، جہ پور، جویری، شہید گاہ، محلہ، جیسے جیسے، بنی نہیں ہے

میں نے اپنے ہر لمحہ میں اس کی یاد کی ہے۔

سید زین العابدین علیه السلام در کربلا

نشت و در آن روز که من به کربلا رفتم و در آن روز که

تاریخ و حیات خاندان پادشاهان ایران در زمان صفوی

یہ ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو

1. The first part of the document is a list of names and titles, including "The Hon. Mr. Justice" and "The Hon. Mr. Justice".

[illegible]

پیش از این در این کتاب در مورد این موضوع بحث شده است.

...
...

... ..

ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ ؟

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

مسیح نور سبحان لقا۔ سبحان لقا۔ اس بار ہوئی شریعت کی شان کو پہ پہنچا
لو۔ اس بار ہوئی شریعت، اور مبینہ رسول کی نعمت کو پہ پہنچا۔

مست کی محفل ہی ہر ہوئی ہے دوسرے کو کس محفل ہی ہر ہوئی ہے
کو بخشش بھل ہی ہر ہوئی ہے مرنے غیب کا کس محفل ہی ہر ہوئی ہے

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نفس و قہر کی جبر جملہ کی نہ سست خواب چاہی کی سستی
نہ شب بیداری چاہی کی نہ سستی نہ مگر خواب کو سب سے کس کی

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دوعہ کی ہستی ہی کے قدرت خواب کو ملی تیری سستی
ٹی جس کو جنت ملی اس کے سستی ان کے سستی کے سستی کے سستی

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

یہ محفل ہے تمہیں نہ کی محفل یہ محفل ہے خواہش نہ کی محفل
یہ محفل ہے حق کے کس محفل یہ محفل ہے نعمت نہ کی محفل

یہ بارہ نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

حسرت، اس بند کے قری دو دھڑ سے بڑے کی دھڑ

میں یہ رسول کو آکر در بہت فروز میں۔ سبحان لقا۔ شریعت سے

غور سے ہے

یہ محفل ہے آقا کے آنے کی محفل
یہ محفل ہے نعمت نہ کی محفل

کیا نہ پہنچے گا وہ فریاد کو میری ہل میں ؟
تو پاک دہرے میں عرش نہ تک پہنچا !

میں نے اسی عرج یہ جی میں رہا کہ در رسوں وہ منتیں پرکھتے ہیں ۔
یہاں قسمت بنتی جی ہے اور بگڑتی جی ہے ۔ ابقی کون نہیں بات کہ حضرت
ہوں ایک جیسی نہایت سے نہ کوئی عزت تھی نہ کوئی حق ۔ مگر جب میں ہوں حضورؐ کے
سوی اللہ عظیمہ و عظیم کے دربار میں پہنچ کر ت کی منتیں وہ کھٹ سے کھٹ کے فون کی
ہن کی کہ جب مدینے کی گھوڑیں پہنچتے ہیں تو وہ جتنی بھی کہہ سکیں ۔
تو رخصت کے ساتھ تھوڑا سا بیہوش جی تھا ۔ جب وہ ہاں سے کہہ دیکھتے تھے
تو زبان حال سے پکارا کرتے تھے کہ ۔

یہرا اچھا سبھ نکا کس پر نہ ہاں تھا ہے
پہنچتے ہیں ہو تو دونوں سے ہاں چاہے

در شبہ بن فی صوب بود در صی ہاں تھے تہا بہت تہا در شبہ بن ہاں
تھے کہ لوگ بہت ہیں کہ کوئی تہا مسجور تھی کہ ہو تو کھٹ سے کھٹ
ہوں کے زکوۃ دینے سے تھکا کر دیا ۔ در تہا دم نہ تہا تہا
کو اپنی چاکست ۔ تھکا کر دیا ۔ تو ایک دم تہا کی تہا تہا تہا کی
دوست بہاد ہوئی کہ در یہ سر ۔ چٹک کر گئے مگر در دینت کہ تہا تہا
پیشانی ۔ در میل سک ۔ در یہ روئے ہم میں ذہیں و تہا تہا تہا تہا
کسی حالت سے کہہ سے

نہ کا تہر سبھ تہا کی نہ وہ کا پھر
کہ تہا تہا کی تہر سے تہا تہا تہا

بہر کیف حضرت کرئی ہیں نے تہا کے بہر تہا تہا کی تہا تہا
کی تہا تہا کی تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا
کی تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا تہا

کی آیت کریمہ میں خدا کے ایک دو غمزدہ پیغمبر حضرت مسیح مریض علیہ السلام اور
السلام کا ایک ذریعہ دعا ہے۔ یہ وہ چنانچہ جو بنی اسرائیل کو برسوں سنا کر رہے۔

نہایت جناب جیسی علیہ السلام کے مندرجہ ذیل پر ایک نیکوہ ذلت
ہوتے چلتے ہیں کہ ہر بویں شریف کی تاریخ میں اس کی منت مسرت سے مسرت و شہوانی
کا دن نہیں ہے بلکہ نہایت مسیح کی تاریخ کے لئے سے سیکڑوں برس پہلے اپنی قوم
بنی اسرائیل کی یہ ایک دس برس ہیں کہ دردت منتہی سے عید دسم کی مبارک
تاریخ پر مشہور مسرت و شہوانی مدعیہ منانے کا دن ہے۔ چنانچہ یہ آپ مسیح
آیت کا ترجمہ کن کر بخور و شہوانی ہے کہ کس طرح حضرت مسیح کی تہنیک تہنیت پر
اپنی نہ تصدیق ثابت فرماتے ہیں کہ پیارے منانے سے منانے کی بار بویں شریف
دن و سہرہ کے ذریعہ مذکور در اس بیان کے لئے خوشی منانے کا دن ہے۔ چنانچہ
تاریخ ایک سکون کے نزدیک سب سے بڑی عید کا دن ہے۔
نہایت رانی رشتہ درہائی ہے کہ

وَرَدَّكَ آلُ عَدِيٍّ دِينُ قَرِيْمٍ
فِيْبَرِّكَ اَنْتَ كَرِيْمٌ رَاحِيٌّ رَاحِيٌّ
اَنْتَ رَاحِيٌّ كَرِيْمٌ فَصَدَّقَتْ رَاحِيٌّ
يَدِي مِنْ الشُّومَانِيَّةِ
مُبَكِّشَةً بِرَسُولٍ يَدِي مِنْ
بَعْدِي سَهْنَةً اَحْمَدَ

ماں کے محبوب! اس وقت کیا کیجئے
جب عیسیٰ بن مریم نے یہ فرمایا کہ میں
الراہیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول
جو کہ انہوں نے درمید سے درمید بنی میں
ایک عید کریمہ سے پہلے جو خدا کی کتاب
توریت نازل ہوئی ہے۔ میں اس کی
تصدیق کرتے کے لئے آیا ہوں کہ وہ حرف
عزیز و عزیزان میں شہر ہے۔ درود امر
پر کر میں اس منت و شہوانی کی خوشخبری دینے
کے لئے یہ بویں عید سے چنانچہ یہ تاریخ

جن کا نام "احمد" ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ دُعَاؤُهَا ابْنُهَا
قَالَتْ لَوْ أَنَّ دُعَاؤُهَا ابْنُهَا

یہی جب وہ رسولِ نبیؐ کے پاس
لائے۔ تو لوگوں نے یہ کہا کہ یہ تو کھل ہوا

جادو ہے !

برادرانِ مہم، نور فرمائیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود فریاد
بشارت | اسی اللہ علیہ وسلم کی شریف داری کی خبر و مبعوثی
کے غلط بیان فرمائیے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مبعوثی
نہیں فرمائی کہ میں ایک رسول کے آئے کی خبر دے رہا ہوں۔ یہ مبعوثی
نہیں کہا کہ میں ایک رسول کی آمد کا وعدہ کرتے آئے ہوں، بلکہ یہ نصیب

مبعوثی پر رسول یعنی میں ایک رسول کی بشارت نہ تو خبری دیتے کے لیے یہ ہوا !
سے کہ "خبر" خوشی کی بھی ہوتی ہے۔ اور "خبر" غم کی بھی ہوتی ہے۔ اور
یہ "خبر" ہوتی ہے۔ جو خوشی کی ہونے لگی کی۔ اس طرح اعدائے نبی میں ہوتی ہے۔
خوشی کا اعدائے نبی کی صورت۔ ایسا اعدائے نبی کہ ہونے غم کی۔ مگر بشارت
خبر ہونے کی جو خوشی کی خبر ہو۔ چند چند مبعوثی پتی تیسری فرمائیے کہ
الْبَشَارَةُ هِيَ الْخَبَرُ الْمُبْرَرُ بِكَرَامَةِ الشُّعْرِ فِي الْبَشَارَةِ
وہی ہوتی ہے۔ یعنی بشارت اسی خبر کو کہتے ہیں جو خوشی کر دیتی ہو۔ اور
کی خبر کو بشارت کہہ لیتے ہیں کہ کسی خبر کا اثر نہ ہو۔ بشارت
یعنی کہ یہ پوری ہوتی ہے۔ کہ بشارت در خوشی کی خبر کی طرف کی ہو۔ یہ بشارت
پر ایک نام لشم کی بشارت کے بارے میں ہوتا ہے۔

برادرانِ مہم! جب آپ نے قرآن کی آیات کے یہ کہتے ہیں کہ
تے خود فریاد فرمائیے کہ تمہیں خبر اس صلی اللہ علیہ وسلم کی شریف داری کی خبر بشارت
اور خود فریاد فرمائیے کہ تمہیں خبر اس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر شریف داری
وہم بشارت در خوشی ہوتے کہ ان سے کہہ لیتے ہیں کہ ان سے کہہ لیتے ہیں کہ
شریف مبعوثی کی ایک بہت بڑی عید ہوتی ہے۔

حضرت زکریا: اسی نے جو لوگ بارہویں شریف کی مجلس منعقد کرتے تھے، درجہ ہوس
کو قسم آسمان کی رشتوں سے کرستہ کرتے تھے۔ اور اس طرح اپنے فرج و دور و رشادتی
دستِ شریعت کا نام لکھتے ہیں وہ وہ لوگ یقیناً قرآن کے نور پر پیش ہیں بلکہ اپنے یقین و امان
کی دنیا کو نورِ حیات کی روشنی سے اس نور کا ہیکل و بیت ہیں۔ کہ ان کے وہ خود دوستی کو سر
ذرا رشکِ کذاب وہ بتا رہے ہیں کہ سب سے بڑا لوگ اس دن کی کوئی قدر نہیں کرتے
بلکہ اس دن کی غنیمت کو گنہگار سمجھتے ہیں۔ وہ یقیناً شریعت و عزتِ حق کے ستارے ہیں۔
یہ گمراہ پڑ گئے ہیں۔ جہاں کذاب سے دوستی کی تندہ نہیں ہے یہاں پر کلمہ حق ہے۔
اس نے پیار سے مسخ فرمایا۔ عزتِ حق سے کسی بات رہوں کہ نہ

مثلاً ذرا کسی روز سے ہوں نجد میں

ذکر آیات و احادیث کیلئے؛

کیونکہ سب سے بڑا جہان و زمانہ دور کے دور میں درجہ ہوس حضرت زکریا سے
شریف کی مجلس درجہ ہوس میں درجہ ہوس سے رہے۔ اور ان کی باتوں سے
ہوئے رہے؛

یہاں تک کہ حضرت مولانا شاہ دولہا علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے
ہمسات دروں کے شیخ محمد علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ
بارہویں شریف کی مجلس میں درجہ ہوس کے بارے میں ایک ایسا واقعہ ہے کہ اگر وہ
دقیقہ کو پنا پیشوا درجہ ہوس سے درجہ ہوس سے ہیں۔ تو ان کو پنا پیشوا چاہئے کہ
میں درجہ ہوس کی محنت سے توبہ کریں۔

حضرت مولانا شاہ دولہا علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

در بارہ سوال میں چھنے

اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنی کتاب درجہ ہوس میں

سب سے کم کے دور میں حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
ذہن کر سکتے ہیں۔ کہ میں نے بارہویں شریف کے میں درجہ ہوس میں درجہ ہوس میں
تشریف لائے۔ کہ اب میں نے تشریف لائے۔ کہ میں نے تشریف لائے۔ کہ میں نے تشریف لائے۔

بار تو ہیں شریف کے میدان شریف میں قسیم کر دیا۔ آج شب خواب میں حضور زینت عالم میں
 اللہ علیہ وسلم کی زیارت لیسب ہو گئی۔ اللہ میں ہے یہ دیکھا میرے دہی چتے تنہا نور نور
 صبح اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش
 ہو رہے ہیں!

بسم اللہ ماشاء اللہ اس بت رستہ کو برادر کی جہان قویان رحمت عالم نداء
 فیہ می ستا کریم دریم تنہا میں اس قدر پنی دست پر بہرہ درمیں افانہ میں کہ اب
 ایک مسکین کتنی کے شہت ہوئے چوں کہ شہت کو قیاس لگا کر اپنے دیدار پر اذکار کی دالت
 سے دہر فرما رہا بہرحق اللہ ہے

یہ بت بہرہ خواب میں دیکھی گئی ہے

بر آغا آہیوں میں کریم در ک ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ معتقد و اللہ وصحبہ

اجمعین



چالیسواں و غلط

نذر بارک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ کتاب ہے یہاں دیوانی جی حسن ایمان ہے

مگر طبع میں دامن ہوش کا چھوٹا تو سب چھوٹا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ وَآلِهِ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرَبِّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

وَمَنْ كَفَرَكَ إِنَّا نَعْلَمُ إِنَّهُ لَكَايِلٌ

(نور عثمان)

برادران مت بہ دتر بندہ درود شریف پڑھیے!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلِّ عَلٰی وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

نست بہت زیب نعت شریف پڑھیے کہتا ہوں یہی نعت پڑھیے!

حاجو، سب گنبد مراد توڑی درست

مشرق و مستقیم کہ آگے بڑھ کر آئیں گے

رحمت حق کا تہرہ رات توڑی دہرست

کعبہ خضر بنی کا وہ میں رات توڑی درست

پڑیا کہ نامی تھم کا ہوش غور سے درود مر پاگینت کی گئی تھی اور بیت
یہ زبان نہ پست نہ بلند گاتے ہوئے تھاں انخیزا، سینہ بے چہرہ کی

دو تہائی میں پست کی بستہ تھی گلیہ

تو آئی پستہ بے پستہ میں کی جا تھیں

برادرانِ ملت، گریہ زہر، آثارِ ن من نروں کا متعہ مغر، مٹنن تھو
یہ وہی زبان تھی جو پستہ تھ کا کمر در پستے محبوب کا در دیکھتے تھے، تو ان میں
میں کال پڑ سکیں کہیں تھ نہ تھ ایک مسکن کو کھڑی تھی۔ مگر ان میں
تھ اپنی اس کھ سے نہ تھ دیکھی تھ، مگر جہاں ایک کھ تھ تھ تھ
تھ تھ تھ، مگر ان کے تھ تھ تھ ایک تھ تھ تھ تھ تھ تھ
تھ کہ خداوند پر ہمسکن کو دینا کھرا تھ پستے محبوب کا در دیکھ تھ

مسکن زبانی سر پر تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ
منزل مقصود گئی پستہ تھ در کس قدر در تھ تھ تھ تھ تھ تھ
کی پوری دنیا تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ
تھ ایک ایک تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ
ان کی ہوا میں تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ
بے اختیار رید تھ تھ تھ

تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ تھ

زبانِ مال سے کتے ربے جو دیوانے

برادرانِ ملت، گریہ زہر، آثارِ ن من نروں کا متعہ مغر، مٹنن تھو
یہ وہی زبان تھی جو پستہ تھ کا کمر در پستے محبوب کا در دیکھتے تھے، تو ان میں
میں کال پڑ سکیں کہیں تھ نہ تھ ایک مسکن کو کھڑی تھی۔ مگر ان میں
تھ اپنی اس کھ سے نہ تھ دیکھی تھ، مگر جہاں ایک کھ تھ تھ تھ
تھ تھ تھ، مگر ان کے تھ تھ تھ ایک تھ تھ تھ تھ تھ تھ
تھ کہ خداوند پر ہمسکن کو دینا کھرا تھ پستے محبوب کا در دیکھ تھ

مغفرت کی روح مقصد میں۔ محضرت بڑی بڑی قدر و عزت فرماتے ہیں کہ
 حرم کی زین، رتہ و رکھ کے چھٹا، اسے سر کا موقع ہے و بانیہ سے
 درخت پر، نا کر یہ رتہ سے تو بڑی کیف اور ویدان فرمیں شعر کا یہ ہے وہ
 اپنے کیف و رتہ کے رسم میں فرماتے ہیں کہ

سے پائے نمر و ہوش میں، کوئے نہیں ہے
 مگر حوں سے بھی چلن تو یہاں ہے اپنی ہے

محضرات، کہ کوئے اور مدینہ مژدہ ن و دلوں حرم کے
 کلمہ میں مست مدینہ میں ہوشیار

باندہ دیار ہوشیار

میں سے پنہاں بندہ کرتے ہوئے میں کی تنہا کی ہے اور یہ، مندرجہ یہ دیا ہے

در حرم و زنگی کن، در مدینہ ہوشیار

باندہ دیار ہوشیار

یعنی خدا کے دربار میں کہ میں تو خوب شرب اپنے جنون عشق، در و زنگی و بے تردی

کہ نہ ہو کہ وہ کر جب نہ ہو کہ میں مد کے دربار مدینہ میں پتہ تو وہاں؛ اسکل بنیدہ در ہوشیار

بن کر دربار میں نہ ہی دور

نیکل برم پوری سے میں شعر کا کرد میں ترجمہ کرتے ہوئے کہ ہے اور ناش و مد

نہ بے ہمت سے نہ ذہانت سے نہ ذہانت سے نہ

یہ کہ ہے، یہاں دیوانگی بھی حسین ایسا ہے

مگر تنہا میں درم ہوشیار، تو سب چھوٹا

منصب یہ ہے کہ کوئے کہ یہاں حرم ابھی ہے یہاں تو دیوانگی کی دانیں بھی یوں کے

سن ہشتاد میں، کہ مدینہ منورہ میں گرامی سے ہوش کا دامن چھوڑ دیا، در کوئی دیوانہ پن

نی کہت کہ زین، تو ہر جگہ کہ میں کا دین و ایمان سب کچھ چھوٹ گیا یعنی دین کی ساری

دوست ہیں رتہ و رتہ ہر دہر دہر کے

حذرات: ناری کا سرخ، باخدا دیر نہ باشں و با محمد ہوشیار، و رستیت یہی بہترین
کے تین درخت کا پتی اور کھل تسویر کشی، درایمانی بندہ بہتہ بہ وقتہ کیا، کھجور کا پتی بہت
پنا پتہ جی کے تمام افعال و اعمال پر اگر گہری نظر ڈالی جائے، تو ہر پتی میں ایک جزئیہ شے
در ایک قسم کی سرستی اور بے خودی کا متحرک نظر آتا ہے۔

ذرا غور تو کیجیے کہ احرام کے وقت سے جی ختم ہونے تک بغیر صبر و استقامت کے نہ ہو
ایک پیادہ کے مواد و سرا کوئی لباس نہیں پہن سکتا، بہ وقت ہم کھنڈ ہمارا درخت ہر روز ہر
ست، نہ جہت ہو سکتے ہیں نہ ناخن کاٹ سکتے ہیں نہ ٹہنہ لگ سکتے ہیں نہ مزہ چھین
سکتے ہیں، شتہ بیٹھتے، پتے پھرتے، چٹخ چٹخ کر اور چٹا کر، بیٹھ بیٹھتے، ہر شے
پھر نادیکر یہی جو ہوش میں رہتا ہے وہ تو قسم قسم کی تراش تراش کے پارے و برتن ہر
پن کر تا ہے، کرتا پائی، شیر دانی، کوٹ، ترخیر اور فیشن دونوں کا پانی تنہا یہ بہت سارے
بوٹر ش جاتے، در پھول تو ایسی نکلی ہے کہ تھک جاتا کہ یہ ہمارے ہتھکڑی کی طرح
کڑھتے ہیں، ہر کیف ہوش و غور و اسے علم کا بغیر صبر و استقامت نہیں پن کر سکتے، مست
کی یہ شے ہوتی ہے کہ وہ ہمارا پیرا اپن ہاں سے پیٹ لگے، ہر شے ہر شے ہر شے
میں نہ کمال کی فکر، نہ بال کی پروا۔

پھر کہہ کر حوائف، چکر پر کرنا، نہ دھروان، نہ یہ پست بہت دیر اور اس کی سیر
دھیر سے پانا، کبھی روڑنا، کبھی رلا کر تاجی سینہ کاٹ کر شام، نہ ہر شے کرنا، کبھی
جو اس کو چوم لینا، کبھی قلم سے پیٹ کر دنا، کبھی جہتہ سے کی پکٹ پڑ کر آدھرا، نہ
گریر و زنگ کرنا، کبھی پوہ و زرم پر کھڑے کھڑے ہر ہر پیٹ پانی پیتا، کبھی ارنات کے نیچے
کبھی مزاج کے سہرا میں کبھی مٹی کی وادی میں پڑے رہنا، کبھی جوہر کو نکال کر مارا، پانی سے
سب دیکھ، اور یہ سارے اعمال و افعال کیا ہیں؟ اور کیسے ہیں؟ یہ سب ہر شے ہر شے کے
مستون و شمع توحید کے پر نور کی کے رنگ و ڈھنگ تو ہیں، یہ سب ہر شے ہر شے
محبت و روانہ شوق و ذوق کی زندگی، در و در پائی ہے، تو شام میں پوہ و زرم نہایت
میں تھک کے وقت میں مسر پڑنا، اور صوفیہ میں شام کے وقت میں مغرب پڑنا، یہ ہر شے

دیکھ بیٹے کہ کرم میں جگہ ہر سال یہ بتاتا ہے کہ تاجی عشق اپنی کس مروتی میں دیدار خداوندی
 کے لئے یہاں بنا رہا ہے۔ دریاوں و دریاؤں کی یہ درمیں خدا کو پستہ ہیں۔ اس لئے یہ
 یات کا تھن و جوں اور دم کے حسین و جمیل چہرے کا پڑھیں اور مدینہ از رسول خدا کے محبوب
 کو دربار سے اسیت خدا کے کرم سے کرم سے محبوب کے دربار میں ہرگز ہرگز کوئی دیوانگی کا
 منہ ہرگز نہ کرے۔ جو یہاں سر پاتا ہوا شیار ہو کر صخری دستہ۔ یہاں یہی یات کا تھن ہے۔
 مد کہہ اسے زلفا کی شان ہے کہ اپنے دربار میں اس کو اپنے بندوں کی دیوانگی
 پرستہ ہے۔ در پستہ محبوب کے دربار میں اپنے بندوں کا ہوشیار و با وقار اور با ادب
 رہنا محبوب سے بہت شہ۔ کئی کئی مصلحتی نشان ہر من میں کہ ایک نر کی ناسا ہے
 بندہ وہی کہ ہر شان پر ہر بات سے قریب ہے!

یہ کیفیت میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کرم اور مدینہ طیبہ کی دونوں صخریوں کے درمیں
 کرم میں کرم کے ریزہ زندگی اور دربار میں ہر دم ہر قدم پر دمیدم و شت نہ جوش و خروش
 ست نہ رنہ و ریش بہت شمس میں ایک سرور و مستی بہت ہے میں ایک دیکھ و منظر بہر
 اور درمیں ایک ایک فرقہ ہے نہ کہیں بلبل کی چمن بگڑا کچھ تھیل کا شور کہیں نہ انب
 کہہ کے وقت تیرت دریاؤں کا ہوا ہوا اور مدینہ نورد کے حرم نبوی میں قدم قدم پر
 سکون و وقت کا نہ ہر بہر حرکت و سکون میں تواضع اور شکر و سرور و شوق کا سکون و اطمینان
 کرم و حرم کی با درمیں یا ز مندیوں تفسیر و تکریم کی توبہ نہ دہیں، درود و سلام کی نرم نرم
 درود و تہنید میں رن و خوں متامون کی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوتے ہر دم حمید مدینہ
 نے اپنے ایک شعر میں کیا خوب کہا ہے کہ ہے

وہاں بس کہ ہر شے تکریم و تہلیل و تلوٹ
 یا سرور عشق میں ہر شے سرور و تہلیل:

اگرچہ حضرت مرزا صاحب مدظلہ العالی نے یہ عہدہ
 روئے بہار کی کیفیت کو شہر کے قریب میں دیکھا ہے ہر شے تکریم و تہلیل و تلوٹ
 درود و تہنید میں رن و خوں متامون کی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوتے ہر دم حمید مدینہ

کس تمہ منہ رہیت اور دیر تو بد کے کینہ دہر درست ہو دستہ رہیت!

پتے یک رتبہ درد و شرافت پڑھیں پھر شہر شریف!

نہایت صلی علی سیدت معتمد و علی ان سیدت اشرف و پارس و سید

حاجیرا اوشمشاہ کا روضہ دیکھو

رین شئی سے مٹی و حریف شہر مزہبت

آپ زہر تو پیر خوب بکائی بیا سس

زیر نیز ب سہ خوب کم کے جھینٹ

دوم دیکھی بت در کعبہ پر بیتا بن کی

غیب آنکھوں سے لکھا بت غایت کعبہ

نہایت کعبہ میں تہہ کد سرو موں کا ہنر

دل لیسوں کو بگڑ خوف سے پانی پیا

بے نیاز کسی وہاں کا پتی پانی کا لست

دھوکا کائنات دل بر سر شگب سو و

کرچی رفعت کعبہ پر نظر پروازیں

نہر سے ملن تو رہا کعبہ سے کی سبت ہر

میر ہی آنکھوں سے رستہ پرست کا روند آگیا

حضرت کرنی بیٹے شہزادہ بی بی یہ عرض کیا تھا کہ میں مل جاؤں گی یہاں

کے سائل نہیں بیات کروں گا بلکہ حرمین شریفین کے بہت چند کعبہ آپ کے سامنے

کروں گا کیونکہ وہی در حقیقت ان دونوں مغزوں کے مقدمہ کی بات ہے شہزاد

ہے کہ وہاں وہاں بے نصیب بے نصیب یعنی وہاں وہاں بے نصیب وہاں وہاں

غرض قسمت ہوتا ہے وہاں وہاں بے نصیب ہوتا ہے وہاں وہاں بے نصیب ہوتا ہے

ہی رہتا ہے۔

مسلم فہم در قہر کس گنتی در کس شہر میں نہایت مرانا دوم جن کے ہر

وہ بزرگ کتا ہمیں زور دے گا۔ وہ اپنی خاص مناجات میں خالق کا نام لے گا۔
جس بات کی سزا تھی وہ اب سزا سے بچا پنہان کی مناجات کا مشورہ ہے کہ

از خدا خواهم توفیق ادب !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں ہم نواز سے۔ سب کی توفیق ماننے میں کیونکہ جو یہ سب ہوتا ہے وہ ہمیشہ خدا کے
مقرر سے ہوتا ہے۔ و نیز یہ غیب نذر کے قائل سے کہ وہ جو کہیں ہو گئے ہر جہت کہ وہ
نیا نہ کرتے کیا کہ یہ ہر جہت سے محروم ہو گیا۔

کیا ہے زمین شریفین کا مہر کرتے اس کے گریہ ہے۔ زمین بستہ کردہ مکہ مکرمہ اور مدینہ
 منورہ بیکہ پور سے دیر کا دیب و خرمہ بخونہ رشتہ درہم و درہم قیام پر منہ پیاں رکھتے کہ یہاں
 لاف و زور و شا و شر کے رسوں کے ایسے خائب بیکہ خائب خائل نسبت و خشتی رکھتے ہے
 یہاں کی زمین اچھپ چھپ نہیں پاک منہ سے صلی اللہ علیہ وسلم کی سر پٹہ یوں سے سر فرزند ہو چکا ہے
 اور یہاں سکھ پر خشک و تر پر رنمت عمار کی خرابیوں شریف چکی ہے۔ یہ دونوں بڑ بڑتہ زواریں
 فی دونوں آہوں میں قرنت کا زور ہر۔ در جبہ مل میں کل سر زمین پر ہزاروں بارہ قافلی
 سے آتے ہیں۔ دن و ستر ہزار فشتے بیچ کو۔ در ستر ہزار فشتے ہیں۔ مکہ مکرمہ
 مکہ بیت اللہ اور مدینہ منورہ میں روئے رسول مدہ ہے۔ کل سینہ نازم ہے کہ یہاں کے
 دیوار و دروازے و خیمے و قلعہ و گھر و چھر۔ بناؤار و بے جان نہایت و حیوت و سکونت و دکان
 ہاٹ و دکان طیش ہر ہر چیر کا دیب و خرمہ۔ در غر زو کریم کرتا ہے۔ مسکند و زاید ہاٹ
 مسکند ہے کہ مکہ مکرمہ کے حق پر ہے درخت یہاں کی کھائی کو کھائی حرم ہے۔ اگر کوئی پافر
 خواہ شہر کی آجائی کسی درخت کے منہ کے میں لڑائی ہو۔ تو ان کو رہاں سے حق کر
 تو وہاں ماسکے میں بیٹھنا حرم ہے۔

استاد کبریا جب رہے کہ درختوں کی سوں، درختوں کو کچن فروہ پر ہر ایک دین
 سے آگے رہے کہ صاحب دین باشندوں کو جو ملے درمیں کہ رہوں کہ
 ہوں کہ پھر کہ یہ کہ کسی مرتبہ کی کر لی تہیت دین اس مرتبہ جائز ہو سکتا ہے

یاد رکھتے کہ ذرا سی باتوں پر جو لوگ مصلحتوں کو بڑبڑاتا کھنکھاتے ہیں یہ انہوں کے خیالوں
 حوالوں، دوسروں کو ڈنٹ ڈپٹ کر جبراً دیتے ہیں۔ بلکہ دھمکا دیتے کہ دربار میں ہمارے
 دستکار بچسکا رہتے ہیں اور حقیقت وہ لوگ حرمین شریفین کے دیب نہیں ہوتے۔ اور
 کعبہ مقدسہ اور مینار منورہ کا اگر ہم واسطہ امر نہیں کرتے تو ان لوگوں کے بارے میں بہت
 بڑا خدشہ ہے کہ ان کی آن بے ادبوں کی خواست سے کہیں ان کے حق و زیور سے ناواقف
 ہی غارت و برباد نہ ہو جائے۔

حج میں انبیاء اور فرشتے | حضرات! مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ایک ایک بات میں دربار
 ہر جگہ ہر وقت ہم ہر منزل ہر کوچہ و بازار ایک پرستار کے ہیں۔ یہ خیال
 خیال اور لڑکتہ ننھی بچہ کے حق کے مجمع میں ہر روز صبح و شام عین درمیان
 نیاز و نیاز و کین، ایک غوث و قریب، اور ابدال و افراد، یہاں تک کہ حضرت نبی
 میں سے حضرت خضر و حضرت یونس علیہما السلام کی ہر سال کو دو ہفتے میں ہر
 فرشتے بھی تخت منور کی سورتوں اور شکووں میں کس جمع کے اندر سجادوں سے تر
 پڑتے ہیں۔ اور بڑی شغل یہ ہے کہ ہمارے تہا سے پاؤں نہ بزرگوں کو چپکنے و
 نہ نہیں ہے۔ اس لیے خیریت ای میں سے کہ ہر وقت ہر گزنی ہر شیعہ و ہر بنو ہر
 خدہ ہائے تہا سے نہ تہا سے واء اخلاص کوں ہے؟ و کس حال میں ہے۔ ہاں ہے
 کہ حال اور سائل کوئی فرشتہ ہو جو تمہارا مقصد بیان کرے کہ یہ ہے کہ خیریت
 کر رہا ہو۔ اس لیے خیریت شیخ سعدی علیہ رحمۃ کی اس غیبت پر عمل کرنا یہ
 بھلائی ہے کہ

ہر بیشہ گمان میر کہ خدایست
 شاید کہ پنگ خنہ باشد

یعنی ہر چہ بڑی کے بارے میں یہ گمان نہ رکھو کہ خدایست ہر گز گناہ
 جہاڑی میں کوئی پیت ہو رہا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کے بارے میں یہ خیال نہ
 کر لو کہ کوئی جہاد چھیدی قریبی ہی ہوگا۔ ممکن ہے کہ وہ کوئی باگ و باغ یا سب سے

سے نسبت احمق رکھنے والی ہر چیز کے عزیز و کریم کا تعلق مسرت سے نہیں ہوتا
کیا غیب فرمایا جناب احقر نے

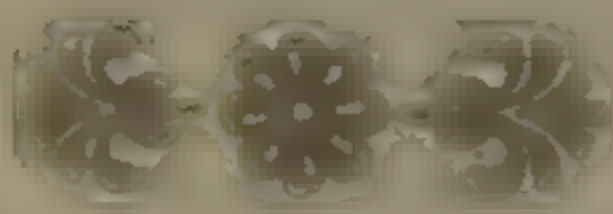
آرزو بہت روتی المیہ کا منظر دیکھتے
بیمیں کوئی مکر با دیدہ تو دیکھتے
ہم ریختہ جنت خزاں میں پڑھتے تھے
سبز زمین نیلہ ویشی کی کرتے سیر
میں پڑھتے تھے جنت میں مکر تھے
پتھر پڑھتے تھے پتھر پڑھتے تھے

آپ فرماتے ہیں کہ تھوڑے سے
پتھر پڑھتے ہیں تھوڑے سے

حضرات گلہری!

اللہ! اس میں شک نہیں کہ میری عمر بھر میں تھوڑے سے
مذہبی فائدہ کر رہی ہوں تھوڑے سے تھوڑے سے تھوڑے سے
ان نسبت تھی تھوڑے سے تھوڑے سے تھوڑے سے

ہر کیف بے دماغ کے لئے ہر ایک چیز میں ہر ایک چیز میں
قلب کے ساتھ "آمین" کہتے ہیں!



لکھنا پڑھنا / لکھنا پڑھنا

دُعَاء

یا الہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی! بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
 یا الہی! گورتیرہ کی جب آٹے سخت رات
 یا الہی! جب زبائیں باہر اُنیں پیاس سے
 یا الہی! حشر کی گرمی سے جب بھر کس بدن
 یا الہی! نائر اعمال جب کھٹنے لگیں
 یا الہی! جب سبیں آنکھیں حساب جرم سے
 یا الہی! جب چلوں تاریک راہ پل سراط
 یا الہی! جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
 یا الہی! جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
 جب پڑے شکل شہرہ شکل کشا کا ساتھ ہو
 شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 اُن کے پیار سے منہ کی مسج جانفزا کا ساتھ ہو
 ساقی کوثر شہہ جو دو عطا کا ساتھ ہو
 دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
 عیب پوش خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو
 اُن تبسم ریزہ ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
 آفتابِ ہاشمی نورِ الہی کا ساتھ ہو
 رَبِّ صَلِّ کمنے وائے مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 قدسیوں کے لب سے آمینِ رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الہی! جب رضا غائب گراں سے سڑٹھائے

دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ

اجمعین برحمتہ و هو ارحم الراحمین۔



مِنْهَا مِنْ نَسْلٍ مِنْكُمْ ذُرِّيَّةٌ مِمَّنْ لَبِثَ فِي الْكُفْرِ مِنْكُمْ وَلَهُمْ فِيهِمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
بنتیں خبیثوں کو سونے کے کنگن اور موتیوں کے زیور پہنائے جائیں گی۔

حَدِثِ رِیَاضِ

اسلامی مسائل و خصائل کا خزانہ

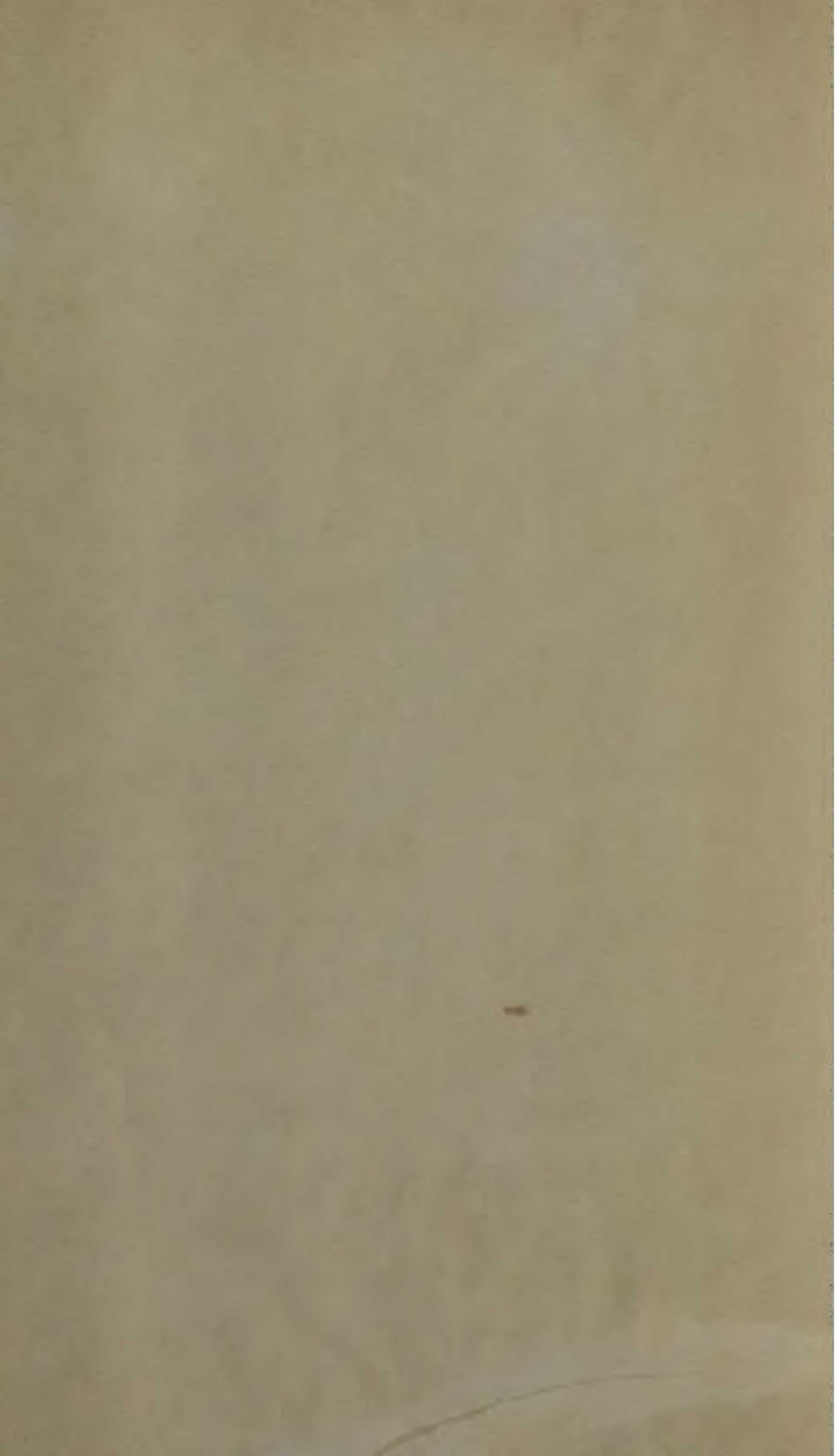
تالیف

حضرت شیخ الحدیث

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی مجددی مدظلہ

①

روی پبلکیشنز ایسٹڈ پرنٹرز لاهور (پاکستان)



الحمد لله تعالیٰ

کہ فرید بک سٹال لاہور اشاعت و طباعت کے عظیم تر توسیعی پروگرام
کے تحت انشاء اللہ برصغیر کے نامور عالم دین اور عظیم سنی مفکر شیخ الحدیث حضرت
علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کے رشتہات فکر کو زیور طبع سے آراستہ
کر رہا ہے۔ انشاء اللہ حضرت علامہ مدظلہ العالی کی حمد تصنیفات بہت جلد منصفہ و
پر آجائیں گی۔

کارکنان فرید بک سٹال لاہور رب ذوالجلال کے بے پایاں فضل و
کرم کیلئے سراپا پاس گزار ہیں کہ اُس نے انہیں اکابر اہلسنت کی تصنیفات و
تالیفات کو شائع کرنیکی توفیق بخشی، الحمد للہ علی ذالک اس سلسلہ میں خلیل
ملت حضرت مولانا مفتی محمد خلیل خاں برکاتی صاحب قدس سرہ اور سلطان ^{عظمیٰ} لوائی
حضرت مولانا محمد بشیر صاحب کوٹلی لوہاراں کی تصنیفات نیز تراجم صحاح ستہ از علامہ مولانا عبدالحکیم
خانصاحب اختر شاہ بھانپوری مدظلہ اور حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی صاحب مدظلہ
شائع ہو چکے ہیں علاوہ ازیں بیسیوں کتب مشتمل بر تفسیر، حدیث، تاریخ، تصوف، فقہ
سیرت اور دیگر موضوعات پر شائع ہو چکی ہیں اور بیسیوں اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں
یہ سب کچھ اللہ کے کافضل و کرم اور حبیب رب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان نظر ہے
کہاں ہیں اور کہاں نکلتا کل نیم صبح تیری مہربانی

فرید بک سٹال ۴۰ اردو بازار لاہور